عمران سیریز
ڈارک ہارٹ
مظہر کلیم ایم اے
ڈارک ہارٹ دوم
مظہر کلیم ایم اے
ارسلان پبلی کیشنز ملتان

عمران سیریز

ڈارک ہارٹ

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں، بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 150/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرے نئے ناول ''ڈارک ہارٹ'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ناول جس تیزی سے اپنے عروج کی طرف بڑھ رہا ہے مجھے یقین ہے اسے پڑھتے ہوئے آپ کے دلوں کی دھڑکنیں تیز ہوتی جا رہی ہوں گی اور جلد سے جلد دوسرے حصے کے مطالعے کے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے اس لئے میں آپ کو بے چین رکھنے کے لئے زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ البتہ ناول کا مطالعہ کرنے سے پہلے آپ ایک خط کا مطالعہ ضرور کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہے۔

شیخوپورہ سے وسیم اختر اور ان کے دوست لکھتے ہیں۔ میں اور میرے کئی دوست آپ کے ناولوں کے مسلسل قاری ہیں اور ہمیں آپ کے ناول اس حد تک پسند ہیں کہ ہمارے پاس آپ کی تعریف کے لئے الفاظ ہی نہیں ہیں۔ البتہ آپ سے ایک شکایت بھی ہے کہ آپ قارئین کے خطوط کے جواب سنجیدگی سے نہیں دیتے ہیں اور انہیں گول مول انداز میں جواب دے کر ٹال دیتے ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ قارئین کے خطوط کے جواب سنجیدگی سے دیا کریں۔

محترم وسیم اختر صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ آپ اور آپ کے دوست میرے ناول مسلسل پڑھتے

ہیں یہ سن کر حقیقتاً خوشی ہوئی ہے۔ رہی بات یہ کہ میں قارئین کے خطوط کے جواب ہنسی مذاق میں ٹال جاتا ہوں اور سنجیدگی سے جواب نہیں دیتا تو یہ تاثر غلط ہے۔ میں ہر خط کا سنجیدگی سے مطالعہ کرتا ہوں اور ان کے جواب بھی انتہائی سنجیدگی اور متانت سے دیتا ہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ ایک کرسی پر رسیوں کے ساتھ مضبوطی سے بندھا ہوا ہے۔ اس کے سامنے کرسی پر ایک آدمی بیٹھا تھا۔ چونکہ عمران کی آنکھوں کے سامنے دھند سی تھی اس لئے اسے اس آدمی کا چہرہ واضح دکھائی نہ دے رہا تھا لیکن جیسے ہی اس کا شعور پوری طرح سے بیدار ہوا اور اس کی آنکھوں کے سامنے سے دھند ہٹی تو اسے اپنے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے انتھونی کا چہرہ نظر آیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے گردن گھمائی اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی اس طرح کرسیوں پر بندھے ہوئے بیٹھے تھے۔

”تمہارے ناخنوں میں موجود بلیڈ میں نے پہلے ہی نکال لئے ہیں عمران۔ اس لئے نائلوں کی یہ باریک رسی اب تم سے نہ کٹ سکے گی“...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں بھی بڑے عرصے سے سوچ رہا تھا کہ ان ناخنوں کو تیز کراؤں لیکن فرصت ہی نہ ملتی تھی۔ چلو اب یہ کام زیادہ اچھے طریقے سے ہو جائے گا اور پھر ناخنوں میں بلیڈ چھپانے کی ضرورت ہی نہ رہے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے امید نہ تھی کہ تم اتنی آسانی سے قابو میں آجاؤ گے۔ ویسے تم نے میرا پلان مجھ پر ہی الٹ دیا تھا اور مجھے ایسی جگہ بھیج دیا جہاں تمہارا سیکنڈ گروپ تھا ہی نہیں''...... انتھونی نے کہا۔

''یہ تو ہوتا رہے گا انتھونی۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم اب واقعی اس سطح پر اتر آئے ہو کہ اتنے چھوٹے سے کام کے لئے بھی تمہیں ہائر کیا جا سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ تم اپنے دوست کو ہلاک کرنے پر تیار ہو گئے ہو''...... عمران نے کہا۔

''یہ چھوٹا کام نہیں ہے۔ میں تم سے ملنے آیا تھا تا کہ تمہیں سمجھا سکوں کہ تم کسی طرح سے واپس چلے جاؤ اور اینٹی میزائل فارمولے کا خیال دل سے نکال دو لیکن کوشش کے باوجود میں تمہیں کچھ نہ بتا سکا اور میں واپس چلا گیا۔ میرا خیال تھا کہ تم میری آمد پر سمجھ جاؤ گے کہ میں کس لئے آیا ہوں اور تم شرافت کا ثبوت دیتے ہوئے ڈارک ہارٹ کے خلاف کام کرنے کا ارادہ بدل دو گے اور واپس چلے جاؤ گے لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ الٹا تمہیں مجھ پر شک ہو گیا اور تم نے میرا چھپایا ہوا کال چیکر بھی ٹریس کر لیا۔ پھر تم نے جان بوجھ کر مجھے ٹریپ کیا کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ سیکنڈ تمہارے

گروپ کی تلاش میں نکل جاؤں اور تمہیں ہوٹل سے نکل بھاگنے کا موقع مل جائے اور ایسا ہی ہوا۔ مجھے کوئی ڈاج دے یا مجھ سے کوئی کھیل کھیلے تو یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔ یہ میرے ذہن کو تکلیف پہنچانے والی بات ہے اور یہ بات تو تم بھی جانتے ہو کہ جو مجھے ذہنی اذیت سے دوچار کرتا ہے۔ میں انتقام ضرور لیتا ہوں''...... انتھونی نے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا واقعی تم یہ سمجھ رہے ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سیکنڈ گروپ گرین سنیکس کے حوالے سے میں نے وہ بات ایسے ہی اُڑائی ہو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ تم کوئی بات بھی بغیر مقصد کے نہیں کرتے۔ گو کہ وہ کال کر کے تم نے مجھے ڈاج دینے کی کوشش کی تھی لیکن مجھے تمہاری اس بات نے پریشان کر رکھا تھا کہ تم یہاں ظاہری حالت میں ہو اور ایک جگہ ہی رکے ہوئے ہو اور ڈارک ہارٹ کی تلاش کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے کی بھی کوشش نہیں کر رہے جیسے تم یہاں صرف آرام کرنے کے لئے ہی آئے ہو۔ تمہاری ایسی عادت نہیں ہے۔ لیکن تمہارا اس بار تمہارا یہ انداز دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ تم یہ سب ڈارک ہارٹ کو ڈاج دینے کے لئے کر رہے ہو کہ تم اور تمہارے ساتھی اس کے خلاف کام کرنے نہیں بلکہ محض سیر و تفریح کے لئے آئے ہیں جبکہ تمہارا کوئی دوسرا

گروپ بدستور ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں لگا ہوا ہے۔ تمہارے سیکنڈ گروپ کا نام گرین سنیکس ہے یا کچھ اور لیکن یہ طے ہے کہ یہاں دوسرا کوئی گروپ ضرور موجود ہے۔ میں اس گروپ کو ہر صورت میں ٹریس کرنا چاہتا ہوں تاکہ اسے ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر پر حملے سے روک سکوں اور تمہیں بھی تمہارے آخری انجام تک پہنچا سکوں۔ میرے پاس چونکہ حتمی معلومات نہیں ہیں کہ واقعی یہاں تمہارا سیکنڈ گروپ موجود ہے یا نہیں اس لئے میں ذہنی طور پر الجھا ہوا ہوں۔ بہرحال اگر یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سیکنڈ گروپ موجود ہے تو سن لو میں نے ایسا انتظام کیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ چند گھنٹوں بعد مجھے ان کے بارے میں حتمی اطلاع مل جائے گی چاہے وہ پاتال میں کیوں نہ چھپ جائیں تب بھی وہ نہ بچ سکیں گے''...... انتھونی نے کہا۔

''تو کیا ڈارک ہارٹ کے چیف نے تمہیں ہمارے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سیکنڈ گروپ کو بھی تلاش اور ختم کرنے کے احکامات دیئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ تم غلط سوچ رہے ہو عمران۔ میں یہ کام ڈارک ہارٹ کے چیف کے لئے نہیں۔ اس کے ریڈ سیکشن کے انچارج بارٹن کے لئے کر رہا ہوں اور وہ بھی بلا معاوضہ۔ بارٹن میرا دوست ہے اور وہ تمہارے لئے بے حد پریشان ہے اور میں اپنے اس دوست کو پریشان نہیں دیکھ سکتا۔ میں نے اس سے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں

کو ہلاک کرنے کا وعدہ کیا ہے اور میں اپنا وعدہ ضرور پورا کروں گا۔ چاہے تمہارا یہی گروپ ہو یا پھر سیکنڈ اور تھرڈ گروپ ہی کیوں نہ ہو۔ ان سب کو ختم کرنے کی میری ذمہ داری ہے۔ سمجھے تم''۔ انتھونی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''دوست تو تم مجھے بھی کہتے ہو''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہاری اور بارٹن کی دوستی میں فرق ہے۔ تم سے زیادہ وہ میرے لئے اہم ہے لیکن بارٹن جیسے دوست کے لئے میں تم جیسے سینکڑوں دوست قربان کر سکتا ہوں''...... انتھونی نے کہا۔

''اس کی کوئی خاص وجہ''...... عمران نے کہا۔

''بارٹن نہ صرف مشکل وقت میں میری مالی معاونت کرتا ہے بلکہ مجھے ایسے کام بھی دیتا ہے جس کے لئے میں اس سے ڈبل ٹرپل معاوضہ حاصل کرتا ہوں اور وہ اس کے لئے چوں بھی نہیں کرتا۔ تم سب کو ہلاک کرنے کے لئے میں نے اس سے کوئی معاوضہ نہیں مانگا۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ جب میں اسے کامیابی کی رپورٹ دوں گا تو وہ مجھے بغیر مانگے ہی اتنا معاوضہ دے دے گا جو میری سوچ سے بھی زیادہ ہو گا''...... انتھونی نے کہا۔

''تو تم یہ سب دولت کے لئے کر رہے ہو''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''ہاں بالکل''...... انتھونی نے کہا۔

''تو پھر سن لو۔ یہ درست ہے کہ میں نے وہ کال کر کے تمہیں ڈاج ضرور دیا تھا لیکن یہ بات غلط نہیں ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہاں سیکنڈ گروپ موجود ہے''...... عمران نے کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ۔ تو میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔ تم یہاں دو گروپس میں کام کر رہے ہو''...... انتھونی نے کہا۔

''یہی سچ ہے''...... عمران نے کہا۔

''کہاں ہے سیکنڈ گروپ اور اس میں کتنے افراد ہیں''...... انتھونی نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ تم پوچھو گے اور میں بتا دوں گا۔ البتہ میں تمہیں صرف ایک بات بتا سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کون سی بات''...... انتھونی نے پوچھا۔

''یہ کہ سیکنڈ گروپ میں صرف ایک ہی آدمی ہے جو اپنی ذات میں مکمل گروپ کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ گرین سنیک نہیں بگ سنیک کہلاتا ہے۔ تم اس اکیلے بگ سنیک کو ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سیکنڈ گروپ کہہ سکتے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بگ سنیک''...... انتھونی نے کہا۔

''ہاں۔ بگ سنیک اور سنیکس کے بارے میں تو تم جانتے ہی ہو۔ زمین جس طرح پانی کو آسانی سے راستے فراہم کرتی ہے اسی طرح سنیکس کو بھی چھپنے کے لئے زمین آسانی سے جگہ دے دیتی

ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''کون ہے یہ بگ سنیک۔ اس کا اصل نام کیا ہے''...... انتھونی نے غراتے ہوئے کہا۔

''اسے چیف ایکسٹو نے یہاں بھیجا ہے۔ اس کا کوڈ نام ہے بگ سنیک۔ اب وہ اصل میں کون ہے۔ اس کا نام کیا ہے یہ بات تو مجھے بھی چیف نے نہیں بتائی ہے لیکن تم فکر نہ کرو وہ جلد ہی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔ ہم یہاں سیر و تفریح کرتے دکھائی دیں گے اور وہ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو ڈھونڈ کر وہاں سے نہ صرف اینٹی میزائل فارمولا واپس لے آئے گا بلکہ ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کر دے گا۔ وہ تباہی لائے بغیر مانتا نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ جو بھی ہے۔ اسے جلد ہی ٹریس کر لیا جائے گا اور تم نے یہ بتا کر مجھے کافی سکون پہنچایا ہے کہ وہ پورا گروپ نہیں صرف ایک آدمی ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''آدمی نہیں سنیک۔ بگ سنیک''...... عمران نے کہا۔

''جو بھی ہے۔ وہ جلد ہی پکڑا جائے گا۔ وہ پاتال میں بھی چھپا ہوا ہو گا تو اسے ٹریس کر لیا جائے گا''...... انتھونی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو تم نے اسے ٹریس کرنے کے لئے پیوٹن کی خدمات حاصل کی ہیں''...... عمران نے کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے

چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا''...... انتھونی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس میں حیران ہونے والی کون سی بات ہے۔ پاتال میں چھپنے والی بات پیوٹن کا تکیہ کلام ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم پیوٹن سے کیسے واقف ہو''...... انتھونی نے کہا۔

''میں یہاں اس کیس سے پہلے بھی کئی بار کام کر چکا ہوں اور پیوٹن یہاں کافی عرصے سے کام کر رہا ہے۔ وہ ایکریمیا کے کسی گروپ کا یہاں نمائندہ ہے۔ ویسے اپنے طور پر بھی وہ یہاں کام کرتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ اب تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے بارے میں کیا فیصلہ کیا جائے''...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد انتھونی نے کہا۔

''ارے تو ابھی تک تم نے کوئی فیصلہ نہیں کیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرے ذہن میں دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تمہیں اس وقت تک قید رکھا جائے جب تک میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دوسرے گروپ۔ میرا مطلب ہے بگ سنیک کو تلاش نہیں کر لیتا۔ دوسری صورت یہ کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو فوری طور پر گولیوں سے اڑا دیا جائے۔ پہلی صورت میں قباحت یہ ہے کہ تم

جیسے آدمی کو قید میں رکھنا سلگتے ہوئے آتش فشاں کے دہانے پر بیٹھنے کے برابر ہے۔ تم کسی بھی وقت کسی بھی انداز میں سچویشن کو پلٹ سکتے ہو۔ رہی دوسری صورت تو تمہارے ساتھ پرانے تعلقات اس میں آڑے آ رہے ہیں کیونکہ یہ میرے لئے انتہائی معمولی سا مشن ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اس معمولی سے مشن کے لئے تم جیسے آدمی کا خاتمہ کر دیا جائے اس لئے تم بتاؤ کہ کیا کیا جائے''...... انتھونی نے کہا۔

''پہلی بات تو یہ ہے کہ جو فیصلہ تم کرو گے مستقبل میں وہی فیصلہ تمہارے ساتھ بھی کیا جائے گا۔ دوسری بات یہ کہ کیا تم واقعی فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں ہو''...... عمران نے کہا تو انتھونی بے اختیار مسکرا دیا۔

''تم نے دونوں صورتیں عجیب انداز میں پیش کی ہیں۔ اگر میں نے تمہیں گولی مار دی تو تم مستقبل میں میرے خلاف کیا فیصلہ کر سکتے ہو اور دوسری بات تو پہلی سے بھی زیادہ مضحکہ خیز ہے۔ تم اور تمہارے ساتھی اس وقت بندھے ہوئے اور بے بس ہو اور میرے اور میرے ساتھیوں کے پاس اسلحہ بھی ہے اور ہم اسے چلانے کے لئے آزاد بھی ہیں۔ میں نے تمہارے ناخنوں سے بلیڈز نکال لئے ہیں اس لئے تم رسیوں سے آزاد ہونے کا سوچ سکتے ہو آزاد نہیں ہو سکتے اس لئے تم سب میرے لئے قطعی بے ضرر ہو''...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل

نکال لیا۔

''بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے کہ تم دوسری صورت پر عمل کرنے کا فیصلہ کر چکے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ میں نے سوچ لیا ہے کہ رسک نہ ہی لیا جائے تو بہتر ہے''...... انتھونی نے مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

''تو پھر میں بھی تمہیں اپنا پروگرام بتا دیتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو انتھونی چونک پڑا۔

''کیسا پروگرام''...... انتھونی نے چونک کر کہا۔

''ابھی دیکھ لو میرا پروگرام''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے اکٹھی ہو کر بلند ہوئیں تو انتھونی کے ہاتھ سے مشین پسٹل اڑتا ہوا ایک دھماکے سے عقبی دیوار سے جا ٹکرایا اور سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی چھت سے سرخ رنگ کی گیس یکلخت پورے کمرے میں پھیلتی چلی گئی۔ عمران نے حرکت میں آتے ہی اپنا سانس روک لیا تھا جبکہ اس کے ساتھی پہلے ہی بے ہوش تھے۔

مشین پسٹل ہاتھ سے نکلتے ہی انتھونی بجلی کی سی تیزی سے کرسی سے اٹھا تھا لیکن اسے سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا اور وہ لہراتا ہوا نیچے فرش پر گر گیا۔ اس کے ساتھ ہی کمرے کے دروازے پر سیاہ رنگ کی کسی دھات کی چادر سی آ پڑی تھی۔ سرخ رنگ کی گیس جس قدر

تیزی سے پھیلی تھی اتنی ہی تیزی سے غائب ہو گئی لیکن عمران سانس روکے بیٹھا رہا۔ کچھ دیر بعد اس نے آہستہ سے سانس لینا شروع کیا اور پھر اس نے طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی انگلیوں کو حرکت دینا شروع کر دی۔

اس کے ہاتھ اس کے عقب میں رسی سے باندھے گئے تھے اور پھر اس کے جسم کو رسیوں سے باندھا گیا تھا لیکن صرف اوپر والے جسم کو۔ اس کی ٹانگوں کے گرد رسیاں موجود نہ تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ اسے ٹانگیں استعمال کرنے کا موقع مل گیا تھا۔ گو اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈ واقعی غائب ہو چکے تھے لیکن اس کے انگلیاں تیزی سے حرکت کر رہی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ سیکرٹ ایجنٹ کس قسم کی گانٹھ کو زیادہ محفوظ سمجھتے ہیں اور اسے اس گانٹھ کو کھولنے کا طریقہ آتا تھا۔ اس کی انگلیوں کو اس رسی کے سرے کی تلاش تھی جس کو کھینچتے ہی گانٹھ کھل جاتی تھی ورنہ اور کسی صورت میں یہ گانٹھ نہ کھل سکتی تھی اور چند لمحوں بعد وہ رسی کا سرا تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر دو تین بار جھٹکے دینے سے اس کی کلائی پر بندھی ہوئی رسی کھل گئی اور اس کے دنوں ہاتھ آزاد ہو گئے تو اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو پورا زور لگا کر عقب پر اپنے دونوں پہلوؤں پر کیا اور پھر انہیں موڑ کر وہ جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیوں کو کھسکا کر اپنے سینے سے اوپر گردن تک لے جانے میں کامیاب ہو گیا اور پھر اس کا جسم کرسی سے نیچے فرش کی طرف گھسٹنا شروع ہو گیا اور چند لمحوں کی

کوشش کے بعد اس کی گردن اور سر رسیوں سے باہر آ گیا اور عمران ایک طویل سانس لے کر کھڑا ہو گیا۔

پھر وہ تیزی سے دیوار کے ساتھ پڑے ہوئے مشین پسٹل کی طرف بڑھا اور مشین پسٹل اٹھا کر وہ دروازے کے ساتھ موجود سوئچ پینل کی طرف بڑھ گیا جس پر مشین پسٹل کی ضرب لگا کر اس نے چھت پر موجود بے ہوش کر دینے والی گیس کے سسٹم کو آن کیا تھا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے انتھونی کے ساتھ باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے بچاؤ اور انتھونی کو بے بس کرنے کے طریقوں پر غور کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس کوٹھی میں سائنسی آلات ہر جگہ نصب تھے اور عمران نے فیلیا سے بات طے کرتے ہوئے یہ بات بھی طے کی تھی کہ وہ اسے ایسی رہائش گاہ مہیا کرے گی جس میں تہہ خانے کے ساتھ ساتھ باہر نکلنے کا خفیہ راستہ بھی ہو اور جدید سائنسی آلات بھی نصب ہوں اور جب عمران اس کوٹھی میں آیا تھا تو اس نے سب سے پہلے ان سب چیزوں کا جائزہ لیا تھا اور یہاں کے سارے انتظامات اس کی مرضی کے مطابق تھے۔

ہر کمرے میں خصوصی سائنسی آلات نصب کئے گئے تھے جن میں انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس کا سسٹم بھی تھا۔ عمران نے دیکھ لیا تھا کہ انتھونی جس کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اس کے عین عقب میں سوئچ پینل موجود ہے جس پر اس سسٹم کے خصوصی ساخت کے بٹن موجود ہیں۔ چنانچہ عمران نے دونوں ٹانگوں کو ہوا

میں اٹھاتے ہوئے اس انداز میں انتھونی کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل پر ضرب لگائی تھی کہ مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر ہوا میں اڑتا ہوا عقبی سوئچ پینل پر موجود حساس بٹنوں سے جا ٹکرایا اور اس طرح بے ہوش کر دینے والی گیس بھی آن ہو گئی اور دروازے پر حفاظتی چادر بھی آ گری۔ مشین پسٹل اٹھا کر وہ تیزی سے سوئچ پینل کی طرف بڑھا اور اس نے سوئچ پینل پر موجود ایک بٹن پریس کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی حفاظتی چادر اٹھ کر چھت میں غائب ہو گئی اور عمران نے دروازہ کھولا اور دوسری طرف راہداری میں آ گیا لیکن پھر یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کہ پوری کوٹھی میں اور کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا البتہ کوٹھی کا پھاٹک اندر سے بند نہ تھا۔

عمران نے آگے بڑھ کر پھاٹک کو اندر سے بند کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر وہ برآمدے میں آیا اور اس نے برآمدے میں موجود ایک سوئچ پینل پر موجود سرخ رنگ کا بڑا سا بٹن پریس کر دیا۔ یہ کوٹھی کے مجموعی حفاظتی نظام کا آپریٹنگ سوئچ تھا۔ اب اس کوٹھی میں نہ باہر سے کوئی چیز اندر پھینکی جا سکتی تھی اور نہ کوئی آدمی باہر سے اندر آ سکتا تھا۔ عمران واپس اس کمرے میں آیا جہاں انتھونی کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی موجود تھے۔ عمران نے سب سے پہلے انتھونی کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر انتھونی کی جیب سے ایک لمبی گردن والی شیشی برآمد ہونے میں کامیاب ہو گیا

جس پر باقاعدہ لیبل موجود تھا۔ عمران نے لیبل کو دیکھا اور پھر مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ یہ انٹی گیس ایسی تھی جو ہر قسم کی بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات ختم کر دیتی تھی۔ اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی صفدر کی ناک سے لگا دی۔

ایک لمحے بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اسے کیپٹن شکیل اور پھر تنویر اور سب سے آخر میں جولیا کی ناک سے لگا کر اس نے اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ پھر اس نے صفدر کے لباس کی خفیہ جیب سے خنجر باہر نکالا اور اسے اپنی جیب میں رکھ لیا۔ جب تک اس کے ساتھی ہوش میں نہ آجاتے وہ ان کی رسیاں کاٹنا نہ چاہتا تھا کیونکہ اس طرح وہ لازماً کرسیوں سے نیچے فرش پر گر جاتے اور چوٹ لگنے کا ڈر تھا۔ چند لمحوں بعد صفدر کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ عمران خاموش کھڑا اس کے پوری طرح ہوش میں آنے کا انتظار کرتا رہا۔

''عمران صاحب۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ ہم سب بندھے ہوئے ہیں''...... صفدر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے خنجر نکالا اور صفدر کی کرسی کے عقب میں آ کر اس نے خنجر سے رسیاں کاٹنا شروع کر دیں اور ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر صفدر کو تمام واقعات بھی بتا دیئے۔

''اوہ۔ یہ تو آپ نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے ورنہ انتھونی

تو یقیناً آپ سمیت ہم سب کو ہلاک کر دیتا''...... صفدر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ فیصلہ کر چکا تھا اس لئے مجھے حرکت میں آنا پڑا۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ انتھونی کے ساتھی یہاں کیوں موجود نہیں ہیں۔ بہرحال اب یہ باتیں انتھونی سے ہی معلوم ہوں گی''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل بھی ہوش میں آ گیا اور پھر ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی ہوش میں آتے چلے گئے اور صفدر نے ان کی رسیاں کاٹ دیں۔

''تم سب اسلحہ لے کر خفیہ راستے سے باہر جاؤ اور انتھونی کے ساتھیوں کو چیک کرو۔ ہوسکتا ہے کہ انتھونی کے ساتھی کوٹھی کے باہر نگرانی کے لئے تعینات ہوں۔ اگر ایسا ہو تو انہیں بے ہوش کر کے اندر لے آنا ہے۔ انہیں ہلاک نہیں کرنا''...... عمران نے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر سے کہا اور وہ تینوں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

''جولیا تم انتھونی کو کرسی سے باندھنے میں میری مدد کرو''۔ عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی اور چند لمحوں بعد انتھونی کرسی پر رسی سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ عمران نے اس کی دونوں ٹانگیں کرسی کے پایوں کے ساتھ رسی سے باندھ دی تھیں۔

''اسے گولی مار کر ختم کرو۔ اب کیوں اس معاملے کو لمبا کر رہے ہو''...... جولیا نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اس وقت چونکہ ساتھیوں میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہے اس لئے میں تم سے ایک خاص بات کرنا چاہتا ہوں“...... عمران نے اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔ اس کی آنکھیں میں یکلخت عجیب سا خمار چھانے لگا۔

”خاص بات۔ وہ کیا“...... جولیا نے قدرے جذباتی لہجے میں کہا۔

”تم سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو اور یہ اتنا بڑا عہدہ ہے کہ لوگ اس عہدے کے لئے ترستے ہیں لیکن تم نے شاید محسوس نہ کیا ہو لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ اب سیکرٹ سروس کے ممبروں کو یقین ہوتا چلا جا رہا ہے کہ چیف نے تمہیں صرف اس لئے یہ عہدہ دے رکھا ہے کہ تمہیں عزت دی جائے ورنہ تمہارے اندر اس عہدے کے لئے مخصوص صلاحیتیں نہیں ہیں حالانکہ چیف تو بہرحال چیف ہے۔ یہ بات میں بھی جانتا ہوں کہ تمہارے اندر مجھ سمیت سب ممبرز سے زیادہ صلاحیتیں ہیں لیکن نجانے کیا بات ہے کہ تم ہر وقت صرف جذباتی انداز میں سوچنے لگی ہو اور عقل سے کام لینا چھوڑ دیتی ہو اس لئے میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ یا تو تم یہ عہدہ چھوڑ دو یا پھر کم از کم مشن کے دوران اس عہدے کی لاج رکھ لیا کرو ورنہ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ چیف یہ عہدہ کسی اور کو ٹرانسفر کر دے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ شاید اسے ابھی تک یقین ہے کہ تم اپنے

جذباتی پن پر قابو پا لو گی لیکن جب بھی اسے یقین آ گیا کہ ایسا نہیں ہوسکتا تو وہ تمہارا عہدہ کسی دوسرے کو ٹرانسفر کرنے میں ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ہچکچائے گا۔ اب دیکھو تم نے بغیر سوچے سمجھے یہ کہہ دیا کہ انتھونی کا خاتمہ کر دیا جائے لیکن تم نے یہ بات نہیں سوچی کہ ابھی ہم ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش نہیں کر سکے ہیں۔ اگر انتھونی کو ختم کر دیا گیا تو ڈارک ہارٹ کسی اور گروپ کو سامنے لے آئے گا۔ جب تک انتھونی زندہ ہے ڈارک ہارٹ کو آخری لمحے تک یہ امید رہے گی کہ انتھونی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا لیکن اس کے خاتمے کے ساتھ ہی وہ ایک نہیں دو تین گروپس بھی سامنے لاسکتے ہیں۔ ان کے پاس نہ آدمیوں کی کمی ہے اور نہ ہی گروپوں کی اور ہم کب تک انہیں ٹریس کرتے اور ان سے لڑتے رہیں گے اس لئے جب تک ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ نہ چل جائے انتھونی کا زندہ رہنا ہمارے مفاد میں ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ انتھونی کو ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہو“۔ عمران کا لہجہ انتہائی سنجیدہ تھا جولیا کے چہرے پر پہلے تو غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن جیسے جیسے عمران کی بات آگے بڑھتی گئی جولیا کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تھے۔

”تم ٹھیک کہتے ہو۔ بعض اوقات یہ باتیں مجھے بھی بے حد محسوس ہوتی ہیں لیکن میں کیا کروں۔ تمہاری موجودگی میں میرا ذہن کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے سب کچھ

جب تم سوچ لو گے تو میرے سوچنے کا کیا فائدہ''...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اس کے لئے میں تمہارا مشکور ہوں کیونکہ اس کی نفسیاتی وجہ یہ ہے کہ تم مجھ پر مکمل اعتماد کرتی ہو لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم ڈپٹی چیف ہی رہو اور بن کر بھی دکھاؤ۔ اب تم دیکھو تمہارے علاوہ باقی ممبرز بھی مجھ پر اعتماد کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود کیپٹن شکیل مسلسل سوچتا رہتا ہے۔ تجزیہ کرتا رہتا ہے۔ صفدر بھی اپنے طور پر سوچتا اور تجزیہ کرتا رہتا ہے اور جو بات اس کی سمجھ میں نہیں آتی وہ اس پر کھل کر سوال کرتا ہے۔ تنویر کی بات چھوڑو۔ اس کا مزاج اور سوچنے کا انداز مختلف ہے وہ سوچنے سے زیادہ ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے اور ایسے لوگ کسی بھی ٹیم کا انتہائی قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں لیکن یہ سب ممبرز ہیں۔ تم ڈپٹی چیف ہو تمہیں ان سب سے نمایاں اور باصلاحیت رہنا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم نے واقعی میری آنکھیں کھول دی ہیں اب تمہیں شکایت کا موقع نہیں ملے گا''...... جولیا نے کہا۔

''ایک اور بات بھی بتا دو۔ نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل کہہ رہا کہ تم سے آج ساری باتیں کر ڈالوں۔ ہوسکتا ہے کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہو''...... عمران نے کہا۔

''موت کا وقت تو کبھی بتا کر نہیں آئے گا۔ تم بات کرو''۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''گڈ۔ میں نے یہی بات چیک کرنے کے لئے اپنی موت کی بات کی تھی تاکہ دیکھ سکوں کہ تمہارے لاشعور نے بھی میرا مشورہ قبول کیا ہے یا نہیں اور مجھے خوشی ہے کہ ایسا ہوا ہے ورنہ تم لامحالہ جذباتی ہو کر مجھے جواب دیتی۔ بہرحال جو بات میں کہنا چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ تمہارے اندر جذباتی پن ختم ہو تو سنجیدگی کی بجائے تلخی آ جاتی ہے اور تم مجھ سے لڑنا شروع کر دیتی ہو اس طرح ایک بار پھر تم سوچنے کا درست عمل ترک کر دیتی ہو۔ تلخی اور غصے کا احساس ذہن میں ہو تو ذہن کام کرنا بند کر دیتا ہے اس لئے اپنے آپ کو تلخی اور غصے سے بھی بچائے رکھو اور اس کے ساتھ ساتھ انتہائی سنجیدگی بھی سوچنے کے عمل میں مضر ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس طرح ذہن پر بے پناہ دباؤ پڑتا ہے۔ اپنے ذہن کو نارمل اور ہلکا پھلکا رکھو پھر دیکھو کہ تمہارا ذہن کس طرح سوچتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''او کے۔ اس لیکچر کا شکریہ لیکن ایک بات میں بھی تم سے کرنا چاہتی ہوں اور یہ کہ تم میرا دل جلانے والی باتیں نہ کیا کرو۔ تمہاری باتیں سن کر مجھے آگ لگ جاتی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''میں تمہیں روشنی میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ ایک شاعر نے کہا کہ دل جلاؤ تو روشنی ہو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔

''اوہ۔ یہاں تو راز دارانہ باتیں ہو رہی ہیں''...... صفدر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہم تمہاری اور صالحہ کی شادی کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ جولیا کا کہنا ہے کہ وہ چیف کو رضامند کر سکتی ہے جبکہ میں کہہ رہا تھا کہ چیف سے زیادہ صالحہ کی رضامندی ضروری ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو آپ کا مطلب ہے کہ میری رضامندی کی کوئی ضرورت ہی نہیں''...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کیا ہے۔تم تو ویسے بھی سہرا باندھنے کے لئے بے چین ہو گئے''...... عمران نے جواب دیا اور اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ صفدر بھی ہنس پڑا۔

''جی نہیں۔ میں بے چین نہیں ہو رہا''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''چلو بے چین نہیں ہو رہے تو چین سے سہرا باندھ لینا''۔ جولیا نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ کا اپنے متعلق کیا خیال ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جولیا سے کہا۔

''میرا خیال تم نے پوچھ ہی لیا ہے تو سنو۔ میرا خیال ہے کہ تنویر اچھا تابعدار شوہر بن سکتا ہے کیا خیال ہے''...... جولیا نے کن انکھیوں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ تابعدار قسم کے شوہر بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ ان کے

اندر نجانے کون کون سے لاوے پکتے رہتے ہیں اور پھر کسی روز وہ سوئے ہوئے آتش فشاں کی طرف پھٹ جاتے ہیں۔ باقی بہرحال تم عقلمند ہو''......عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو صفدر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''آپ نے اب عمران صاحب کا ناطقہ بند کرنے کا صحیح طریقہ تلاش کر لیا ہے''......صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اس کا تو اب میں ایسا ناطقہ بند کروں گی کی ساری چوکڑی ہی بھول جائے گا''...... جولیا نے کہا تو صفدر حیرت سے جولیا کی طرف دیکھنے لگا۔

''لگتا ہے کہ آپ کی کایا پلٹ چکی ہے''......صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم ان باتوں کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ باہر کی کیا رپورٹ ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہی بتانے تو آیا تھا۔ باہر کوئی آدمی موجود نہیں ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''کیا اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے''......عمران نے کہا۔

''ہاں''......صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ پیوٹن کی طرف سے اسے کوئی خاص رپورٹ ملی ہے''......عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''پیوٹن۔ وہ کون ہے''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

”پیوٹن یہاں کے ایک مقامی ٹریسر گروپ کا انچارج ہے۔ یہ انتہائی بااثر اور باخبر آدمی ہے۔ اس کا تعلق ایکریمیا کے ایک گروپ سے ہے۔ ہوش میں آنے کے بعد میری انتھونی سے جو گفتگو ہوئی تھی اس میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ انتھونی نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سیکنڈ گروپ کو ٹریس کرنے کا کام پیوٹن کے ذمے لگایا ہے اور پیوٹن کے جس طرح اس ملک کے بااثر طبقے میں تعلقات ہیں اس میں مجھے خطرہ ہے کہ وہ واقعی سیکنڈ گروپ کو ٹریس کر لے گا اور انتھونی کے ساتھیوں کی یہاں عدم موجودگی کا مطلب ہے کہ اس نے انہیں وہاں مشن کی تکمیل کے لئے بھیجا ہو گا“۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو کیا یہاں واقعی کوئی سیکنڈ گروپ کام کر رہا ہے“۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ صفدر بھی حیران نظر آ رہا تھا۔

”ہوسکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”کیا ہو سکتا ہے۔ اگر یہاں کوئی سیکنڈ گروپ موجود ہے تو ہمیں کیوں نہیں بتا رہے تم اس کے بارے میں“...... جولیا نے کہا۔

”وہ میرا گروپ نہیں ہے۔ اس گروپ کو بھی چیف نے ہی بھیجا ہے اور گروپ بھیجا بھی ہے یا نہیں اس کے بارے میں مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ مجھے تو یہاں بھیجنے سے پہلے چیف نے بتایا تھا کہ ہوسکتا ہے کہ مجھے اور تم سب کو یہاں آ کر محض سیر و تفریح ہی کرنی پڑے تا کہ ڈارک ہارٹ یا دوسری ایجنسیاں ہم پر نظر رکھ سکیں اور

ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے اور اندر داخل ہو کر اینٹی فارمولا حاصل کرنے کا کام سیکنڈ گروپ کر لے“...... عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو یہ بات تم نے ہمیں پہلے کیوں نہ بتائی“...... جولیا نے اسی انداز میں پوچھا۔

”تم نے پوچھی ہی کب تھی“...... عمران نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہم واقعی یہاں بھاگنے دوڑنے کے لئے ہی آئے ہیں جبکہ اصل کام سیکنڈ گروپ کا ہے کہ وہ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرے اور وہاں سے اینٹی میزائل فارمولا حاصل کر لے“...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ضروری نہیں ہے کہ یہ سب سچ ہی ہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا اور صفدر چونک پڑے۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کبھی تم کچھ کہہ رہے ہو اور کبھی کچھ۔ اصل بات کیوں نہیں بتا رہے تم“...... جولیا نے اس کی مسکراہٹ دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

”اصل بات یہی ہے کہ ایک بگ سنیک ہے اور وہی سیکنڈ گروپ ہے اور اس کا کام ہماری مدد کرنا ہے اور بس“...... عمران نے کہا۔

”بگ سنیک۔ ہماری مدد۔ کیا مطلب“...... صفدر نے کہا۔

”یہ بگ سنیک ہی ہے جس نے انتھونی جیسے آدمی کے دماغ میں گرہ لگا دی ہے اور یہ ہم سے زیادہ سیکنڈ گروپ کو تلاش کرنے

پر زور لگا رہا ہے۔ جو ہے بھی اور نہیں بھی۔ اب یہ اسے تلاش کرتا ہے تو کرتا رہے ہمیں اس سے کیا''...... عمران نے کہا۔

''تم کھل کر کچھ نہیں بتا رہے ہو۔ عجیب سی باتیں کر رہے ہو''۔ جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''وقت آئے گا تو میں سب کو کھل کھلا کر بتا دوں گا۔ ابھی جیسا چل رہا ہے چلتا رہنے دو۔ سمجھ لو کہ ہماری معاونت کے لئے بگ سنیک جو اپنی ذات میں مکمل گروپ ہے وہ یہاں ہماری مدد کر رہا ہے اور بس''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا ڈارک ہارٹ سے اینٹی میزائل کا فارمولا وہی حاصل کرے گا''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ کام ہمیں کرنا ہے۔ کتنی بار تو کہا ہے کہ وہ یہاں ہماری مدد کر رہا ہے۔ سامنے ہونے کی وجہ سے ہم یہاں کی ایجنسیوں اور خاص طور پر ڈارک ہارٹ کے لئے اس قدر خطرے کا باعث نہیں ہوں گے جتنا بگ سنیک ان کے لئے خطرہ ثابت ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ عمران واقعی کھل کر کچھ نہیں بتا رہا تھا۔ بگ سنیک کون تھا۔ وہ سیکنڈ گروپ کے طور پر کہاں موجود تھا اور ان کی کیا اور کس انداز میں مدد کر رہا تھا اس کے بارے میں اسے کچھ بھی سمجھ نہ آ رہا تھا لیکن ظاہر ہے وہ عمران سے کچھ بھی نہ اگلوا سکتا تھا جب تک وہ خود انہیں ساری بات نہ بتا دیا۔

''کیا تم اس پیوٹن کو جانتے ہو''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں اس سے پہلے بھی کئی بار یہاں آ چکا ہوں اور پیوٹن سے بھی ایک دو بار رابطہ ہو چکا ہے اور وہ واقعی خطرناک آدمی ہے وہ بگ سنیک کو تلاش کرے نہ کرے لیکن یہاں ہم جہاں بھی جا کر چھپیں گے وہ اپنے ٹریسر گروپ کے ذریعے ہم تک پہنچ جائے گا اور ہماری مشکلات میں اضافہ کرتا رہے گا''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''تم تنویر کو ساتھ لو اور فوراً اس پیوٹن کا خاتمہ کر دو۔ پیوٹن ٹارک کلب کا جنرل مینجر ہے۔ یہ کلب وارسن روڈ پر ہے۔ مقامی آدمی ہے لیکن خیال رکھنا کہ یہ انتہائی ہوشیار آدمی ہے اور وہاں اس کے محافظ بھی کافی تعداد میں موجود ہوتے ہیں''...... عمران نے کہا تو جولیا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

''ٹھیک ہے''...... جولیا نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔

''کیا میں بھی ساتھ جا سکتا ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ تم کیپٹن شکیل کے ساتھ یہیں رہو۔ ہو سکتا ہے کہ انتھونی کے ساتھی اچانک آ جائیں تو تم دونوں پوری طرح ہوشیار رہنا''...... عمران نے کہا تو صفدر بھی سر ہلاتا ہوا دروازے سے باہر چلا گیا تو عمران نے جیب سے وہ شیشی نکالی جس سے بے ہوشی کے اثرات ختم کئے جاتے تھے اور اٹھ کر اس نے شیشی کا ڈھکن

ہٹایا اور شیشی کو انتھونی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے
شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈال
لیا اور پھر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد انتھونی کے جسم میں
حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے اور پھر اس کی آنکھیں کھل
گئیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کہ
بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

''ارے یہ تو میں نے چیک ہی نہیں کیا کہ کہیں میرے ناخنوں
سے بلیڈ اتار کر تم نے اپنے ناخنوں میں تو فٹ نہیں کر لئے''۔
عمران نے اچانک کہا تو انتھونی کی نظریں عمران کے چہرے پر جم سی
گئیں۔

''میرا پہلا نظریہ درست ثابت ہوا کہ تم سچویشن بدل لیتے ہو۔
کاش میں اپنے دوسرے نظریے پر فوری عمل کرتے ہوئے تمہیں اور
تمہارے ساتھیوں پر فوراً فائر کھول دیتا''...... انتھونی نے حسرت
بھرے لہجے میں کہا۔

''تم جیسے فعال اور ذہین ایجنٹ کے منہ سے کاش جیسا لفظ اچھا
نہیں لگتا انتھونی۔ ہماری زندگی میں تو ایسا ہوتا ہی رہتا ہے جس روز
ایسا نہ ہوا اس روز ہماری موت یقینی ہو جائے گی''...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ بہرحال جو ہونا تھا ہو گیا۔ تم بتاؤ۔
اب تم کیا چاہتے ہو''...... انتھونی نے کہا۔

''صرف اتنا بتا دو کہ تم نے اپنے ساتھیوں کو یہاں سے کیوں
بھجوا دیا ہے۔ نہ کوٹھی کے اندر تمہارے ساتھی موجود ہیں اور نہ کوٹھی
سے باہر نظر آ رہے ہیں کہیں انہوں نے تمہارے گروپ سے اجتماعی
طور پر استعفیٰ تو نہیں دے دیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
انتھونی بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں نے اسی خدشے کے تحت انہیں واپس بھجوا دیا تھا کہ کہیں
ہوش میں آتے ہی تم سچویشن بدل نہ دو اور اس صورت میں میرے
آدمی جو مجھے اس فیلڈ میں دیوتا سمجھتے ہیں مجھ پر طنز کریں گے''۔
انتھونی نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

''تو بتاؤ حقیقت''...... عمران نے کہا۔

''حقیقت یہی ہے کہ میں نے یہاں آنے کے بعد آدمیوں کو
واپس بھجوا دیا تھا کیونکہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے
کے لئے میرا مشین پسٹل ہی کافی تھا اور اگر تم سچویشن بدل لیتے تو
پھر کم از کم یہ کام میرے آدمیوں کے سامنے نہیں ہونا چاہئے تھا۔
اس طرح میرا کچھ تو بھرم رہ جاتا''...... انتھونی نے کہا۔

''حالانکہ تم اپنے آدمیوں کو یہاں کھڑا کر کے مجھے سچویشن
بدلنے سے روک سکتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے تو معلوم ہی نہ تھا کہ تم ایسا کرو گے ویسے میں دس آدمی
بھی کھڑے کر دیتا تو شاید سوائے ان کی موت کے اور کوئی نتیجہ نہ
نکلتا۔ اب بھی مجھے نہیں معلوم ہو سکا کہ تم نے یہ سب کیسے کیا ہے۔

ویسے اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں نے تمہاری دونوں ٹانگیں کرسی کے پایوں سے نہ باندھ کر حماقت کی ہے آئندہ بہرحال میں اس بارے میں بھی محتاط رہوں گا''...... انتھونی نے کہا۔

''یہی بات چیت میں نے کی تھی تو تم نے میرا مذاق اڑایا تھا کہ جب تمہارے پاس مشین پسٹل ہے اور میں بندھا ہوا ہوں تو مستقبل کی بات میں کیوں کر رہا ہوں اور اب تم خود وہی بات کر رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''اس لئے کر رہا ہوں کہ مجھے تمہارے مزاج اور فطرت کا انداز ہے۔ تم کسی بندھے ہوئے آدمی پر کبھی فائر نہیں کھول سکتے''۔ انتھونی نے کہا۔

''یہی مزاج اور فطرت تو تمہاری بھی تھی لیکن تم تو یہ کام کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے''...... عمران نے کہا۔

''حقیقت یہی ہے کہ میرا یہ مقصد نہ تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے''...... انتھونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میرے ساتھی پیوٹن کو ہلاک کرنے کے لئے گئے ہوئے ہیں اگر وہ کامیاب لوٹتے ہیں تو تم زندہ رہو گے اور اگر ناکام رہتے ہیں تو پھر تمہاری زندگی کی ضمانت میں نہیں دے سکوں گا''۔ عمران نے کہا تو انتھونی کے چہرے پر یکلخت انتہائی سنجیدگی طاری ہو گئی۔

''اوہ اوہ۔ تو تم اب پیوٹن کو ہلاک کرنا چاہتے ہو۔ لیکن

کیوں''...... انتھونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تاکہ مستقبل میں وہ ہمارے لئے پریشانی نہ پیدا کر سکے''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک صفدر کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس تھا۔

''ڈپٹی چیف کی کال ہے''...... صفدر نے انتھونی کی طرف دیکھتے ہوئے عمران سے کہا اور فون پیس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''لیس۔ بگ چیف بول رہا ہوں''...... عمران نے فون پیس لے کر کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس نے انتھونی کے سامنے جولیا کا نام لینے کی بجائے اسے ڈپٹی چیف کہا تھا جبکہ عمران جولیا کو چڑانے کے لئے اپنے آپ کو بگ چیف کہہ رہا تھا۔

''پیوٹن کا خاتمہ ہو چکا ہے''...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو انتھونی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران نے جان بوجھ کر فون کا لاؤڈر آن کر دیا تھا تاکہ وہ بھی یہ آواز سن سکے۔

''گڈ شو۔ اب تم واپس آ جاؤ''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

''تم نے سن لیا انتھونی۔ پیوٹن تو آسانی سے دوسری دنیا سدھار گیا ہے۔ تم نے چونکہ فائرنگ کرنے سے پہلے میرا پروگرام پوچھا تھا اس لئے اصول کے مطابق اب میں تم سے تمہارا پروگرام پوچھ

رہا ہوں تاکہ حساب برابر ہو سکے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے میں تمہاری طرح پروگرام بنانے والی صلاحیتیں نہیں ہیں عمران۔ اگر تم مجھے گولی مارنا چاہو تو مار سکتے ہو''...... انتھونی نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔

''انتھونی کی رسیاں کھول دو''...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا انتھونی کی کرسی کے عقب کی طرف بڑھ گیا۔

''اب تم آزاد ہو انتھونی۔ تم میرے دوست رہ چکے ہو اور میں دوستوں پر گولی چلانے کا عادی نہیں ہوں لیکن یہ بتا دوں کہ تمہارے حق میں بہتر یہی رہے گا کہ تم دوبارہ میرے اور میرے ساتھیوں کے مقابل نہ آنا۔ ورنہ یہ دوستی مجھ سے نہ نبھ سکے گی''...... عمران نے کہا تو انتھونی بے اختیار مسکرا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا۔ بہرحال مجھے اب بارٹن سے ملاقات کرنی پڑے گی''...... انتھونی نے کہا۔

''ہاں ضرور کر لینا۔ یہ تمہاری اپنی سردردی ہے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ اکٹھے ہی اس کمرے سے باہر آ گئے۔

''اب مجھے یہاں سے ٹیکسی میں واپس جانا ہو گا''...... انتھونی نے کہا۔

''میرا آدمی تمہیں جہاں تم کہو ڈراپ کر دے گا''...... عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں۔ شکریہ۔ گڈبائی''...... انتھونی نے کہا اور تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے چھوٹا پھاٹک کھولا اور باہر نکل گیا۔

''اس کا تعاقب نہ کیا جائے عمران صاحب۔ تاکہ اس کے ساتھیوں تک پہنچا جا سکے میرا مطلب ہے کہ یہ ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کے انچارج بارٹن کے پاس جائے گا تو ہم اس کے ذریعے اس تک پہنچ سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''یہ اتنا تر نوالہ نہیں ہے اور نہ فی الحال ہمیں اس کی ضرورت ہے البتہ تم اس کا تعاقب اس وقت تک کرو جب تک یہ ٹیکسی میں بیٹھ کر آگے نہ بڑھ جائے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ یہیں کسی قریبی پبلک فون بوتھ سے اپنے ساتھیوں اور بارٹن کو کال کر لے اور پھر یہ ہمارے نئے ٹھکانے کی تلاش شروع کر دے''...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

''وہ ٹیکسی پر بیٹھ کر چلا گیا ہے''...... صفدر نے برآمدے میں پہنچ کر کہا۔

''اندر میک اپ کا سامان بھی موجود ہے۔ لباس بھی بدل لو اور میک اپ بھی کر لو۔ ہم اس جگہ نہیں رک سکتے۔ جولیا کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ برنس کالونی کی کوٹھی نمبر سکس تھری ون، ڈی بلاک پہنچ

جائے۔ میں نے پہلے سے ہی اس رہائش گاہ کا بھی انتظام کر رکھا تھا۔ اب وہی ہمارے کام آئے گی۔ یہاں سے ضروری سامان بھی لے جانا۔ لیکن یہاں کی کار استعمال نہ کرنا۔ ہو سکتا ہے کہ انتھونی نے اس میں کوئی خصوصی آلہ نصب کر رکھا ہوا“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا آپ ہمارے ساتھ نہیں جائیں گے“...... صفدر نے کہا۔

”نہیں میں نے ایک ضروری ملاقات کرنی ہے۔ اس کے بعد میں وہیں پہنچ جاؤں گا“...... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن کیا میک اپ نہیں کریں گے“...... صفدر نے کہا۔

”میرے پاس ماسک موجود ہے اور یہی کافی ہے“...... عمران نے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور عمران آگے بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے بارٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”بارٹن بول رہا ہوں“...... بارٹن نے کہا۔

”کرنل رچرڈسن صاحب سے بات کریں جناب“...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو بارٹن بول رہا ہوں“...... بارٹن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”بارٹن میرے آفس آ جاؤ۔ فوراً۔ دوسری طرف سے کرنل رچرڈسن کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بارٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

بارٹن عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اس کا ذہن کرنل رچرڈسن کی کال کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ اس طرح اچانک کال کی کیا وجہ

ہوسکتی ہے لیکن بظاہر اسے کوئی وجہ سمجھ نہ آ رہی تھی اور پھر اسی ادھیڑ بن میں وہ آفس پہنچ گیا۔ اسے سپیشل میٹنگ روم میں پہنچا دیا گیا اور بارٹن وہاں جا کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اندورنی دروازہ کھلا اور کرنل رچرڈسن اندر داخل ہوا تو بارٹن اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''بیٹھو بارٹن''...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور خود وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ بارٹن بھی بیٹھ گیا لیکن اس کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگی تھیں کیونکہ کرنل رچرڈسن کا رویہ بے حد سرد تھا۔

''عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا ہوا''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''اس پر کام ہو رہا ہے۔ کسی بھی لمحے کامیابی کی اطلاع مل سکتی ہے''...... بارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے اس کام کے لئے انتھونی کو ہائر کیا ہے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا تو بارٹن بے اختیار چونک پڑا۔

''جی ہاں مگر آپ کو کس نے اطلاع دی ہے''...... بارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انتھونی نے مجھے فون کیا تھا۔ اس نے مجھے ساری تفصیلات سے آگاہ کر دیا ہے۔ عمران نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا تھا وہ اسے ہلاک کر سکتا تھا لیکن پرانے تعلقات کی بنا پر اس نے انتھونی کو زندہ چھوڑ دیا تھا۔ لیکن انتھونی کو عمران نے سخت الفاظ میں کہا تھا

کہ وہ دوبارہ اس کے راستے میں نہ آئے ورنہ وہ پرانے تعلقات اور دوستی بھول جائے گا۔ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم اپنے طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرو گے لیکن خود دفتر میں جم کر بیٹھ گئے ہو اور دوسری تنظیموں سے رابطے کر کے انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف استعمال کر رہے ہو۔ کیوں۔ کیا تمہاری صلاحیتوں کو زنگ لگ گیا ہے یا تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے پر آنے سے ڈرتے ہو۔ بولو۔ جواب دو''۔ کرنل رچرڈسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ایسی بات نہیں ہے چیف۔ میں کوشش کر رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بالا ہی بالا ختم کر دیا جائے اور ان کی ہلاکت کا الزام ڈارک ہارٹ پر نہ آئے اور بس''...... بارٹن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''الزام۔ کیا مطلب۔ اس میں الزام والی کون سی بات ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی ہمارے دشمن ہیں اور وہ یہاں ڈارک ہارٹ کے خلاف کام کرنے آئے ہیں۔ انہیں ہلاک کرنے کے لئے پوری دنیا کے ایجنٹ اور ایجنسیاں کوشش کرتی ہیں تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران جیسے خطرناک انسان کی ہلاکت کا کریڈٹ لے سکیں اور تم الزام لگنے کی بات سے ڈر رہے ہو۔ نانسنس۔ اگر تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرو گے تو اس کا کریڈٹ تمہیں اور پوری ڈارک ہارٹ ایجنسی کو ملے گا۔ پوری دنیا میں ڈارک

ہارٹ کا نام اونچا ہو گا اور پوری دنیا کی ایجنسیوں اور ایجنٹوں میں ڈارک ہارٹ کی دہشت پھیل جائے گی کہ جو ایجنسی پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خطرناک ایجنٹ عمران کا مقابلہ کر کے انہیں ہلاک کر سکتی ہے تو وہ کس قدر طاقتور اور خوفناک ہو گی''...... کرنل رچرڈسن نے سرد لہجے میں کہا۔

''سوری چیف۔ میں نے واقعی انتھونی کو عمران کے مقابلے پر لا کر غلطی کی۔ مجھے معلوم تھا کہ انتھونی عمران کا پرانا دوست ہے وہ اس کے پاس جائے گا اور انتھونی اسے آسانی سے ہلاک کر دے گا۔ میں یہ نہیں جانتا تھا کہ اس جیسا طاقتور اور خطرناک انسان بھی عمران سے مار کھا جائے گا''...... بارٹن نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''اسے ہی نہیں۔ تم نے پہلے مادام سوزین کو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنے کے لئے ہائر کیا تھا۔ کیا نتیجہ نکلا اس کا۔ عمران کے ہاتھوں مادام سوزین بھی ماری گئی''...... کرنل رچرڈسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... بارٹن نے تھکے لہجے میں کہا۔

''اور تم جانتے ہو کہ انتھونی نے مجھے اور کیا بتایا ہے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''کیا چیف''...... بارٹن نے کہا۔

''عمران نے اسے بتایا تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی یہاں محض گھومنے پھرنے اور سیر و تفریح کے لئے آئے ہیں اور پاکیشیا

سیکرٹ سروس کا ایک اور رکن جو اپنی ذات میں ایک گروپ کی حیثیت رکھتا ہے یہاں پہنچا ہوا ہے جس کا کوڈ نام بگ سنیک ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو نے اس بگ سنیک کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ خفیہ طور پر ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرے اور وہاں سے اینٹی میزائل فارمولا حاصل کرے اور ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا تو بارٹن بے اختیار چونک پڑا۔

''بگ سنیک''...... بارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ بگ سنیک۔ نجانے وہ کون ہے اور کہاں ہے۔ انتھونی نے ہر ممکن کوشش کی تھی کہ وہ کسی طرح سے عمران سے اس بگ سنیک کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے لیکن عمران بے حد کائیاں انسان ہے۔ اس نے انتھونی کو بگ سنیک کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں بتائی ہے۔ اگر انتھونی کی یہ بات سچ ہے تو ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران سے نہیں بلکہ اس بگ سنیک سے خطرہ ہے جو نجانے کون ہے اور کہاں چھپا ہوا ہے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''لیکن میں نے تو کبھی ایسا کوئی نام نہیں سنا اور نہ ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ایسا سنا ہے کہ وہ سب سیر و تفریح کرتے رہیں اور ان کی بجائے کوئی اور گروپ مشن مکمل کرے''...... بارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلے کبھی ایسا ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے لیکن اس بار ایسا ہی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ابھی تک ایسا کچھ نہیں کیا ہے جس سے پتہ چل سکے کہ وہ ڈارک ہارٹ کے خلاف کام کر رہے ہوں وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ اور دوسری جگہ سے تیسری جگہ منتقل ہو رہے ہیں اور صرف اپنا دفاع کر رہے ہیں۔ ان حالات کو سامنے رکھو تو یہ بات سچ معلوم ہو رہی ہے کہ وہ جان بوجھ کر سامنے رہنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ ہماری نظریں ان پر جمی رہیں اور کوئی دوسرا ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ کر اپنا مشن پورا کر لے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''لیکن کوئی ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر میں کیسے پہنچ سکتا ہے چیف۔ ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر تو سیکرٹ ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''اگر ٹارزسن اپنے آدمی کو ہیڈ کوارٹر میں داخل کر سکتا ہے تو پھر یہ کام عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے کیا مشکل ہو سکتا ہے نانسنس۔ کیا تم ابھی تک اس بات کا پتہ چلا سکے ہو کہ آخر ٹارزسن کا آدمی ہیڈ کوارٹر تک کیسے پہنچا تھا''...... کرنل رچرڈسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نو چیف۔ اس آدمی پر ہم نے بے پناہ تشدد کیا تھا اس نے سب کچھ بتا دیا تھا لیکن یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ ہیڈ کوارٹر میں آیا کیسے تھا''...... بارٹن نے کہا۔

''تو پھر انتھونی نے ٹھیک ہی کہا تھا''...... کرنل رچرڈسن نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہا تھا انتھونی نے''...... بارٹن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''اس نے کہا تھا کہ یہ مشن تمہارے گروپ کے بس کا روگ نہیں ہے''...... کرنل رچرڈسن کا لہجہ سخت ہو گیا تھا۔

''مشن کی تکمیل کے لئے تو اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے۔ مختلف گروپوں سے کام لینا پڑتا ہے۔ مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ مشن مکمل ہو جائے۔ انتھونی سے پہلے میں نے مادام سوزین کو ہائر کیا تھا لیکن وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں ناکام رہی اور خود ان کے ہاتھوں ماری گئی تو میں نے اس کی جگہ انتھونی کو ہائر کر لیا۔ اگر وہ یہ کام نہیں کر سکا تو یہ کام اب میں خود کروں گا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ اگر یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بگ سنیک موجود ہے تو اسے بھی میں تلاش کروں گا۔ ایکریمیا ایسا ملک ہے جہاں لاکھ ایسی جگہیں ہو سکتی ہیں جہاں آدمی چھپ سکتا ہے۔ اس لئے بہرحال انہیں ٹریس کرنے میں وقت تو لگے گا لیکن مجھے یقین ہے کہ آخری فتح بہرحال مجھے ہی ملے گی''...... بارٹن نے کہا۔

''اوکے۔ بہرحال کام ہر حالت میں مکمل ہونا چاہئے اور جلد از جلد''...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''میں سمجھتا ہوں سر''...... بارٹن نے کہا اور وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"جو بھی طریقہ اختیار کرو۔ اس عمران اور اس کے کسی ساتھی کو زندہ نہیں بچنا چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ اگر واقعی یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی دوسرا گروپ یا بگ سنیک کام کر رہا ہے تو اسے بھی تلاش کرو اور اسے بھی ہلاک کر دو۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ اس بار میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ بچنے کا کوئی موقع نہیں دوں گا۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کو بارٹن اور اس کے ریڈ سیکشن کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس بار ریڈ سیکشن ہر صورت میں کامیابی حاصل کرے گا۔ جلد ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں میں لا کر آپ کے قدموں میں رکھ دوں گا"...... بارٹن نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے ان کی لاشیں چاہئیں اور بس"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"مل جائیں گی چیف"...... بارٹن نے کہا۔

"او کے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... کرنل رچرڈسن نے کہا تو بارٹن سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے کرنل رچرڈسن کو مخصوص انداز میں سلام کیا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیکسی گولڈن کلب کے سامنے پر رکی اور عمران دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس نے میٹر دیکھ کر ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے کمپاؤنڈ کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن اندر داخل ہو کر وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے کی بجائے اس کی دائیں سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ سائیڈ سے ہو کر وہ عقبی طرف پہنچ گیا۔ یہاں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ عمران اطمینان سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر ایک راہداری میں پہنچ گیا۔ یہاں دو مسلح افراد موجود تھے جو عمران کو دیکھ کر چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب آپ کون ہیں اور اس طرح یہاں اوپر کیسے آ گئے ہیں۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ یہ کلب کا سپیشل اور پرائیویٹ پورشن ہے"...... ایک مسلح آدمی نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"جانتا ہوں"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"تو پھر یہاں کیوں آئے ہو"...... دوسرے آدمی نے سخت لہجے

میں کہا۔

"میک پال سے کہو کہ گریٹ لینڈ سے بلیک مائیکل آیا ہے"۔
عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو چند لمحوں تک تو وہ محافظ خاموش کھڑا رہا پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... بٹن پریس ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک سرد اور انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔

"پرانگ بول رہا ہوں باس۔ گریٹ لینڈ سے ایک صاحب بلیک مائیکل سپیشل پورشن میں آگئے ہیں۔ ان کے لئے کیا حکم ہے"...... سیکورٹی گارڈ نے کہا۔

"گریٹ لینڈ سے بلیک مائیکل اور یہاں۔ اوہ۔ اوہ۔ جلدی لے کر آؤ اسے میرے پاس۔ فوراً"...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے کہا گیا تو محافظ کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے یس باس کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

"جناب۔ آپ تشریف لے جائیں۔ دائیں طرف مڑنے پر دروازہ آئے گا۔ اندر باس موجود ہیں"...... سیکورٹی گارڈ پرانگ نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ وہ اس وقت ماسک میک اپ میں تھا۔ پھر دروازے پر پہنچ کر اس نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران اندر

داخل ہوا تو سامنے ہی صوفے پر بیٹھا ہوا ایک مقامی آدمی ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو"...... اس نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ یہ کیا بات ہوئی۔ بلیک مائیکل کا نام سننے کے باوجود پوچھ رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بلیک مائیکل۔ نہیں تم بلیک مائیکل نہیں ہو۔ میں اسے پہچانتا ہوں"...... مقامی آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"واقعی میں بلیک مائیکل نہیں ہوں کیونکہ بلیک مائیکل گونگا اور بہرہ ہے۔ سر سے گنجا، اس کی ناک ٹیڑھی اور وہ ہکلا کر بات کرتا تھا۔ میلا کچیلا سا لباس پہنتا ہے۔ اب بتاؤ کیا میں تمہیں ایسا لگ رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ لیکن تم کون ہو"...... اس مقامی آدمی نے کہا۔

"تو پھر تم مجھے جیب میں ہاتھ ڈالنے کی اجازت دو تاکہ میں اس کا ایک کارڈ نکال کر تمہیں دے سکوں"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے نکال لو۔ لیکن خیال رکھنا میرا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ رفتار سے کام کرتا ہے"...... مقامی آدمی نے جو میک پال تھا بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کرتا ہوگا بلکہ بجلی بھی تمہارے ہاتھ کی رفتار سے شرمندہ رہتی ہوگی۔ مجھے تسلیم ہے۔ آخر بلیک مائیکل جیسا آدمی کسی سست رفتار آدمی کی سفارش تو نہیں کرسکتا کیوں میں نے ٹھیک کہا ہے نا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس نے میک پال کی طرف بڑھا دیا۔

"اس پر بلیک مائیکل کا مخصوص نشان بھی موجود ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کا موجودہ ذاتی فون نمبر بھی۔ اسے فون کرو اور اسے کہو کہ پرنس آف ڈھمپ کے بارے میں اس کے کیا خیالات ہیں ہوسکتا ہے وہ تمہیں میرے بارے میں شرافت کا کوئی ثبوت دے دے"...... عمران نے کہا تو میک پال نے کارڈ لے کر اسے غور سے دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ہاتھ جیب سے باہر نکال لیا۔

"ٹھیک ہے۔ بیٹھ جاؤ"...... میک پال نے کہا اور خود بھی صوفے پر بیٹھ گیا۔ عمران سامنے والے صوفے پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ میک پال نے ساتھ ہی تپائی پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر وہ کارڈ دیکھ کر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"بلیک مائیکل بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کورسن سے میک پال بول رہا ہوں۔ تمہارا اسپیشل کارڈ لے کر ایک آدمی میرے پاس آیا ہے۔ اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتا رہا

ہے۔ کیا تم اسے کنفرم کرتے ہو"...... میک پال نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ پرنس آف ڈھمپ۔ کیا واقعی پرنس اس وقت تمہارے پاس موجود ہے"...... دوسری طرف سے بلیک مائیکل نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... میک پال نے چونک کر کہا۔

"اسے رسیور دو۔ فوراً"...... دوسری طرف سے بلیک مائیکل نے کہا تو میک پال نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران سامنے کے صوفے سے اٹھ کر اس کے قریب آ کر بیٹھ گیا اور اس نے رسیور اس کے ہاتھ سے لے لیا جبکہ میک پال نے ہاتھ بڑھا کر فون پر موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں اور یہ بھی سن لو کہ بڑی مشکل سے بول رہا ہوں کیونکہ تمہارے میک پال صاحب کا کہنا ہے کہ اس کا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آتا ہے اور میں اس وقت میک پال صاحب کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ اب بتاؤ کہ کتنے وولٹیج کے خطرے میں گھرا بول رہا ہوں۔ مجھے سچ میں خوف محسوس ہو رہا ہے اور وہ بھی حد سے زیادہ"...... عمران کی زبان رواں ہوگئی تو میک پال نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ دوسری طرف سے بلیک مائیکل کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"پرنس۔ مجھے میک پال پر ترس آ رہا ہے۔ وہ تمہیں جانتا نہیں اور میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں اسے تمہارے بارے میں

تفصیلات بتاؤں اور مجھے معلوم ہے کہ اس نے کوئی نہ کوئی ایسی حرکت کر دینی ہے کہ اس کے بعد اس کا حشر عبرتناک ہو جائے گا''...... بلیک مائیکل نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے ارے ایسی کوئی بات نہیں۔ میک پال مجھے اچھا اور بے حد بھلا مانس آدمی نظر آ رہا ہے۔ بس ابھی وہ مجھ پر تھوڑا سا شک کر رہا ہے۔ جب اس کا شک دور ہو گیا تو پھر وہ ہر لحاظ سے اوکے ہو جائے گا۔ ویسے تم نے کہا تھا کہ میک پال بڑے بڑے کام کرنے میں ماہر ہے۔ اب بھی ایسا ہی ہے یا میں کسی اور طرف کا رخ کر لوں''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں۔ میک پال سے زیادہ اچھا کام کرنے والا تمہیں ایکریمیا میں اور کوئی نہیں مل سکتا اور یہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے۔ آنکھیں بند کر کے اس پر اعتماد کر لو۔ رسیور اسے دو تا کہ میں اسے تمہارے بارے میں بریف کر دوں''...... بلیک مائیکل نے کہا۔

''اتنا بریف نہ کر دینا کہ اس سے کام لینے کے لئے مجھے اسے بھاری بریف کیس دینا پڑے''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور میک پال کی طرف بڑھا دیا تو دوسری طرف سے بلیک مائیکل نے اپنے مخصوص انداز میں قہقہہ لگایا۔

''ہیلو۔ میک پال بول رہا ہوں''...... میک پال نے کہا۔

''میک پال۔ پرنس کے بارے میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اگر پرنس چاہے تو بلیک مائیکل کو بھی اپنی انگلیوں پر نچا سکتا

ہے۔ اسے بھیک مانگنے اور گلیوں اور بازاروں میں چیخنے چلانے پر مجبور کر سکتا ہے۔ اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ پرنس کی کیا حیثیت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم پرنس کا کام کر دو گے اور یقین رکھو کہ پرنس دوستوں کا دوست ہے۔ تم اس سے تعاون کرو گے تو یہ تمہارا بھی خیال رکھے گا اور معاوضے کے سلسلے میں تمہیں کسی بھی صورت میں مایوس نہیں کرے گا۔ بس اس بات کا دھیان رکھنا کہ اس سے جو بھی ڈیل کرو اس پر پوری طرح سے عمل کرنا ورنہ اسے صاف جواب دے دینا''...... دوسری طرف سے بلیک مائیکل نے کہا تو میک پال کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی ہوئی اس کے کانوں تک جا پہنچیں۔

''اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو میں پرنس کا خادم ہوں بلیک مائیکل۔ میں اس کا ہر کام حکم سمجھ کر کروں گا''...... میک پال نے عمران کی طرف دیکھ کر قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تھینک یو۔ بس مجھ تک شکایت نہیں آنی چاہئے یہ یاد رکھنا کہ میں نے بڑے اعتماد سے تمہاری ٹپ دی ہے پرنس کو''...... بلیک مائیکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو میک پال نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''بلیک مائیکل جیسا آدمی اگر آپ کے متعلق اس طرح کی بات کر سکتا ہے پرنس تو میں تو آپ کے سامنے پرکاہ کی بھی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔ مجھے معاف کر دو پرنس''...... میک پال نے عمران سے

مخاطب ہو کر انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے بلیک مائیکل تو ہے ہی ایسا آدمی۔ جس کی تعریف کرنے پر آجائے اسے خواہ مخواہ بانس پر ہی چڑھا دیتا ہے اور پھر اسے نیچے آنے کا موقع بھی نہیں دیتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں اسے جانتا ہوں۔ بہرحال حکم فرمائیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں''...... میک پال نے کہا۔

''ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کا انچارج ہے بارٹن۔ کیا تم اسے جانتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ وہ کافی بڑے گروپ کا انچارج ہے اور بڑے اونچے پیمانے پر کام کرتا ہے''...... میک پال نے جواب دیا۔

''اس وقت وہ یہاں کورسن میں آیا ہوا ہے۔ کیا اس کے گروپ میں کوئی ایسا آدمی ہے جو اس کے یہاں کے موجودہ پتے کے بارے میں بتا سکے''......عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ کیوں نہیں۔ یہ کام تو میں انتہائی آسانی سے کر سکتا ہوں''...... میک پال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھے ہوئے کارڈ لیس فون پیس کو اٹھایا اور اسے آن کر کے اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جیرم بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی آن تھا اس

لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران کو بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

''میک پال بول رہا ہوں''...... میک پال نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''حکم باس''...... دوسری طرف سے اس بار نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''جیرم۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ڈارک ہارٹ کا بارٹن، کورسن میں موجود ہے۔ کیا تمہارے پاس اس بارے میں کوئی اطلاع ہے''...... میک پال نے پوچھا۔

''یس باس۔ وہ یہاں کسی خاص سلسلے میں آیا ہوا ہے۔ اس لئے میں نے آپ کو اس کی آمد کی اطلاع نہ دی تھی''...... جیرم نے جواب دیا۔

''جو کام وہ کرنا چاہتا ہے کرنے دو لیکن مجھے اس کے بارے میں تازہ ترین معلومات چاہئیں اور وہ بھی فوراً''...... میک پال نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی معلوم کر کے آپ کو رپورٹ دیتا ہوں''...... جیرم نے کہا۔

''جلدی معلوم کرو اور پوری تفصیل کے ساتھ''...... میک پال نے کہا اور فون آف کر کے اس نے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔

''ابھی تھوڑی دیر تک اطلاع مل جائے گی''...... میک پال نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا جیرم اتنی جلدی معلوم کر لے گا"...... عمران نے قدرے حیرت سے کہا۔

"تم فکر نہ کرو پرنس۔ جیرم سپیشل فورس کے ٹاپ سیکشن کا انچارج ہے۔ ایکریمیا سے یہاں آنے والے ہر آدمی کو چاہے اس کا تعلق کسی سرکاری ایجنسی یا کسی بھی ملک سے ہو اس کی چیکنگ جیرم اور اس کے آدمیوں کے ذمے ہے۔ خاص طور پر مشہور آدمیوں کو وہ مسلسل نگرانی میں رکھتے ہیں اور ہر خاص آدمی کی اطلاع مجھے دیتے ہیں۔ بارٹن چاہے کسی بھی روپ میں ہو اگر وہ ایکریمیا سے یہاں پہنچا ہے تو جیرم نے اسے بہرحال چیک کر لیا ہو گا اور جیرم کے پاس ایسے آلات ہیں کہ وہ میک اپ کے باوجود آدمی کی اصلیت معلوم کر لیتا ہے"...... میک پال نے کہا۔

"ویل ڈن۔ شاید اسی لئے بلیک مائیکل نے مجھے بتایا تھا کہ میک پال ایکریمیا کا آکٹوپس ہے۔ اس کے پنجے پورے ایکریمیا پر گڑے ہوئے ہیں اور اس سے ہر قسم کی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ بہرحال ہم بیرونی لوگوں کو چیک کرتے ہیں اس کا باقاعدہ ریکارڈ بھی رکھا جاتا ہے اس طرح بعض اوقات ایک معمولی سی بات کا اتنا بڑا معاوضہ مل جاتا ہے جو ہمارے تصور سے بھی زیادہ ہوتا ہے"...... میک پال نے جواب دیا اور

عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو میک پال نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ جیرم کالنگ"...... جیرم کی آواز سنائی دی۔

"میک پال بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"...... میک پال نے پوچھا۔

"باس۔ بارٹن اپنے چار ساتھیوں سمیت ٹارمن کالونی کی کوٹھی نمبر بیس ڈی بلاک میں رہائش پذیر ہے وہ اور اس کے چاروں ساتھی میک اپ میں ہیں اور یہ لوگ کوٹن بندرگاہ جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ ان کا ٹارگٹ ایک آدمی بگ سنیک ہے جس کے بارے میں انہیں اطلاع ملی ہے کہ وہ جزیرہ کوسٹا میں موجود ہے"...... جیرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اتنی تفصیل تم نے اتنی جلدی کیسے حاصل کر لی"...... میک پال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چونکہ مجھ سے غلطی ہو گئی تھی باس کہ میں پہلے بارٹن کے سلسلے میں آپ کو رپورٹ نہ دے سکا تھا اس لئے میں نے اپنے گروپ کو حکم دیا کہ فوری طور پر رپورٹ دیں اور آپ جانتے ہیں کہ گروپ کے پاس ہر وقت ڈبل اوٹو سسٹم موجود ہوتا ہے چنانچہ انہوں نے ڈبل اوٹو سسٹم کی مدد سے یہ معلومات حاصل کی ہیں"...... جیرم نے جواب دیا۔

”اوکے۔ بارٹن انتہائی شاطر اور تیز ایجنٹ ہے اگر اسے معمولی سا بھی شبہ ہو گیا کہ اس کی نگرانی ہو رہی ہے تو تمہارا سیکشن موت کے گھاٹ اتر سکتا ہے اس لئے ہر حال میں تم محتاط رہنا۔ سمجھے“...... میک پال نے کہا۔

”یس باس۔ میں جانتا ہوں۔ اسی لئے تو میں نے ڈبل اوٹو سسٹم کے استعمال کا کیا تھا ورنہ میں بی ٹی ون استعمال کرتا جس سے ان کی تفصیلی گفتگو تک ٹیپ ہو جاتی“...... جیرم نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے“...... میک پال نے کہا اور فون آف کر کے اس نے واپس میز پر رکھ دیا۔

”کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ یہ کوسٹا جزیرہ کہاں ہے اور اس کی کیا تفصیل ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ کیوں نہیں۔ کوسٹا جزیرہ کوٹن بندرگاہ سے تقریباً دو سو دس ناٹیکل کے فاصلے پر بین الاقوامی سمندر میں ہے۔ اس پر ایکریمیا کا کوئی خاص اڈہ ہے۔ اس لئے وہ جزیرے پر کسی کو داخل نہیں ہونے دیتے اس لئے آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہاں کیا ہے البتہ وہاں ایکریمین ملٹری فورس کی کافی بڑی تعداد ہر وقت موجود رہتی ہے“۔ میک پال نے جواب دیا۔

”حیرت ہے اگر وہاں پر ایکریمین اڈہ موجود ہے تو پھر بارٹن وہاں کیا کرنے جا رہا ہے“...... عمران نے سوچنے کے انداز میں اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس بارے میں میں کیا بتا سکتا ہوں۔ مجھے جو تفصیلات ملی ہیں وہ میں نے آپ کو بتا دی ہیں“...... میک پال نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ کیا تم اس جزیرے پر موجود اس اڈے کے انچارج کے بارے میں معلوم کر سکتے ہو“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میں کوشش کرتا ہوں۔ ایکریمین نیوی کوسٹ گارڈز میں میرا ایک خاص آدمی ہے شاید اسے معلوم ہو“...... میک پال نے کہا اور ایک بار پھر اس نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس پی اے ٹو ڈائریکٹر سپیشل کوسٹ گارڈز“...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”میک پال بول رہا ہوں۔ کوڈی سے بات کراؤ“...... میک پال نے کہا۔

”اوکے۔ ہولڈ آن کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو کوڈی بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”میک پال بول رہا ہوں۔ کیا یہ فون محفوظ ہے“...... میک پال نے کہا۔

”اوہ۔ ایک منٹ رکو“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”ہاں۔ اب اوکے ہے۔ بولو“...... چند لمحوں بعد دوبارہ کوڈی

کی آواز سنائی دی۔

''کوڈی، یہ بتاؤ کہ کوسٹا جزیرے پر ایکریمین اڈے کا انچارج کون ہے۔ کیا تمہیں اس کا نام معلوم ہے''...... میک پال نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔ اس کا نام کمانڈر فرینک ہے''......کوڈی نے جواب دیا تو عمران نے میک پال کے ہاتھ سے فون پیس لے لیا۔

''کیا بتا سکتے ہو کہ یہ اڈہ کس قسم کا ہے''...... عمران نے میک پال کی آواز اور لہجے میں کہا تو میک پال بے اختیار چونک پڑا اور اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خاموش رہا۔

''اس اڈے پر انتہائی جدید راڈار نصب ہیں لیکن اس جزیرے کے اندر کسی اجنبی کا داخلہ ممنوع ہے اور کمانڈر فرینک ان معاملات میں انتہائی سخت ہے۔ میں نے تو یہاں تک سنا ہے کہ انہوں نے جزیرے سے تین کلومیٹر کے دائرے میں خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں۔ آنے والے کو روکا جاتا ہے اگر وہ رک جائے تو اسے واپس بھجوا دیا جاتا ہے ورنہ اسے گولی سے اڑا دیا جاتا ہے اور اس طرف تمام فلائٹ سروس بھی ممنوع قرار دی گئی ہیں''......کوڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اب یہ بتاؤ کہ کیا اس کمانڈر فرینک سے رابطہ کیسے کیا جا سکتا ہے۔ کیا وہاں فون ہے''......عمران نے میک پال کے لہجے

میں کہا۔

''ہاں۔ فون نمبر تو سب کو معلوم ہے لیکن سوائے خاص لوگوں کے اور کسی کی فون پر کسی سے بات نہیں کرائی جاتی''......کوڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا نمبر بتاؤ''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

''تھینک یو''...... عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس نے وہی نمبر پریس کرنا شروع کر دیا جو کوڈی نے بتایا تھا۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''راڈار ہیڈکوارٹر انچارج کمانڈر فرینک سے بات کراؤ''...... عمران نے خالصتاً ایکریمی لہجے اور زبان میں بات کرتے ہوئے کہا اور میک پال اس طرح عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ انسان کی بجائے کسی مافوق الفطرت چیز کو دیکھ رہا ہو۔

''آپ کا نام اور عہدہ''...... دوسری طرف سے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''سپیشل ڈائریکٹر شوگان، فرام ملٹری سیکشن''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ یس سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے اس بار قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ کمانڈر فرینک بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک

بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ایک سرکاری ایجنسی ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کے انچارج مسٹر بارٹن کا تم سے رابطہ ہے۔ وہ کوسٹا آتا جاتا رہتا ہے۔ کیا یہ اطلاع درست ہے''...... عمران نے کہا۔

''بارٹن۔ نو سر میں تو ایسے کسی آدمی سے واقف نہیں ہوں''۔ کمانڈر فرینک نے کہا۔

''جبکہ میری مصدقہ اطلاع کے مطابق بارٹن اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ آج جزیرہ کوسٹا پہنچنے والا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نو سر۔ آپ کو غلط اطلاع فراہم کی گئی ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ بہرحال آپ محتاط رہیں وہ اب سرکاری آدمی نہیں ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ کسی دشمن نے اس کی خدمات ہائر کی ہوں''...... عمران نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا۔

''پرنس۔ آپ فوراً لہجہ اور آواز کیسے بدل لیتے ہیں اور وہ بھی اس قدر کامیاب''...... میک پال نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''اب کیا بتاؤں۔ بڑی جان ماری ہے تب جا کر یہ صلاحیت حاصل ہوئی ہے۔ بہرحال تمہارا بے حد شکریہ تم نے میری واقعی مدد کی ہے۔ اب بولو کتنا معاوضہ دوں تمہیں''...... عمران نے اٹھتے

ہوئے کہا۔

''دو لاکھ ڈالر دے دیں بس''...... میک پال نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''گڈ۔ تم واقعی بزنس مین ہو کہ تم نے معاوضے کے بارے میں کوئی تکلف نہیں کیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ جانتے ہیں کہ بزنس از بزنس۔ ویسے میں نے رعایت کر دی ہے ورنہ جتنا وقت میں نے آپ کو دیا ہے دس لاکھ ڈالر سے کم معاوضہ نہ لیتا لیکن آپ سے مل کر حقیقتاً مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے اس لئے کم معاوضہ لے رہا ہوں''...... میک پال نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ معاوضہ تمہیں مل جائے گا''...... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ پارکنگ میں اس کی کار موجود تھی۔ عمران نے کچھ سوچ کر اپنی کار وہیں چھوڑی اور پارکنگ میں موجود دوسری کار کی طرف بڑھا اور اس نے کار کے لاک کو ماسٹر کی سے کھولا اور اسے سٹارٹ کر کے وہاں سے لے کر نکلتا چلا گیا۔ پارکنگ میں چونکہ سیکورٹی کا انتظام نہ تھا اس لئے عمران کو وہاں سے کار نکال کر لے جانے میں کوئی مسئلہ نہ ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار میں اس نئی رہائش گاہ کی طرف اُڑا جا رہا تھا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ رہائش گاہ میں پہنچتے ہی عمران نے اپنے ساتھیوں کو ساتھ لیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کار میں سوار نہایت

تیز رفتاری سے شہر کے نواح میں واقع ایک نو آباد کالونی ٹارمن کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹ پر تنویر کیپٹن شکیل اور صفدر تینوں بیٹھے ہوئے تھے۔ جولیا سمیت سب ایکریمین میک اپ میں تھے۔ ٹارمن کالونی میں داخل ہوتے ہی عمران نے کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر اسی رفتار سے وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ کالونی کی مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد اس نے کار ایک ریسٹورنٹ کی سائیڈ میں بنی ہوئی پارکنگ میں روک دی۔

"چلو۔ یہاں سے آگے جانے کے لئے ہمیں پیدل سفر کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ جولیا سمیت باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

"کیا یہاں تم بارٹن کو کور کرنے کے لئے آئے ہو"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا تو اس کی بات سن کر عمران چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ تم نے کیسے اندازہ لگایا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا کیونکہ اس نے اب تک اپنے ساتھیوں کو کچھ نہیں بتایا تھا۔

"تو کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو"...... اس کی بات سن کر جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم شاید نہیں جانتی کہ احمق ہونا اس دور میں کتنا بڑا اعزاز ہے کیونکہ عقل مند کو تو سوائے رونے دھونے کے اور کچھ نہیں ملتا۔ بے شک کیپٹن شکیل سے پوچھ لو جبکہ احمق بغیر سوچے سمجھے زندگی گزارتا ہے اور خوب لطف اٹھاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سڑک کراس کرتا ہوا دوسری طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ جولیا اور دوسرے ساتھی بھی اس کے پیچھے چل رہے تھے۔

"مجھے معلوم ہے کہ اس وقت تمہارا ٹارگٹ بارٹن ہے اور تم یقیناً کوٹھی پہنچنے سے پہلے اس کو تلاش کرتے رہے ہو اور اب جبکہ تم نے کوٹھی سے روانہ ہونے سے پہلے جس قسم کا اسلحہ اپنی جیبوں میں رکھا اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم کسی ریڈ پر جا رہے اور پھر رہائشی کالونی میں آنے سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں بارٹن اور اس کے ساتھی رہتے ہیں"...... جولیا نے ساتھ چلتے ہوئے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب تم بھی کیپٹن شکیل کی طرح خطرناک ہوتی جا رہی ہو اور میرے دماغ میں گھس کر سب کچھ معلوم کرنے لگی ہو۔ اگر تم نے اس انداز میں کام کرنا شروع کر دیا تو مجھے یقین ہے کہ میں جلد ہی بیروزگار ہو جاؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم شاید بھول رہے ہو۔ تم نے ہی تو کہا ہے کہ میں جذباتی

پن چھوڑ کر ذہن استعمال کیا کروں اور اب خود ہی تمہیں فکر لاحق ہو گئی ہے''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ تم میرے سر پر چڑھ کر اچھلنا کودنا شروع کر دو۔ ساتھیوں کے روزگار کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے نا''......عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''مجھے اب ساری بات سمجھ میں آ گئی ہے کہ مس جولیا کی کایا پلٹ کیوں ہو گئی ہے۔ میں بھی حیران ہو رہا تھا کہ اچانک مس جولیا نے کیسے اتنے بڑے بڑے فیصلے خود کرنے شروع کر دیئے ہیں''......صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اے کاش کہ بڑے فیصلوں کے ساتھ یہ میرے لئے ایک چھوٹا سا فیصلہ بھی کر لے''......عمران نے بڑی حسرت بھرے لہجے میں ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اب جذباتی پن نہیں چلے گا۔ سمجھے''...... جولیا نے فوراً ہی جواب دیا اور سوائے تنویر کے سب ساتھی ہنس پڑے۔ اس وقت وہ کوٹھیوں کی درمیانی سڑک پر چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے اور پھر ایک موڑ کاٹ کر وہ ایک درمیانے درجے کی کوٹھی کے سامنے پہنچ گئے۔

''سنو۔ اس کوٹھی میں بارٹن اپنے ساتھیوں سمیت رہائش پذیر ہے لیکن اس وقت یا تو یہ کوٹھی خالی ہو گی یا اندر ایک آدمی ہو گا اور اگر کوٹھی خالی ہوئی تو ہم نے احتیاط کے ساتھ اس کی تلاشی لینی ہے

اور اگر کوئی آدمی ہوا تو پھر اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے''......عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چونکہ کوٹھی کے دونوں بڑے اور چھوٹے پھاٹک اندر سے بند تھے اس لئے عمران کا اندازہ تھا کہ کوئی نہ کوئی آدمی اندر ہو گا۔ ویسے یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اندر سے پھاٹک بند کر کے کسی عقبی راستے سے وہ لوگ باہر چلے گئے ہوں تاکہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کوٹھی خالی ہے اس لئے عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تھا کہ اندر کوئی موجود ہوا تو ظاہر ہے باہر آ جائے گا ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ کوٹھی کا گیٹ اندر سے بند کر کے کسی عقبی راستے کو استعمال کیا گیا ہے لیکن تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلنے لگا تو عمران ایک قدم آگے بڑھ گیا اور پھر جیسے ہی پھاٹک کھلا اور ایک ایکریمی نوجوان سامنے آیا تو عمران اسے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا اور پھر اس سے پہلے کہ نوجوان اس اچانک افتاد پر سنبھلتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور نوجوان کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے پڑا اور نوجوان چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔

اسی لمحے عمران کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھنے کی لاشعوری کوشش کرتا ہوا نوجوان ایک بار پھر کنپٹی پر بوٹ کی ٹو کی بھرپور ضرب کھا کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس دوران عمران کے ساتھی اندر آ گئے تھے اور صفدر نے پھاٹک بند کر دیا تھا۔

''صفدر اور کیپٹن شکیل تم دونوں اندر چیک کرو کوئی اور تو نہیں

ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے کوٹھی کی اندرونی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''تنویر تم اسے اٹھا لو۔ میرا اندازہ تو یہی ہے کہ کوٹھی میں یہ اکیلا ہی ہو گا''...... عمران نے کہا تو تنویر نے سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے ہوئے اس ایکریمی نوجوان کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر عمران، جولیا اور تنویر اکٹھے کوٹھی کی طرف بڑھنے لگے جب وہ پورچ میں پہنچے تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں واپس آ گئے۔

''ساری کوٹھی خالی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''چیک کرنا تھا۔ کوئی تہہ خانہ ہے یہاں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے دیکھا ہے آخری کمرے میں تہہ خانے کا راستہ ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''صفدر عقبی طرف اور کیپٹن شکیل سامنے کی طرف نگرانی کریں گے۔ جولیا اور تنویر کوٹھی کی تلاشی لیں گے۔ اس تلاشی کے دوران ہم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ بارٹن اور اس کے ساتھیوں کو ایسی کیا اطلاع ملی ہے کہ وہ جزیرہ کوسٹا گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''جزیرہ کوسٹا''...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ بارٹن اپنے چار ساتھیوں سمیت کوسٹا جزیرے پر گیا ہے۔ اب تک معلومات کے مطابق اس جزیرے پر فوج کا قبضہ ہے جہاں پر جدید راڈارز نصب ہیں لیکن

میرے ذہن میں یہ خیال آ رہا ہے کہ اس جزیرے پر ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر موجود ہو سکتا ہے۔ اگر ہم اس بات کا سراغ لگا لیں تو ہمارے لئے آسانی ہو جائے گی اور ہم ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتے ہیں۔ بس مجھے کسی کلیو کی تلاش ہے جس سے میری الجھن دور ہو سکے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا بارٹن اس وقت اس جزیرے پر گیا ہوا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر ہمیں بھی اس کے پیچھے جزیرے پر جانا چاہئے تھا۔ یہاں ہمیں کیا ملنا ہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بتایا تو ہے کہ وہ جزیرہ ایکریمین فوج کے کنٹرول میں ہے۔ جب تک مجھے کلیو نہیں مل جاتا میں وہاں جا کر اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا''...... عمران نے جواب دیا۔

''اب بھی وقت کا ضیاع ہی ہو رہا ہے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''بس ہیڈ کوارٹر کا پتہ مل جائے تو پھر وقت کا ضیاع نہیں ہو گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے اس آدمی سے ہمیں معلومات نہ مل سکیں گی''...... جولیا نے کہا۔

''ممکن ہے کہ یہ اس قدر اہم آدمی نہ ہو کہ اسے اصل حالات

کا علم ہو''...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''میں اس آدمی کو تہہ خانے میں چھوڑ آتا ہوں''...... صفدر نے کہا اور آگے بڑھ کر تنویر سے اس بے ہوش آدمی کو لے کر اپنے کاندھے پر ڈال لیا۔

''میں نے سٹور میں رسی کا بنڈل دیکھا ہے میں لے آتا ہوں''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ تہہ خانے میں سوائے کاٹھ کباڑ کے اور کچھ نہ تھا البتہ دو تین پرانی کرسیاں بھی وہاں موجود تھیں جنہیں بے کار سمجھ کر یہاں پھینک دیا گیا ہوگا۔ صفدر نے نوجوان کو ایک کرسی پر بٹھایا۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل ہاتھ میں رسی کا بنڈل اٹھائے اندر داخل ہوا اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل نے مل کر اس نوجوان کو رسی کی مدد سے کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔ پھر وہ سب واپس چلے گئے تو عمران آگے بڑھا اور اس نے اس نوجوان کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر ایک کرسی گھسیٹ کر اس نے جیب سے رومال نکال کر پہلے اسے صاف کیا اور پھر اس نوجوان کی کرسی کے سامنے اسے رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے اس نوجوان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم۔ کون ہو۔ یہ تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے''...... نوجوان کے لہجے میں حیرت تھی لیکن عمران اس کا لہجہ اور انداز دیکھ کر سمجھ گیا کہ یہ نوجوان تربیت یافتہ ایجنٹ ہے کیونکہ عام آدمی اس انداز میں بے ہوش ہونے کے بعد ہوش میں آتے ہی اس طرح فوری طور پر اپنے آپ کو نہیں سنبھال سکتا۔ چنانچہ اس نے اس نوجوان کو جواب دیئے بغیر کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار پتلا سا خنجر نکالا کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

''اپنا نام بتاؤ''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں بتاؤں گا۔ پہلے تم میرے سوال کا جواب دو۔ تم کون ہو''...... نوجوان نے خنجر دیکھنے کے باوجود منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''ویل ڈن۔ بارٹن کے ساتھیوں کو واقعی اسی طرح مضبوط اعصاب کا مالک ہونا چاہئے''...... عمران نے کہا تو اس بار نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو''...... اس نوجوان نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا نام علی عمران ہے''...... عمران نے کہا تو نوجوان کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس کی آنکھوں میں ایسے تاثرات

تھے جیسے اس نے کوئی عجوبہ دیکھ لیا ہو۔

''عم۔ عم۔ عمران۔ تم۔ تم علی عمران ہو۔ مگر......'' نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں اٹک اٹک کر کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں نے تمہیں اس لئے اپنا اصل نام بتا دیا ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ تم کس کے سامنے بیٹھے ہو۔ اب میری بات دھیان سے سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا باس بارٹن اپنے ساتھیوں کے ساتھ جزیرہ کوسٹا گیا ہوا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ جزیرہ کوسٹا ایکریمین فوج کے قبضے اور تحویل میں ہے۔ میں تم سے صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر اس جزیرے پر موجود ہے''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ میں تو ان کے ساتھ ان کے ملازم کے طور پر کام کرتا ہوں۔ مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کسی جزیرے پر گئے ہیں یا نہیں اور ظاہر ہے ملازم کو یہ باتیں کوئی نہیں بتاتا''۔ نوجوان نے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو پھر تم میرا نام سن کر اس بری طرح سے کیوں چونکے تھے''...... عمران نے کہا۔

''اس لئے کہ بارٹن اور اس کے ساتھیوں کے درمیان تمہارا ذکر اکثر ہوتا رہتا تھا''...... نوجوان نے جواب دیا۔

''اب بتاؤ اپنا نام''...... عمران نے کہا۔

''میرا نام راجر ہے''...... نوجوان نے جواب دیا۔

''جب میں نے تمہیں اپنا نام بتا دیا ہے تو تمہیں کم از کم یہ بات سمجھ جانی چاہئے تھی کہ میرے اندر اتنا شعور بہرحال موجود ہے کہ میں ایک عام ملازم اور ایک تربیت یافتہ ایجنٹ کے درمیان فرق محسوس کر سکوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں''...... راجر نے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا وہ ہاتھ حرکت میں آیا جس میں خنجر موجود تھا اور دوسرے لمحے راجر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے تہہ خانہ گونج اٹھا۔ اس کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ چکا تھا اور اس کی چیخ ابھی گونج ہی رہی تھی کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور راجر کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا راجر کے حلق سے اب مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں اور وہ تیزی سے دائیں بائیں سر مار رہا تھا لیکن عمران نے بڑے اطمینان سے اس کے لباس سے خنجر پر لگے ہوئے خون کو صاف کیا اور خنجر کو واپس کوٹ کے اندرونی حصے میں بنی ہوئی خصوصی جیب میں ڈال لیا۔

''پپ۔ پپ۔ پانی۔ پانی۔ مجھے پانی چاہئے''...... راجر نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''آئی ایم سوری مسٹر راجر میں صرف ایک مرتبہ ہی موقع دیتا ہوں اور تم نے وہ موقع خود اپنی حماقت سے ضائع کر دیا ہے اس لئے اب اس وقت تک تمہیں کچھ نہیں ملے گا جب تک تم سچ نہیں

اگل دو گے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ پپ۔ پپ۔ پانی دو ورنہ میں مر جاؤں گا''...... راجر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔ اسی لمحے جولیا اور صفدر اندر داخل ہوئے۔

''عمران۔ تلاشی میں کچھ نہیں ملا۔ یہاں سوائے اسلحہ اور لباس کے اور کچھ نہیں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''صفدر۔تم پانی کی ایک بوتل لے آؤ''...... عمران نے کہا اور صفدر واپس مڑ گیا۔

''کیا اس نے منہ کھولا ہے''...... جولیا نے ایک کرسی اٹھا کر عمران کے ساتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں اب بتائے گا۔ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے رومال نکال کر جولیا کی طرف بڑھا دیا جو کرسی صاف کرنے کے لئے کسی کپڑے کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ جولیا نے رومال لیا اور اس سے کرسی صاف کر کے وہ اس پر بیٹھ گئی۔ اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں پانی کی بوتل تھی۔

''اس کے سر پر پانی ڈال کر اسے ہوش میں لے آؤ اور پھر اسے پانی پلاؤ''...... عمران نے صفدر نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے بوتل میں موجود آدھا پانی راجر کے سر پر

انڈیلا تو راجر کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا اور صفدر نے بوتل اس کے منہ سے لگا دی اوز راجر پیاسے اونٹ کی طرح غٹا غٹ پانی پینے لگا۔ جب بوتل خالی ہو گئی تو صفدر نے اسے ہٹا لیا۔

''میں باہر جا رہا ہوں''...... صفدر نے خالی بوتل ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راجر کا تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا چہرہ اب کافی حد تک نارمل ہو چکا تھا اور اس کے نتھنوں سے رسنے والا خون بھی اب رسنا بند ہو گیا تھا۔

''اب تم سب کچھ بتا دو راجر ورنہ جو عذاب تم بھگتو گے اس کا شاید تمہیں اس سے پہلے کبھی تجربہ نہ ہوا ہو گا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس نے راجر کی پیشانی کے درمیان ابھرنے والی رگ پر مار دیا۔ راجر کے حلق سے فلک شگاف چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے پھر بگڑ سا گیا تھا۔

''یہ تو ابتدا ہے راجر۔ دوسری ضرب نے تمہاری روح کو بھی زخمی کر دینا ہے''...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور پھر اپنا ہاتھ اٹھایا۔

''مم۔مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں''...... راجر کے منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کر الفاظ نکلے تو عمران نے دوسری ضرب لگا دی اور اس بار راجر کا منہ ضرور کھلا لیکن بے پناہ تکلیف کی وجہ سے اس کے منہ سے آواز نہ نکل سکی تھی۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں اور

جسم ڈھیلا سا پڑ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کے منہ سے اس طرح سانس نکلا جیسے ڈھول سا پھٹتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک کربناک چیخ نکلی اور اس کے چہرے پر پسینہ آبشار کی طرح بہنے لگا۔

”کچھ پتہ چلا کہ تکلیف کسے کہتے ہیں۔ اب خود ہی اندازہ کر لو کہ تیسری اور چوتھی ضرب پر کیا حال ہوگا“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”مم۔ مم۔ مت مارو۔ یہ۔ یہ ہولناک عذاب ہے۔ مت مارو۔ مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ وہ ٹاپو گئے ہیں۔ ٹاپو گئے ہیں“...... عمران کا فقرہ مکمل ہوتے ہی راجر کے منہ سے ایسے الفاظ نکلے جیسے خودبخود زبان سے پھسل پھسل کر باہر آ رہے ہوں۔ اس کی آنکھیں اسی طرح پھٹی ہوئی تھیں اور چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا۔

”جولیا پانی لے آؤ“...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا تیزی سے اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی کیونکہ اس نے بھی محسوس کر لیا تھا کہ اگر فوری طور پر اس آدمی کو پانی نہ پلایا گیا تو یہ مر بھی سکتا ہے اور پھر اس کی واپسی بھی اس طرح تیزی سے ہوئی تھی۔ اس نے جلدی سے پانی کی بوتل کا منہ کھول کر بوتل راجر کے منہ سے لگا دی اور راجر کے حلق سے پانی تیزی سے اترنے لگ گیا۔ جب کچھ پانی اس کے حلق سے نیچے اتر گیا تو جولیا نے بوتل ہٹا لی اور باقی پانی اس کے چہرے پر اچھال دیا اور راجر کا بری طرح بگڑا ہوا

چہرہ قدرے نارمل ہونے لگ گیا اور اس کا سانس بھی ہموار ہوتا چلا گیا۔

”دیکھو راجر۔ تمہیں کم از کم اتنا احساس تو ہو گیا ہوگا کہ ہم بغیر اصل بات معلوم کئے یہاں سے واپس نہیں جائیں گے اور میں نے تمہیں اس لئے اپنا نام بتا دیا تھا تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ مجھ جیسا آدمی خواہ مخواہ کسی کو تکلیف میں مبتلا کرنے اور ہلاک کرنے کا خواہش مند نہیں ہوتا لیکن تمہیں اپنے اعصاب پر بھروسہ تھا۔ اس کا حشر تم نے دیکھ لیا ابھی تمہارے پاس وقت ہے اگر تم سچ سچ بتا دو تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ کر چلے جائیں گے البتہ تم اس طرح بندھے رہو گے۔ ظاہر ہے انتھونی جب واپس آئے گا تو وہ تمہیں کھول دے گا اور تم اسے کہہ سکتے ہو کہ تم نے تشدد برداشت کر لیا لیکن بتایا کچھ نہیں“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ بارٹن زیادہ سے زیادہ مجھے گولی مار دے گا مار دے لیکن اب یہ تکلیف مجھ سے مزید برداشت نہیں ہو سکتی۔ باس کو اطلاع ملی ہے کہ بگ سنیک کوسٹا جزیرے پر موجود ہے۔ وہ اس کے پیچھے گیا ہے اور بس“...... راجر نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ تو یہ بارٹن ابھی تک بگ سنیک کی تلاش میں ہی لگا ہوا ہے“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”کیوں۔ کیا کوئی بگ سنیک نہیں ہے“...... راجر نے چونک کر کہا۔

”نہیں۔ میں نے انتھونی اور اس کے ساتھیوں سمیت ڈارک ہارٹ فورس کو دھوکہ دینے کے لئے فرضی نام بتایا تھا اور وہ اسے سچ سمجھ بیٹھے۔ یہ ان کی حماقت نہیں تو کیا ہے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ۔ تو تم نے ہمیں بگ سنیک کا نام لے کر ڈاج دیا تھا“...... راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اب تک کسی بگ سنیک کی کوئی کارروائی سامنے آئی ہے جو تم اسے سچ سمجھ بیٹھے ہو نانسنس“...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو راجر کا چہرہ بدل گیا۔

”بہرحال یہ بتاؤ کہ بارٹن کو ایسی کیا اطلاع ملی تھی کہ وہ جزیرہ کوسٹا پر بگ سنیک کی تلاش میں نکل گیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”جزیرہ کوسٹا کی طرف سے ایک کال کی گئی تھی جسے بارٹن کے سپیشل ریڈیو سیکشن نے چیک کی تھی۔ کال کوڈ میں تھی لیکن اس میں بی ایس کا نام لیا گیا تھا جو بگ سنیک کا کوڈ ہو سکتا تھا۔ کال چونکہ انتہائی خفیہ تھی اور بارٹن کو یہ معلوم نہ ہو سکا تھا کہ کال کہاں کی گئی ہے اس لئے اسے یقین ہو گیا کہ یہ کال یقیناً بگ سنیک کی ہے۔ اسے خطرہ لاحق ہوا کہ بگ سنیک کہیں جزیرہ کوسٹا میں ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر سمجھ کر تو وہاں نہیں پہنچ گیا۔ اسے ڈر تھا کہ بگ سنیک اس جزیرے پر موجود راڈاروں کو تباہ کر سکتا ہے اس لئے وہ اسے پکڑنے کے لئے فورس لے کر گیا ہے“...... راجر نے کہا تو عمران

ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”بارٹن سے اس سے بڑی حماقت کے کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ محض ایک ٹرانسمیٹر کال پر بگ سنیک کا شکار کرنے گیا ہے۔ یہ کال راڈار سیکشن کی طرف سے بھی تو ہو سکتی ہے اور ضروری تو نہیں کہ بی ایس بگ سنیک کا ہی کوڈ ہو“...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اب میں کیا کہہ سکتا ہوں“...... راجر نے کہا۔

”اچھا تم بتاؤ۔ کہاں ہے ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر“...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

”میں نہیں جانتا“...... راجر نے کہا۔

”اب تک تم نے جو کچھ بھی بتایا ہے تمہارے بولنے کے انداز سے مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ تم سچ بول رہے ہو لیکن ہیڈ کوارٹر والی بات پر تم نے پھر جھوٹ بولا ہے“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں واقعی ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں نہیں جانتا“...... راجر نے سنبھلے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لگتا ہے تم ایسے نہیں بتاؤ گے“...... عمران غرایا۔

”میں نے جو بتانا تھا بتا دیا ہے اس سے زیادہ میں کچھ نہیں بتاؤں گا چاہے تم میری بوٹیاں اڑا دو“...... راجر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم جانتے ہو کہ ہیڈ کوارٹر کہاں پر موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرے پاس تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں ہے"...... راجر نے کہا۔ اس کی حالت بے حد پتلی ہو رہی تھی اور اس کی آواز بھی لڑکھڑا رہی تھی۔

"اس کی حالت تو خراب ہو رہی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ خون زیادہ نکلنے کی وجہ سے اس کا یہ حال ہوا ہے۔ دیکھو کہیں سے کوئی میڈیکل ایڈ باکس مل جائے تاکہ اس کی حالت درست کی جا سکے اور پھر اس سے معلومات حاصل کی جا سکیں"۔

عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس سے پہلے کہ وہ دروازے کی طرف جاتی اسی لمحے راجر نے ہچکی لی اور دوسرے لمحے اس کا سر ڈھلکتا چلا گیا۔

"رک جاؤ۔ یہ ختم ہو چکا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جولیا رک گئی۔ اس نے آگے بڑھ کر راجر کو چیک کیا تو واقعی وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

"یہ ہلاک ہو گیا ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اب کیسے پتہ چلے گا کہ ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر ہے کہاں"...... جولیا نے پوچھا۔

"اب اس کا پتہ خود بارٹن بتائے گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"...... جولیا نے پوچھا۔

"راجر کا قد کاٹھ صفدر سے ملتا جلتا ہے۔ اس پر میں راجر کا میک اپ کر دیتا ہوں اور پھر ہم یہاں رک کر بارٹن کا انتظار کریں گے۔ وہ جیسے ہی آئے گا اس پر قابو پا کر اس کا منہ کھلوایا جائے گا اب اس کے سوا کوئی صورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بارٹن اپنے آفس میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ وہ بار بار میز پر رکھے ہوئے سپیشل فون کی طرف دیکھتا اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔ بارٹن نے جزیرہ کوسٹا پر جا کر ساری انکوائری کر لی تھی۔ ریڈیو سیکشن میں جو کال ٹریس کی گئی تھی اور جس میں بی ایس کا نام لیا گیا تھا وہ کسی بگ سنیک کی طرف سے نہ لیا گیا تھا بلکہ وہ کال جزیرے پر موجود ملٹری سیکشن نے خصوصی طور پر دوسرے ملٹری سیکشن کو کی تھی جس کے کوڈ بی ایس کا مطلب برڈ سیکشن تھا۔ بارٹن نے خصوصی طور پر جزیرہ کوسٹا گیا تھا تا کہ وہ اس کال کی تصدیق کر سکے۔ وہ خفیہ طور پر اس جزیرے پر گیا تھا اور اس نے خفیہ طور پر ہی اس ٹرانسمیٹر کی ساری تفصیلات حاصل کی تھیں۔

یہ کال بگ سنیک کی طرف سے نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی بگ سنیک اس جزیرے پر موجود تھا یہ سب جان کر بارٹن کو بے حد مایوسی ہوئی تھی اس لئے وہ فوراً وہاں سے واپس اپنے ہیڈ کوارٹر کے

آفس میں آ گیا تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو ایک بار پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنے میں لگا دیا تھا۔ اب اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرے گا اور انہیں ہلاک کرنے کے بعد اپنا سارا گروپ ہر طرف پھیلا دے گا اور اگر واقعی یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی سیکنڈ گروپ یا بگ سنیک موجود ہوا تو وہ اسے بھی تلاش کر کے ہلاک کر دے گا۔ اس لئے اس نے بگ سنیک کا خیال ذہن سے جھٹک دیا تھا اور اپنی ساری توجہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر مبذول کر لی تھی۔

وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرانے کے لئے بے چین تھا کہ وہ کہاں پر موجود ہیں۔ اسے اپنے ساتھیوں کی طرف سے کال کا انتظار تھا اور وہ انتہائی بے چینی سے کسی اہم کلیو کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اسے معمولی سا بھی کلیو مل جائے تو وہ بھوکے عقاب کی طرف اس پر جھپٹ پڑے لیکن ابھی تک کوئی اہم کلیو ہاتھ نہ لگ رہا تھا۔ ابھی بارٹن ٹہل ہی رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... بارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"راسٹر بول رہا ہوں باس۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا ہے"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو بارٹن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیسے۔ کہاں ہیں وہ"...... بارٹن نے انتہائی بے چین سے

لہجے میں کہا۔

''عمران کو ایک کار میں چیک کیا گیا تھا باس۔ ہمارے ایک ساتھی راڈنی نے عمران کو ایک چوراہے پر دیکھا تھا۔ آپ کی ہدایات پر ہم نے بلیو لائٹ گلاس گاگلز پہنے ہوئے ہیں۔ جس سے ہر قسم کے میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے چہرے کو دیکھا جا سکتا ہے اور چونکہ آپ نے ہم سب کو عمران کی تصویر فراہم کر رکھی ہے اس لئے سب عمران کو پہچانتے ہیں۔ راڈنی نے جیسے ہی کار میں عمران کو دیکھا جو میک اپ میں تھا تو اس نے عمران کی کار کا تعاقب کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ کار ٹریفک سگنل پر رکی ہوئی تھی۔ اس سے پہلے کہ راڈنی عمران کی کار کے پیچھے جاتا عمران کی کار سگنل کھلتے ہی وہاں سے روانہ ہو گئی۔ راڈنی کی کار کے آگے جو کاروں کی قطار تھی ان میں ایک کار کا انجن بند ہو گیا تھا اس لئے راڈنی کو وہاں سے کار نکالنے اور عمران کی کار کے پیچھے جانے کا موقع نہ مل سکا۔ جب سگنل آن ہوا تو راڈنی اس طرف روانہ ہو گیا جس طرف عمران کی کار گئی تھی۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر سب ساتھیوں کو عمران اور اس کی کار کے بارے میں تفصیل بتا دی تھی اس لئے ہم سب اس کار کی تلاش میں لگے ہوئے تھے اور پھر وہ کار ہمیں مل گئی''...... دوسری طرف سے راسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کہاں ہے وہ کار''...... بارٹن نے پوچھا۔

''باس آپ میک پال کو تو جانتے ہیں جس نے گرین ایونیو کی

کوٹھی میں گولڈن کلب بنایا ہوا ہے۔ عمران کی کار اس کلب کی پارکنگ میں موجود ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ۔ میک پال اس کے تو حکومت کے اعلیٰ حکام تک گہرے تعلقات ہیں''...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ اسی لئے تو میں نے آپ کو کال کیا ہے''۔ راسٹر نے کہا۔

''او کے۔ تم وہاں نگرانی کرو میں اس کا بندوبست کرتا ہوں''...... بارٹن نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس پی اے ٹو کرنل رچرڈسن''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''بارٹن بول رہا ہوں۔ کرنل رچرڈسن سے بات کراؤ انتہائی ضرورت بات کرنی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سلسلے میں''۔ بارٹن نے کہا۔

''او کے۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''کیا آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں بعد پرسنل اسسٹنٹ کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''یس''...... بارٹن نے کہا۔

''کرنل رچرڈسن سے بات کریں''...... دوسری طرف سے کہا

گیا۔

''ہیلو چیف۔ میں بارٹن بول رہا ہوں''...... بارٹن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھیوں کا کچھ پتہ چلا''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''سر ہم مسلسل انہیں تلاش کر رہے ہیں میرے ساتھیوں نے عمران کو ایک کار میں دیکھا تھا۔ اس سے پہلے کہ میرا ساتھی عمران کی کار کا تعاقب کرتا عمران وہاں سے نکل گیا۔ میرے ساتھیوں نے اس کار کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور اب اس کار کو ٹریس کر لیا گیا ہے۔ یہ کار میک پال کے پرائیویٹ گولڈن کلب میں موجود ہے اور میک پال کے بارے میں آپ بہتر جانتے ہیں کہ اس کے تعلقات کس حد تک ہیں اس لئے اس پر ہاتھ ڈالنے کے لئے ہمیں آپ کی خصوصی اجازت چاہئے اور ساتھ ہی کسی سرکاری ایجنسی کا تعاون بھی کیوں کہ میک پال آسانی سے زبان نہیں کھولے گا اور جب تک وہ زبان نہیں کھولے گا تب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ نہیں چل سکتا''...... بارٹن نے کہا۔

''لیکن میک پال سے عمران کا کیا تعلق۔ عمران وہاں کیا کرنے گیا ہے''...... کرنل رچرڈسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ علی عمران ایسا آدمی ہے جس کے ایسے آدمیوں سے تعلقات ہوتے ہیں کہ جن کے متعلق کوئی سوچ بھی نہیں سکتا''...... بارٹن

نے کہا۔

''ٹھیک ہے میں سپیشل سیکورٹی فورس کے چیف کرنل ہارچ کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں وہ تم سے مکمل تعاون کرے گا لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ میک پال پر ناجائز دباؤ نہ ڈالنا اس کے تعلقات براہ راست اپوزیشن کے ارکان سے بھی ہیں اور صدر ایکریمیا سے بھی اس لئے ایسا نہ ہو کہ مجھے ہی جواب دینا مشکل ہو جائے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''میں سمجھ سکتا ہوں چیف اس لئے تو میں نے آپ کو فون کیا ہے۔ میک پال کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو اب تک میں وہاں سے عمران کو برآمد بھی کر چکا ہوتا''...... بارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم ایسا کرو کہ دس منٹ بعد کرنل ہارچ کو فون کر لینا اور اس سے معاملات کو طے کر لینا وہ تم سے مکمل تعاون کرے گا''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''یس چیف''...... بارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ پھر دس منٹ بعد بارٹن نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ وہ ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کا باس تھا اس لئے اس کے تعلقات سب سے تھے۔

''یس سپیشل سیکورٹی فورس ہیڈکوارٹر''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری

طرف سے آواز سنائی دی۔

''کرنل ہارچ سے بات کرائیں۔ میں ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کا انچارج بارٹن بول رہا ہوں''...... بارٹن نے کہا۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کرنل ہارچ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''بارٹن بول رہا ہوں جناب۔ کرنل رچرڈسن نے آپ کو بریف کیا ہوگا''...... بارٹن نے کہا۔

''ہاں اور میں نے اس کی بات سنتے ہی میک پال کے کلب کے محاصرے کے لئے سپیشل سیکورٹی فورس کا ایک دستہ بھجوا دیا ہے تاکہ وہاں سے کوئی نکل نہ سکے''...... کرنل ہارچ نے کہا۔

''اوہ۔ یہ آپ نے کیا کر دیا ہے جناب۔ آپ کو وہاں دستہ نہیں بھیجنا چاہئے تھا سپیشل سیکورٹی فورس کا دستہ باوردی ہوتا ہے جیسے ہی وہاں آپ کا سپیشل سیکورٹی فورس کا دستہ پہنچے گا میک پال ہوشیار ہو جائے گا''...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہو جائے ہوشیار اس سے کیا فرق پڑتا ہے بہرحال وہاں سے وہ کسی کو باہر تو نہ نکال سکے گا''...... کرنل ہارچ نے جواب دیا۔

''آپ ایسا کریں کہ فوراً وہاں پہنچ جائیں میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں''...... بارٹن نے کہا۔

''ٹھیک ہے جیسے تم کہو کیونکہ کرنل رچرڈسن نے کہا ہے کہ میں

نے تم سے مکمل تعاون کرنا ہے اس لئے اس مشن کے کمانڈر تم ہو گئے''...... کرنل ہارچ نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں ہلکا سا طنز تھا۔

''یہ ایکریمیا کی سلامتی اور مستقبل کا مسئلہ ہے کرنل ہارچ۔ فوراً پہنچیں۔ میں بھی پہنچ رہا ہوں''...... بارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار گرین ایونیو کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں میک پال کا کلب تھا۔

وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر اس کے تین ساتھی موجود تھے۔ تقریباً بیس منٹ بعد کار ایک خوبصورت عمارت کے گیٹ پر پہنچ گئی یہاں سپیشل سیکورٹی فورس کے کمانڈر کرنل ہارچ کی کار بھی موجود تھی اور سپیشل سیکورٹی فورس کے آدمیوں نے اس عمارت کو اس انداز میں گھیرے میں لے رکھا تھا جیسے وہ اس پر حملہ کرنے والے ہوں۔ بارٹن کار سے اترا تو یہ حالت دیکھ کر اس کا چہرہ بگڑ گیا۔ سپیشل سیکورٹی فورس نے اس طرح گھیرا ڈال کر ظاہر ہے میک پال جیسے جہاندیدہ آدمی کو چونکا دیا ہو گا اور اب یہاں سے عمران کی برآمدگی مشکل ہو جائے گی لیکن وہ ظاہر ہے اب خود تو کوئی سرکاری حیثیت نہ رکھتا تھا اور بغیر سرکاری حیثیت کے وہ میک پال جیسے انتہائی باحیثیت آدمی کے کلب پر چھاپہ نہ مار سکتا تھا بارٹن کے ساتھی بھی کار سے نیچے اتر آئے تھے۔

''کرنل ہارچ کہاں ہے''...... بارٹن نے سپیشل سیکورٹی فورس کے ایک آفیسر سے پوچھا۔

''کمانڈر صاحب اندر گئے ہیں''...... آفیسر نے جواب دیا تو بارٹن اپنے ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے اندر داخل ہو گیا۔ اسے میک پال کے دفتر کا علم تھا چنانچہ وہ سیدھا اس دفتر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''تم سب یہیں رکو۔ دھیان رکھنا تمہیں یہاں کے تہہ خانوں کی مکمل تلاشی لینی ہو گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان تہہ خانوں سے خفیہ راستے نکلتے ہیں تم نے ان راستوں کو بھی تلاش کرنا ہے کیونکہ میک پال انتہائی اہم شخصیات کو پناہ دینے میں مشہور ہے اس لئے لازماً اس نے یہاں ایسے بندوبست کر رکھے ہوں گے''...... بارٹن نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور بارٹن دفتر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو آفس میں میک پال کے ساتھ کرنل ہارچ بھی موجود تھا اور وہ دونوں شراب پینے میں مصروف تھے۔

''آؤ آؤ بارٹن۔ تمہارا ہی انتظار ہو رہا تھا''...... میک پال نے اٹھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''شکریہ''...... بارٹن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

''لو شراب پیو''...... میک پال نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے

کہا اور میز پر رکھے ہوئے خالی جام کو سرخ رنگ کی تیز شراب سے بھرنا شروع کر دیا۔

''سوری جناب۔ میں کام کے وقت شراب نہیں پیتا۔ پھر کبھی سہی۔ آپ کا شکریہ''...... بارٹن نے کہا تو میک پال نے ہاتھ روک کر بوتل واپس میز پر رکھ دی۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ اچھا اصول ہے۔ تو بتاؤ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں''...... میک پال نے کہا۔

''آپ کے کلب کی پارکنگ میں اس وقت بھی ایک کار موجود ہے اس کار پر ایک پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران یہاں آیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ وہ ابھی تک یہیں اسی کلب میں موجود ہے۔ وہ ڈارک ہارٹ کا مجرم ہے اس لئے ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کے انچارج ہونے کے ناطے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ اسے ہمارے حوالے کر دیں۔ سپیشل سیکورٹی فورس کے کرنل ہارچ کو کرنل رچرڈسن صاحب نے اسی لئے بھیجا ہے''...... بارٹن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ علی عمران۔ اوہ تو وہ علی عمران تھا۔ میں تو سمجھا تھا کہ وہ کوئی عام سا آدمی ہے ورنہ تو میں اس کا خاص طور پر خیال رکھتا''...... میک پال نے چونک کر کہا۔

''وہ اب کہاں ہے''...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا کیونکہ وہ میک پال کے بات کرنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا

کہ میک پال، عمران کو آسانی سے ان کے حوالے نہ کرے گا۔

"آپ اس سیاہ رنگ کی کار کی بات کر رہے ہیں جو جدید ماڈل کی بی ڈی کار ہے"...... میک پال نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں"...... بارٹن نے جواب دیا۔

"اس کار میں واقعی ایک آدمی آیا تھا۔ لیکن وہ تو خود کو پرنس آف ڈھمپ کہہ رہا تھا"...... میک پال نے کہا اور پھر اس نے عمران سے ملاقات کی ساری تفصیل بتا دی۔

"مجھے بعد میں پتہ چلا کہ وہ پارکنگ سے دوسری سیاہ رنگ کی کار لے کر گیا ہے تو مجھے بے حد حیرانی ہوئی لیکن وہ جو کار لے گیا ہے اس کے بدلے وہ اپنی قیمتی کار چھوڑ گیا تھا اس لئے میں نے اس کا دوبارہ پتہ لگانے کی کوشش نہ کی تھی کہ وہ خود اپنی کار لینے واپس آ جائے گا"...... میک پال نے جواب دیا۔

"اس کار کی کیا تفصیلات ہیں"...... بارٹن نے پوچھا میک پال نے تفصیلات اور رجسٹریشن نمبر بتا دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اس وقت عمران یہاں موجود نہیں ہے"...... بارٹن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بالکل نہیں ہے۔ آپ چاہیں تو بے شک یہاں کی تلاشی لے لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... میک پال نے فراخدلانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ میں اپنے آدمیوں کو تلاشی کا کہہ دوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کے آدمی پورا پورا تعاون کریں گے"...... بارٹن نے کہا۔

"تو کیا تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے"...... اس بار میک پال کا لہجہ قدرے تلخ تھا۔

"سوری مسٹر میک پال۔ آپ کو ناراض ہونے کی ضرورت نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کس حیثیت کے مالک ہیں لیکن یہ معاملہ انتہائی اعلیٰ ترین سطح کا ہے۔ اگر عمران کو جلد سے جلد ہم نے اپنی گرفت میں نہ لیا تو ایکریمیا کو ایسا نقصان پہنچے گا کہ جس کا ازالہ شاید صدیوں تک نہ ہو سکے۔ اس لئے میری مجبوری ہے۔ ریئلی سوری"...... بارٹن نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ایسی بات ہے تو تم اپنی تسلی کر سکتے ہو"۔ میک پال نے کہا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کالبرٹ کو بھیجو میرے آفس میں"...... میک پال نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس باس"...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”نہیں تو تم جانتے ہی ہو گے۔ یہ ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کے انچارج مسٹر بارٹن ہیں۔ ان کے آدمی یہاں کی تلاشی لینا چاہتے ہیں۔تم ان کے آدمیوں سے پورا پورا تعاون کرو گے“...... میک پال نے آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا آنے والا نوجوان کالبرٹ تھا۔

”اوکے۔ باس“...... کالبرٹ نے جواب دیا۔

”آؤ میرے ساتھ“...... بارٹن نے کالبرٹ سے کہا اور اٹھ کر آفس سے باہر آ گیا۔ باہر اس کے تین ساتھی موجود تھے۔

”جیکسن جیسا میں نے کہا ہے ہمیں یہاں کی تلاشی لینی ہے۔ یہ میک پال کا آدمی ہے کالبرٹ۔ یہ تمہارے ساتھ تعاون کرے گا“...... بارٹن نے کہا۔

”لیس باس“......جیکسن نے کہا اور بارٹن واپس مڑ کر آفس میں آ گیا۔ کرنل ہارچ خاموش بیٹھا چسکیاں لے لے کر شراب پینے میں مصروف تھا جیسے وہ آیا ہی اسی کام کے لئے ہو۔

”کیا میں آپ کا فون استعمال کر سکتا ہوں“...... بارٹن نے میک پال سے کہا۔

”ہاں۔ کیوں نہیں“...... میک پال نے کہا اور فون آگے کر دیا۔ بارٹن نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”لیس“...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”بارٹن بول رہا ہوں۔ جیک سے بات کراؤ“...... بارٹن نے

تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”ہیلو باس۔ میں جیک بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ مؤدبانہ تھا۔

”جیک ایک بی ایم ڈبلیو کار کی تفصیلات اور رجسٹریشن نمبر نوٹ کرو“...... بارٹن نے کہا اور پھر اس نے اس سیاہ کار کی وہ ساری تفصیلات بتا دیں جس کے بارے میں میک پال نے اسے بتایا تھا کہ پرنس آف ڈھمپ لے گیا تھا۔

”یہ کار میک پال کے کلب سے عمران لے گیا ہے۔ اس کار کو ہر صورت میں تلاش کرنا ہے“...... بارٹن نے کہا۔

”لیس باس“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”جیسے ہی اس کار کے بارے میں کوئی کلیو ملے مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دینا“...... بارٹن نے کہا۔

”اوکے باس“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارٹن نے رسیور رکھ دیا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور بارٹن کا ساتھی جیکسن اندر داخل ہوا تو بارٹن نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

”عمران یہاں موجود نہیں ہے باس۔ میں نے مکمل اور تفصیلی تلاشی لی ہے“...... جیکسن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔تم باہر رکو میں آرہا ہوں“...... بارٹن نے کہا اور جیکسن سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔

”آپ کا شکریہ۔ آپ نے واقعی تعاون کیا ہے میں کرنل

رچرڈسن صاحب کو خصوصی طور پر اس تعاون کی رپورٹ کروں گا''۔ بارٹن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''انہیں بھی معلوم ہے اور تمہیں بھی معلوم ہے کہ میں اصول پسند آدمی ہوں۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھ سے مہذب انداز میں بات کی ہے''...... میک پال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ اب سپیشل سیکورٹی فورس کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ اب مجھے بھی اجازت''...... کرنل ہارچ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر دونوں ہی میک پال سے مصافحہ کر کے آفس سے باہر آ گئے۔

''شکریہ کرنل ہارچ''...... بارٹن نے باہر آتے ہوئے کہا۔

''اب مجھے اجازت''...... کرنل ہارچ نے کہا اور بارٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر بارٹن سے مصافحہ کر کے وہ اپنی خصوصی کار میں بیٹھ گیا اور اس کی کار تیزی سے مڑی اور آگے بڑھ گئی۔ اس کے ساتھ ہی سپیشل سیکورٹی فورس کے آدمی بھی اپنی اپنی کاروں کی طرف بڑھ گئے کیونکہ کار میں بیٹھنے سے پہلے کرنل ہارچ نے انہیں واپسی کا مخصوص اشارہ کر دیا تھا۔ بارٹن اپنے ساتھیوں سمیت کار میں بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر موجود جیکسن کو واپس ہیڈکوارٹر چلنے کے لئے کہا اور جیکسن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ ابھی وہ ہیڈکوارٹر کے راستے میں ہی تھے کہ اس کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی

کی آواز نکلنے لگی۔

''کار سائیڈ میں کر کے روک دو جیکسن''...... بارٹن نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا اور جیکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بارٹن نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو ہیلو جیک کالنگ۔ اوور''...... بٹن دبتے ہی ٹرانسمیٹر سے جیک کی آواز سنائی دی۔ کار اس دوران سائیڈ پر رک چکی تھی۔

''لیس بارٹن اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... بارٹن نے کہا۔

''باس اس بی ایم ڈبلیو کار کو نواحی علاقے اوٹیو کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے اس کے بعد اس کا پتہ نہیں چلا۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ اوٹیو کی طرف تمام علاقہ لارڈ ہیڈسن کا ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ عمران، لارڈ ہیڈسن کے پاس گیا ہو کیونکہ لارڈ ہیڈسن مشہور بحری اسمگلر ہے۔ اوور''...... جیک نے کہا۔

''اوہ۔ بالکل ایسا ہی ہو گا۔ تمہارا خیال درست ہے۔ تم اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ لارڈ ہیڈسن کے علاقے میں بھی بی ایم ڈبلیو کار کو تلاش کریں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ عمران آگے نکل گیا ہو۔ میں ہیڈکوارٹر آ رہا ہوں اور اس کا بندوبست کرتا ہوں۔ اوور''۔ بارٹن نے کہا۔

''لیس باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارٹن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''باس لارڈ ہیڈسن کے ہیڈکوارٹر پر چھاپہ نہ مارا جائے اس کی تو

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

کوئی سرکاری حیثیت نہیں ہے''...... جیکسن نے کہا۔

''لارڈ ہیڈسن کے ہیڈکوارٹر پر چھاپہ مارنے کے لئے ہمیں باقاعدہ انتظامات کرنے پڑیں گے کیونکہ وہ بہت مضبوط پارٹی ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''لیکن عمران کا لارڈ ہیڈسن کے پاس جانے کا کیا مقصد ہوسکتا ہے''...... جیکسن نے کہا۔

''ایسے لوگ دولت کے لئے کسی کا بھی ساتھ دے سکتے ہیں۔ یہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کو رہائش اور دیگر سہولیات کے لئے ظاہر ہے ایسی ہی کسی پارٹی کی ضرورت ہوسکتی ہے جو انہیں معاوضے کے بدلے ہر قسم کی سہولیات مہیا کر سکے اور لارڈ ہیڈسن ایسے معاملات کا ہی ماہر ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''باس لارڈ ہیڈسن کا ایک خاص آدمی میرا دوست ہے اور وہ اس وقت جوئے کے سینڈیکیٹ کے شکنجے میں بری طرح پھنسا ہوا ہے۔ اگر اسے کچھ رقم دے دی جائے تو وہ ہم سے پورا تعاون کرنے پر رضامند ہو جائے گا''...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے بارٹن کے ایک ساتھی نے کہا۔

''کہاں کام کرتا ہے وہ ہارسن''...... بارٹن نے پیچھے کی طرف مڑتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

''اس کے ہیڈکوارٹر میں۔ ٹرانسمیٹر اور فون کا انچارج ہے''۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے بارٹن کے ساتھی ہارسن نے کہا۔

''اوہ۔ اس سے بات ہوسکتی ہے رقم کی فکر مت کرو''...... بارٹن نے کہا۔

''میں ابھی آپ کے سامنے بات کرتا ہوں''...... ہارسن نے جواب دیا اور بارٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیڈکوارٹر میں پہنچ کر بارٹن، ہارسن کو ساتھ لئے اپنے آفس میں لے آیا۔

''کرو اسے فون۔ لیکن خیال رکھنا کہ بات لیک آؤٹ نہ ہو''...... بارٹن نے کہا۔

''نہیں ہو گی باس''...... ہارسن نے جواب دیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

''لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو''...... بارٹن نے میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ہارسن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ بارٹن خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں تک گھنٹی بجتی رہی پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھایا گیا۔

''یس''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں ہارسن بول رہا ہوں جوگالیا کلب سے۔ ہاورڈ سے بات کراؤ میں اس کا دوست ہوں اور مجھے اس سے ضروری بات کرنی ہے''...... ہارسن نے کہا۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو ہاورڈ بول رہا ہوں ہارسن۔ خیریت کیسے یہاں کال کی

ہے''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

''کیا یہ فون محفوظ ہے۔ میں نے انتہائی اہم بات کرنی ہے۔ تمہارے فائدے کی بات ہے''...... ہارسن نے کہا۔

''اوہ ایک منٹ''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو ہارسن اب کھل کر بات کرو''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا فون پوری طرح محفوظ ہے''...... ہارسن نے کہا۔

''ہاں بالکل محفوظ ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں خود انچارج ہوں لیکن مسئلہ کیا ہے تم اس قدر پراسرار کیوں بن رہے ہو''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''سنو ہاورڈ مجھے معلوم ہے کہ تم اس وقت کراس ون سینڈیکیٹ کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہو اور تم اس سینڈیکیٹ کے مقروض ہو اور اس کا باس کروک تمہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں دے رہا ہے اور اس سلسلے میں تم پر متعدد حملے بھی کرائے جا چکے ہیں۔ جب تک تم کروک کو اس کا قرض واپس نہیں کرو گے اس وقت تک وہ تمہارے سر پر موت بن کر منڈلاتا رہے گا۔ تم نے مجھ سے مدد کی درخواست کی تھی اور دو لاکھ ڈالر مانگے تھے۔ تم چونکہ میرے بہترین دوست ہو اس لئے میں نے تمہاری جان بچانے کے لئے دو لاکھ ڈالر کا بندوبست کر لیا ہے۔

میں جانتا ہوں وہ لوگ کس قدر ظالم ہیں۔ وہ کسی کی مجبوریاں نہیں دیکھتے''...... ہارسن نے کہا۔

''اوہ مگر کیسے۔ اتنی بھاری رقم کا تم نے کیسے بندوبست کیا ہے''...... ہاورڈ نے چونک کر کہا۔

''تمہیں تو معلوم ہے کہ میں بارٹن گروپ میں ہوں''...... ہارسن نے کہا۔

''ہاں۔ مگر''...... ہاورڈ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''سنو ہاورڈ ہماری اطلاع کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ان کا لیڈر عمران تمہارے باس کے ہیڈکوارٹر آئے ہیں اس سلسلے میں اگر تم درست معلومات مہیا کر دو تو تمہیں تمہاری مطلوبہ رقم بھی مل جائے گی اور کسی کو اس بارے میں علم بھی نہ ہو گا''...... ہارسن نے کہا۔

''عمران۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا کہہ رہے ہو یہاں تو ایسے کوئی لوگ نہیں آئے''...... دوسری طرف سے ہاورڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس بارٹن سے بات کرو''...... ہارسن نے رسیور بارٹن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا کیونکہ بارٹن نے اسے رسیور دینے کا اشارہ کیا تھا۔

''ہیلو ہاورڈ۔ میں بارٹن بول رہا ہوں۔ ہارسن نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے تمہارا نام کبھی اور کسی بھی طرح سامنے نہیں آئے گا

اور تمہیں رقم بھی مل جائے گی۔ میک پال کے کلب سے اس کی بی
ایم ڈبلیو کار لے کر عمران تمہارے باس کے پاس ہی گیا ہو گا''۔
بارٹن نے کہا۔

''ہو سکتا ہے جناب کہ وہ باس کے خصوصی آفس گئے ہوں۔
یہاں ہیڈکوارٹر نہیں آئے''...... ہاورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم وہاں سے معلوم نہیں کر سکتے''...... بارٹن نے کہا۔

''کر سکتا ہوں لیکن''...... ہاورڈ نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''کہا تو ہے کہ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا اور ہمیں صرف
معلومات چاہئیں اور بس''...... بارٹن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ دس منٹ بعد دوبارہ کال کریں میں معلوم
کرتا ہوں کہ کیا صورتحال ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بارٹن نے رسیور رکھ دیا۔ پھر دس
منٹ بعد بارٹن نے ہارسن کو اشارہ کیا تو ہارسن نے رسیور اٹھایا اور
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جب ہاورڈ لائن پر آ گیا اور اس
نے ہارسن کے کہنے پر فون محفوظ ہونے کا بتا دیا تو ہارسن نے رسیور
بارٹن کی طرف بڑھا دیا۔

''ہیلو ہاورڈ۔ کیا پتہ چلا''...... بارٹن نے کہا۔

''کیا آپ وعدہ کرتے ہیں کہ دو لاکھ ڈالر بھی دیں گے اور میرا
نام بھی سامنے نہیں آئے گا''...... ہاورڈ نے کہا۔

''دو لاکھ کی بجائے تین لاکھ ڈالر دوں گا اور وعدہ میں پہلے ہی

کر چکا ہوں اور میری عادت ہے کہ اپنا وعدہ ہر حالت میں نبھاتا
ہوں''...... بارٹن نے کہا۔

''باس کے سپیشل پوائنٹ پر ایک عورت اور چار ایکریمی آئے
ہیں اور وہ سب وہاں موجود ہیں''...... ہاورڈ نے جواب دیا۔

''کہاں ہے یہ سپیشل پوائنٹ''...... بارٹن نے پوچھا تو ہاورڈ نے
تفصیل بتا دی۔

''وہاں کس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں''...... بارٹن نے
پوچھا۔

''مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے ویسے کہا جاتا ہے کہ وہاں انتہائی
سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے ہیں''...... ہاورڈ نے جواب دیا۔

''کیا تم ایسے انتظامات کر سکتے ہو کہ ہم وہاں سے ان سب کو
خاموشی کے ساتھ نکال کر لے جائیں اور وہاں کسی کو پتہ بھی نہ چل
سکے''...... بارٹن نے کہا۔

''نہیں جناب۔ اگر وہ ہیڈکوارٹر میں ہوتے تو میں انتظامات کر
لیتا سپیشل پوائنٹ پر تو میں جا بھی نہیں سکتا۔ یہ بات بھی میں نے
وہاں کے ایک آدمی سے بڑے طریقے سے معلوم کی ہے''۔ ہاورڈ
نے جواب دیا۔

''کیا تم اس آدمی سے بات کر کے ہمارے لئے کچھ کر سکتے
ہو''...... بارٹن نے کہا۔

''نہیں۔ اس ان کے پرانے دوست ہیں اور ان سے ظاہر ہے

کسی صورت بھی کچھ معلوم نہیں ہوسکتا اور باس کو اگر معمولی سا بھی شک پڑ گیا تو پھر میں اپنے بچوں سمیت ہلاک کر دیا جاؤں گا۔ وہ ان معاملات میں انتہائی سفاک ترین آدمی ہیں۔ میں تو شاید اتنی بات بھی معلوم کرنے کا رسک نہ لیتا لیکن مجھے رقم کی اشد ضرورت ہے اس لئے مجبور تھا''...... ہاورڈ نے کہا۔

''اوکے۔تم اپنی رقم ہارسن سے وصول کر لینا''...... بارٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''آفس سے تین لاکھ ڈالر لے کر اسے دے دینا۔ یہ شخص پھر بھی کام آ سکتا ہے''...... بارٹن نے ہارسن سے کہا تو ہارسن اٹھ کھڑا ہوا۔

''لیس باس''...... ہارسن نے کہا اور سلام کر کے مڑا اور آفس سے باہر نکل گیا۔ بارٹن نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رافٹ کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''بارٹن بول رہا ہوں۔ رافٹ سے بات کراؤ''...... بارٹن نے کہا۔

''لیس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو رافٹ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''بارٹن بول رہا ہوں رافٹ''...... بارٹن نے کہا۔

''اوہ تم۔ خیریت کیسے آج فون کیا ہے''...... اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بے تکلفانہ ہو گیا تھا۔

''رافٹ تمہارے دوست لارڈ ہیڈسن کے خلاف ایک ایکشن لینا ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''لارڈ ہیڈسن کے خلاف۔ وہ کیوں۔ تمہارا اس سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے''...... رافٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور بارٹن نے اسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

''لارڈ ہیڈسن اس وقت ایکریمیا کے مفادات کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اگر میں اعلیٰ حکام کو بتا دوں تو میرا خیال ہے کہ حکومت اس کے خلاف براہ راست اقدام کرنے سے بھی نہ ہچکچائے گی اور تم سمجھتے ہو کہ ایسی صورت میں لارڈ ہیڈسن کا کیا ہو گا۔ وہ خود بھی مارا جائے گا اور اس کا پورا سینڈیکیٹ بھی تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا''...... بارٹن نے کہا۔

''جو کچھ تم نے کہا ہے ایسی صورت میں تو واقعی ایسا ہوسکتا لیکن تم کیا چاہتے ہو''...... رافٹ نے کہا۔

''اگر تمہارا دوست خاموشی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہمارے حوالے کر دے تو اس کی بچت ہو سکتی ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ وہ حد درجہ ضدی آدمی ہے میں

اسے اچھی طرح جانتا ہوں''...... رافٹ نے جواب دیا۔

''تو پھر مجھے اس کے خلاف حرکت میں آنا پڑے گا۔ ایسی صورت میں تم کوئی گلہ نہیں کرو گے۔ میں نے تمہیں فون بھی اس لئے کیا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے بعد میں شکایت کرنی تھی کہ میں نے تم سے بات کیوں نہیں کی''...... بارٹن نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھ سے بات کر لی۔ اب تم کہاں سے بات کر رہے ہو''...... رافٹ نے کہا۔

''اپنے آفس سے۔ لیکن تم کیا کرنا چاہتے ہو''...... بارٹن نے کہا۔

''میں لارڈ ہیڈسن سے بات کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی تجویز سامنے آ جائے جس میں اس کے اصول بھی نہ ٹوٹیں اور تمہارا کام بھی ہو جائے گا''...... رافٹ نے کہا۔

''لیکن اس طرح وہ انہیں وہاں سے غائب بھی کر سکتا ہے اور ہم ایک بار پھر اندھیرے میں رہ جائیں گے اور یہ بات غلط ہو گی''...... بارٹن نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے پھر کیا کیا جائے''...... رافٹ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''کام تو ہو جائے گا۔ بس تم مجھ سے گلہ نہ کرنا''...... بارٹن نے کہا۔

''کام نہیں ہو گا بارٹن۔ تمہیں لارڈ ہیڈسن کے بارے میں علم

نہیں ہے۔ وہاں پورے ایکریمیا کی فوج بھی پہنچ جائے تب بھی وہ لوگ اس طرح وہاں سے غائب کر دیئے جائیں گے کہ کسی کو علم نہ ہو سکے کیونکہ گا لارڈ ہیڈسن ایسے کاموں کا ماہر ہے''...... رافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کہاں غائب کر دے گا۔ جب فوج کا ہر طرف گھیرا ہو گا''۔ بارٹن نے کہا۔

''تم اس بات کو چھوڑو۔ تم اسے پوری طرح نہیں جانتے میں اسے جانتا ہوں مجھے اس سے بات کرنے دو شاید کوئی اچھا نتیجہ نکل آئے''...... رافٹ نے کہا۔

''چلو ٹھیک ہے۔ کر لو بات۔ لیکن خیال رکھنا کہ اسے معلوم نہ ہو کہ میں نے تم سے یہ بات کی ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''میں سمجھتا ہوں۔ میں حکومت کی بات کروں گا''...... رافٹ نے کہا۔

''میں آفس میں ہی ہوں۔ کب تک مجھے رپورٹ دو گے''۔ بارٹن نے کہا۔

''زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر''...... رافٹ نے جواب دیا۔

''او کے۔ میں انتظار کروں گا''...... بارٹن نے کہا اور پھر کریڈل پر ہاتھ مار کر اس نے رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ آسکر بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''بارٹن بول رہا ہوں آسکر''...... بارٹن نے کہا۔

''اوہ۔ آپ فرمائیں کیا حکم ہے''...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

''لارڈ ہیڈسن کو تو جانتے ہو تم''...... بارٹن نے کہا۔

''ہاں۔ اچھی طرح۔ کیوں کیا ہوا ہے''...... آسکر نے حیران ہو کر پوچھا۔

''اس کے سپیشل پوائنٹ میں پانچ ایکریمی موجود ہیں۔ ان میں ایک عورت اور چار مرد شامل ہیں۔ یہ ایکریمی دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ میرا گروپ بے حد چھوٹا ہے اس لئے میں براہ راست اس کے سپیشل پوائنٹ پر ریڈ نہیں کر سکتا اس لئے دو صورتیں ہیں یا تو ہمارا گروپ وہاں ریڈ کر کے اس ان سب کو زندہ یا مردہ وہاں سے نکال لائے یا پھر میں حکومت کو اطلاع دے دوں اور حکومت فوج کے ذریعے وہاں سے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو نکال لے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میں خود اس عمران کو زندہ یا مردہ حکومت کے حوالے کروں اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے کہ اگر تم کام کرو تو تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ دیا جا سکتا ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''کیا براہ راست ریڈ کرنا ہو گا یا جب یہ لوگ وہاں سے نکلیں

تب ان پر ریڈ کیا جائے''...... آسکر نے پوچھا۔

''جو صورت تمہارے لئے ٹھیک ہو مجھے تو بہرحال وہ سب زندہ یا مردہ چاہئیں''...... بارٹن نے کہا۔

''ٹھیک ہے میں کام لے لیتا ہوں۔ پہلے مجھے چیکنگ کرنی ہو گی کہ وہاں کیا انتظامات ہیں۔ وہاں کا ایک آدمی میرا خاص مخبر ہے اس دوران میں نگرانی کراؤں گا اور پھر جو صورتحال بھی ہو گی ویسا کر لیں گے لیکن معاوضہ کیا دو گے''...... آسکر نے کہا۔

''معاوضہ تمہاری مرضی کا۔ لیکن کام میری مرضی کا اور یقینی''۔ بارٹن نے کہا۔

''او کے۔ پانچ لاکھ ڈالر لوں گا''...... آسکر نے کہا۔

''کام کر لو گے''...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''سو فیصد یقینی''...... آسکر نے جواب دیا۔

''او کے۔ منظور ہے۔ نگرانی کراؤ کہیں وہ انہیں وہاں سے شفٹ نہ کر دے''...... بارٹن نے کہا۔

''تم فکر نہ کرو میرے آدمی بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آتے ہیں''...... آسکر نے کہا۔

''مجھے کب رپورٹ ملے گی''...... بارٹن نے کہا۔

''جیسے ہی کام ہوا تمہیں رپورٹ مل جائے گی''...... آسکر نے جواب دیا۔

''او کے۔ وش یو گڈ لک''...... بارٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے
تھے۔ اسے یقین تھا کہ آسکر کا برق رفتار گروپ جلد ہی عمران اور
اس کے ساتھیوں تک پہنچ جائے گا اور بہت جلد یا تو عمران اور اس
کے ساتھی زندہ اس کے ہاتھ لگ جائیں گے یا وہ ان سب کو
لاشوں میں تبدیل کر دے گا۔

عمران نے بارٹن کا کافی انتظار کیا۔ لیکن وہ نہ آیا تو عمران اپنے
ساتھیوں کو لے کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو اسی
بی ایم ڈبلیو کار میں لئے جا رہا تھا جو اس نے میک بال کے کلب
کی پارکنگ سے اُڑائی تھی۔ عمران کے ذہن میں لارڈ ہیڈسن کا نام
آیا تھا جو اس سلسلے میں اس کی مدد کر سکتا تھا۔ اس کے ذریعے وہ نہ
صرف رہائش گاہ حاصل کر سکتا تھا بلکہ اس کے ذریعے وہ بلیک
ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر سکتا
تھا۔ لارڈ ہیڈسن کا تعلق ایک بگ سنڈیکیٹ سے تھا جس کا تعلق
ایکریمیا کے اعلیٰ حکام سے بھی تھا۔ اس پر بڑی بڑی ایجنسیاں بھی
ہاتھ ڈالنے سے گھبراتی تھیں۔ چونکہ لارڈ ہیڈسن کی سینڈیکیٹ کے
پنجے پورے ایکریمیا میں پھیلے ہوئے تھے اور اس کا براہ راست
رابطہ ایکریمیا کی کئی بڑی ایجنسیوں کے سربراہوں سے تھا اس لئے
اسے یقین تھا کہ اگر لارڈ ہیڈسن اس کے ساتھ تعاون کرنے پر

آمادہ ہو جائے تو اسے بلیک ہارٹ ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں وقت ضائع کرنے کے لئے مزید جوتے نہ گھسانے پڑیں گے۔ اس نے راستے میں فون کر کے لارڈ ہیڈسن سے بات کی تھی جس نے اسے بتایا تھا کہ وہ کورسن میں موجود نہیں ہے۔ البتہ اس نے عمران کو اپنے ایک خاص ساتھی پرائیڈ کا نام بتایا تھا کہ وہ اسے فون کر دیتا ہے ۔ وہ اس سے جا کر مل لے وہ اسے ہر سہولت بہم پہنچا دے گا۔ وہ کل جب واپس کورسن آئے گا تو اس سے ملاقات کر لے گا اس لئے عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ لارڈ ہیڈسن کے بتائے ہوئے پتے پر پہنچ کر اس کے ساتھی پرائیڈ سے ملا جس نے اس کا پرتپاک استقبال کیا اور پھر وہ اسے لے کر ایک رہائش گاہ میں پہنچ گیا۔ اس کے کہنے کے مطابق لارڈ ہیڈسن کا فون آنے اور ان کے کہنے پر اس نے فوراً ان کے لئے رہائش کا بندوبست کر لیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس رہائش گاہ میں چھوڑ کر پرائیڈ، عمران کی لائی ہوئی کار لے کر وہاں سے نکل گیا تھا تاکہ اسے ٹھکانے لگا سکے۔ رہائش گاہ میں ایک کار اور جیپ موجود تھی جو عمران اور کے ساتھیوں کے استعمال کے لئے کافی تھیں۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک بڑے کمرے میں موجود تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ایک کارڈ لیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

''پرنس۔ چیف باس سے بات کریں''...... نوجوان نے فون پیس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اس سے فون

پیس لے لیا اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''لیس۔ پرنس سپیکنگ''...... عمران نے کہا۔

''لارڈ ہیڈسن بول رہا ہوں پرنس۔ کیا آپ لوگ جس بی ایم ڈبلیو کار پر آئے ہیں وہ میک پال کی ہے''...... دوسری طرف سے لارڈ ہیڈسن کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ کیوں''...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میک پال نے اس بارے میں بارٹن کو بتا دیا ہے اور پھر بارٹن کے آدمیوں نے آپ کو اس بی ایم ڈبلیو کار پر میری طرف آتے چیک کر لیا ہے''...... لارڈ ہیڈسن نے کہا۔

''تو پھر''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''میں صرف آپ کو بتا رہا ہوں۔ بارٹن میں خود یہ ہمت نہیں تھی کہ وہ میرے پوائنٹ پر حملہ کرتا اس لئے اس نے یہاں کے ایک اور انتہائی طاقتور گروپ آسکر سے رابطہ کیا ہے تاکہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کو مجھ سے زبردستی حاصل کر سکے لیکن آسکر گروپ میں میرے آدمی بھی ہیں۔ انہوں نے مجھے اطلاع کر دی ہے دوسری طرف بارٹن نے میرے ایک دوست رافٹ سے بات کی ہے اور اسے دھمکی دی ہے کہ وہ ایکریمین فوج کو میرے خلاف حرکت میں لے آئے گا۔ رافٹ نے مجھ سے بات کی تو میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ آپ لوگ میرے پاس ضرور آئے تھے لیکن میں

نے آپ کو اپنے پاس رکھنے سے انکار کر دیا ہے اور آپ لوگ بی ایم ڈبلیو کار پر واپس چلے گئے۔ ادھر آسکر کو میں نے خود فون کر کے اس سے بھی یہی بات کہہ دی ہے کہ آپ لوگ میرے پاس موجود نہیں ہیں اس لئے اگر آسکر نے میرے خلاف کوئی حرکت کی تو میں اس کے پورے سنڈیکیٹ کو تباہ کر کے رکھ دوں گا لیکن اس کے باوجود مجھے شبہ ہے کہ آسکر باز نہیں آئے گا کیونکہ اگر وہ ڈارک ہارٹ کے ساتھ مل کر مجھے یا میرے سنڈیکیٹ کو شکست دے دے تو پھر ایکریمیا میں اس کی چودھراہٹ قائم ہو جائے گی''...... لارڈ ہیڈسن نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تمہارا مطلب ہے کہ ہم اب تمہارے پوائنٹ سے واپس چلے جائیں''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ نو۔ پرنس میں نے یہ بات کب کہی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ میں ایک اصول پسند آدمی ہوں۔ اصولوں کے لئے میں خود تو کیا پورے سنڈیکیٹ کا خاتمہ کرا سکتا ہوں اور پورا ایکریمیا میری اس عادت کو جانتا ہے۔ یہ ساری رپورٹ میں نے اس لئے آپ کو دی ہے کہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہاں کیا کیا ہو رہا ہے۔ باقی وہ بی ایم ڈبلیو کار پرائیڈ نے ٹھکانے لگا دی ہے اس لئے اب وہ کار کسی کو کبھی بھی نہ مل سکے گی۔ اسے یہاں سے قریب ہی ایک پرانی اور گہری جھیل میں ڈبو دیا گیا ہے اور اب وہ کبھی سطح پر نہ آ سکے گی''...... دوسری طرف سے لارڈ ہیڈسن نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اس کے علاوہ میں نے پرائیڈ کے ذریعے تمہیں جو اہم پیغام پہنچایا تھا۔ اس کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ کچھ معلوم ہوا ہے کہ ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر کہاں پر ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس بارے میں بھی میں نے ساری معلومات حاصل کر لی ہیں۔ یہ فون محفوظ ہے لیکن اس کے باوجود میں آپ کو ساری باتیں فون پر نہیں بتاؤں گا۔ میں نے پرائیڈ کو سپیشل ٹرانسمیٹر پر ساری تفصیلات بتا دی ہیں۔ وہ تھوڑی دیر میں آپ کے پاس پہنچ جائے گا اور آپ کو تفصیلات بتا دے گا''...... لارڈ ہیڈسن نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اور کچھ''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ اور کوئی خاص بات نہیں۔ البتہ آپ نے اپنا وعدہ پورا کرنا ہے۔ آپ نے پرائیڈ سے کہا تھا کہ اس کام کے لئے آپ ہمیں تصور سے بھی زیادہ معاوضہ دیں''...... لارڈ ہیڈسن نے کہا۔

''جتنی معلومات ہوئیں تو چیک مل جائے گا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''آپ جانتے ہیں پرنس کہ لارڈ ہیڈسن جو کام کرتا ہے پوری ایمانداری سے کرتا ہے۔ مبہم اور غیر مصدقہ معلومات فراہم کرنے کا سوچتا بھی نہیں اور آپ جیسے قدر دان کو لارڈ ہیڈسن کوئی غلط معلومات فراہم کرے ایسا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ دنیا میں ایک ہی

انسان ہے پرنس آف ڈھمپ جس کے سامنے لارڈ ہیڈسن کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے کیونکہ لارڈ ہیڈسن جانتا ہے کہ پرنس آف ڈھمپ اگر غصے میں آ جائے تو لارڈ ہیڈسن سمیت پورے ایکریمیا سے اس کے سینڈیکیٹ کا صفایا ہوسکتا ہے''...... دوسری طرف سے لارڈ ہیڈسن نے بڑی عاجزی سے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ معاوضہ بتا دو میں اتنی ہی مالیت کا گارنٹڈ چیک پرائیڈ کو دے دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا کام کرنے کے لئے مجھے جگہ جگہ لمبی رقم خرچ کرنی پڑی ہے پرنس تب کہیں جا کر اصل معلومات حاصل ہوئی ہیں بہرحال آپ چونکہ میرے ویل وشر ہیں اس لئے میں آپ سے زیادہ معاوضہ نہیں لوں گا۔ آپ صرف پرائیڈ کو دس لاکھ ڈالر کا گارنٹڈ چیک دے دیں''...... دوسری طرف سے لارڈ ہیڈسن نے بڑے فہمائشی لہجے میں کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا۔

''تھینک یو پرنس۔ ریئلی تھینک یو۔ آپ واقعی انتہائی عظیم اور کھلے دل کے انسان ہیں۔ مجھے آپ کی خدمت کر کے واقعی بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ میرے لائق اور کوئی خدمت ہو تو اس سے بھی مجھے آگاہ کر دیجئے گا میں ہر معاملے میں آپ سے تعاون کرنے کے لئے تیار رہوں گا''...... دوسری طرف سے لارڈ ہیڈسن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ضرورت ہو گی تو میں خود ہی تمہیں کال کر لوں گا۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے فون کا بٹن آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد پرائیڈ اندر داخل ہوا۔

''آپ کی لارڈ صاحب سے بات ہو گئی''...... پرائیڈ نے پوچھا۔

''ہاں۔ ہو گئی ہے۔ لارڈ صاحب کے کہنے کے مطابق تفصیلات تمہیں معلوم ہیں''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ہمیں جو معلومات ملی ہیں۔ ان معلومات کے مطابق ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر کوسگا کے علاقے میں ہے''...... پرائیڈ نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

''کوسگا۔ یہ تو میدانی اور جنگلات سے بھرا ہوا غیر آباد علاقہ ہے جو شاید دارالحکومت سے پانچ سو کلو میٹر دور مشرقی پٹی پر موجود ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں۔ ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر اسی علاقے میں بنایا گیا ہے تاکہ اسے شر پسندوں اور خاص طور پر غیر ملکی ایجنٹوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔ ہیڈ کوارٹر کی عمارت جنگل کے وسط میں ہے اور اس ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے فول پروف انتظامات کئے گئے ہیں۔ جنگل میں وائلڈ فورس تعینات ہے جس کا تعلق ڈارک ہارٹ سے ہی ہے

اور اس جنگل میں پوری جانچ پڑتال کے بعد ہی کسی کو جانے دیا جا سکتا ہے۔ چونکہ اس جنگل میں شکار نام کی کوئی چیز نہیں ہے اور نہ ہی ہے یہ خطرناک جنگلوں میں شمار ہوتا ہے اس لئے لوگ اس جنگل کا رخ نہیں کرتے۔ اس جنگل سے صرف درختوں کو کاٹ کر مختلف شہروں میں بھیجا جاتا ہے درختوں کی کٹائی کا کام مخصوص ٹھیکداروں نے حاصل کر رکھا ہے لیکن وہ بھی جنگل میں موجود وائلڈ فورس کی نگرانی میں درخت کاٹتے ہیں اور پھر ان درختوں کو وائلڈ فورس کی نگرانی میں ہی جنگل سے باہر لے جایا جاتا ہے۔ بہرحال اطلاع کے مطابق اس جنگل پر اس وقت سارا کنٹرول ڈارک ہارٹ اور وائلڈ فورس کا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ جنگل میں موجود ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کو محفوظ رکھنا نہیں ہے بلکہ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کے نیچے ایکریمیا کی ایک بڑی سائنسی لیبارٹری بھی کام کر رہی ہے جو وائلڈ لیبارٹری کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔ اس لیبارٹری میں نئے اور جدید طرز کے میزائلوں پر ریسرچ بھی کی جاتی ہے اور یہاں ٹیسٹنگ کے لئے میزائل بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ اس لیبارٹری کو ایکریمیا میں خصوصی اہمیت حاصل ہے کیونکہ جب تک اس لیبارٹری میں بنائے گئے میزائلوں کا کامیاب تجربہ نہ کر لیا جائے اس وقت تک ان میزائلوں کی تیاری کے لئے فیکٹریز نہیں بنائی جا سکتیں۔ وائلڈ لیبارٹری سے ہر قسم کے ٹیسٹ میزائل تیار کرنے کے بعد ان کی باقاعدہ ٹیسٹنگ کی جاتی ہے اور پھر اسے

بنانے کی اجازت دی جاتی ہے''...... پرائیڈ نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اسی لئے ڈارک ہارٹ کی وائلڈ فورس نے اس جنگل کو اپنا مسکن بنایا ہوا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں اور اس علاقے میں آنے جانے والے تمام راستوں پر بھی وائلڈ فورس نے پکٹنگ کر رکھی ہے۔ جہاں چیکنگ کے سخت ترین انتظامات موجود ہیں۔ وہاں شاید ہی ایسا کوئی راستہ موجود ہو جہاں پر چیکنگ کے سخت ترین انتظامات موجود نہ ہوں۔ اس کے علاوہ جنگل کے چند مخصوص پوائنٹس پر ایئر کرافٹ گنوں اور طیارہ شکن توپوں کے ساتھ میزائل لانچر بھی نصب ہیں تاکہ اگر کسی انجان جہاز یا ہیلی کاپٹر کو اس طرف آتے دیکھا جائے تو اسے راستے میں ہی ہٹ کر دیا جائے''...... پرائیڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کیا تم ہمیں کوسگا پہنچانے کا انتظام کر سکتے ہو''۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ لارڈ صاحب کو معلوم تھا کہ جب آپ کو ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن کا علم ہو گا تو آپ لامحالہ وہاں جانے کے لئے تیار ہو جائیں گے اس لئے لارڈ صاحب کی ہدایات کے مطابق میں نے آپ کو کوسگا پہنچانے کے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں''...... پرائیڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا انتظامات کئے ہیں بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''ابھی تھوڑی دیر بعد ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچ

جائے گا۔ جس میں آپ سب کو میں ایک ویران ساحل پر لے جاؤں گا۔ اس ساحل پر ایک طاقتور لانچ موجود ہو گی۔ اس لانچ کے ذریعے ہم سمندر میں موجود ایک سامان لے جانے والے ایک بحری ٹرالر میں پہنچ جائیں گے اور پھر یہ ٹرالر ہمیں جزیرہ کرامی پہنچا دے گا۔ کرامی پہنچ کر ہم ہر طرح سے محفوظ ہو جائیں گے۔ کرامی سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہم براہ راست کوسگا پہنچ جائیں گے۔ یہ سارا سیٹ اپ میں نے انتہائی سوچ سمجھ کر تیار کیا ہے۔ اس سے ہم راستے میں موجود ایکریمین بحری فوج، ڈارک ہارٹ کے تمام سیکشنوں اور ایسی ہی دوسری تمام رکاوٹوں سے بچ جائیں گے اور کسی کو بھی معلوم ہوئے بغیر خاموشی سے کوسگا پہنچ جائیں گے''۔ پرائیڈ نے جواب دیا۔

''ہمارے ساتھ کون کون جائے گا''...... عمران نے پوچھا۔

''میں خود ساتھ جاؤں گا''...... پرائیڈ نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ تمہارا ساتھ جانا ٹھیک نہیں ہے تم اگر یہاں سے غائب ہو گئے تو بارٹن کو شک پڑ جائے گا۔ ویسے بھی تمہارا نام سامنے آنے کے بعد اب یہ لوگ بحری ناکہ بندی کی طرف خاص توجہ دیں گے''...... عمران نے کہا۔

''آپ میری فکر نہ کریں پرنس۔ میرے خاص آدمی ساتھ ہوں گے اور میری موجودگی کی وجہ سے وہ پوری طرح ہوشیار رہیں گے اس کے علاوہ لانچ اور ٹرالر میں انتہائی جدید ترین اسلحہ بھی موجود ہو

گا۔ اس طرح ہم ہر صورتحال کا مقابلہ کر لیں گے''...... پرائیڈ نے کہا۔

''تو کیا تم ہمیں اس جنگل تک لے جاؤ گے اور اس جنگل کا نام کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں اور اس جنگل کو گرین فیلڈ کہا جاتا ہے اور یہ اسی نام سے مشہور ہے اور وہاں تک آ لے جانے کی ساری ذمہ داری میری ہو گی''...... پرائیڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے پھر ہم نے کب روانہ ہونا ہے''...... عمران نے اثبات میں کہا۔

''بس ایک گھنٹے تک ہیلی کاپٹر پہنچ جائے گا اور پھر ہم روانہ ہو جائیں گے''...... پرائیڈ نے کہا۔

''ہیلی کاپٹر کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ہیلی کاپٹر تو نگرانی کرنے والوں کو نظر آ جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ اس کی آپ فکر نہ کریں۔ ہیلی کاپٹر پہلے مخالف سمت میں سفر کرے گا اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہاں پہنچ جائے گا جہاں لانچ موجود ہو گی''...... پرائیڈ نے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے ہم منتظر ہیں''...... عمران نے کہا اور پرائیڈ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو تفصیلات بتائیں تو سب کے چہروں پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

''ہم چوہوں کی طرح چوہے دان میں پھنس گئے ہیں۔ کہاں رہتا ہے یہ بارٹن میرے ساتھ چلو ہمیں پہلے اس کا خاتمہ کرنا ہو گا''......تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا بارٹن کے ختم ہو جانے سے ڈارک ہارٹ کے سارے سیکشن ختم ہو جائیں گے۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی ہے کہ ڈارک ہارٹ، بارٹن کی کارکردگی پر مکمل اعتماد کئے ہوئے ہے اور بارٹن بھی اپنے کریڈٹ کے چکر میں اس معاملے میں فوج کو استعمال نہیں کر رہا ورنہ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے وہ اپنے تمام سیکشن کو حرکت میں لا سکتا تھا''......عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے بارٹن لامحالہ بحری ناکہ بندی کرنے کی کوشش کرے گا اور اس کے لئے وہ ایکریمین نیوی کو حرکت میں لے آئے گا''......کیپٹن شکیل نے کہا۔

''جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ابھی سے اس معاملے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے''......عمران نے بے نیازانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کو لارڈ ہیڈسن پر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی اعتماد ہے''......صفدر نے کہا۔

''مجھے لارڈ ہیڈسن کی ذہانت پر یقین ہے کہ اس نے بہت سوچ سمجھ کر یہ سارا سیٹ اپ بنایا ہو گا اس کے باوجود بھی اگر کچھ ہوتا ہے تو پھر اس سے نمٹ لیا جائے گا''......عمران نے جواب دیا

اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''عمران صاحب کیا کسی آبدوز کا بندوبست نہیں ہو سکتا''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہو سکتا ہے لیکن وہ آبدوز ایکریمین نیوی کی ہونی چاہئے ورنہ تو شاید ہم ایک انچ بھی آگے نہ بڑھ سکیں''......عمران نے جواب دیا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''اب تم سب جا کر تیار ہو جاؤ۔ اپنے ساتھ میک اپ کٹس بھی رکھ لینا۔ اس کی ہمیں کہیں بھی ضرورت پڑ سکتی ہے''......عمران نے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی بارٹن نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ بارٹن بول رہا ہوں''...... بارٹن نے کہا۔

''رافٹ بول رہا ہوں بارٹن''...... دوسری طرف سے رافٹ کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ کیا ہوا رافٹ۔ مجھے تمہاری کال کا شدت سے انتظار تھا''...... بارٹن نے کہا۔

''میری لارڈ ہیڈسن سے بات ہوئی ہے بارٹن۔ لارڈ ہیڈسن نے مجھے بتایا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پاس آئے تھے۔ وہ اس سے پناہ مانگ رہے تھے لیکن لارڈ ہیڈسن نے انہیں ہر قسم کی پناہ دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ چونکہ ایکریمیا کے مفاد کے خلاف کام کرنے آئے ہیں اس لئے لارڈ ہیڈسن نے اپنے اصول کے مطابق انہیں رکھنے سے انکار کر دیا اور پرنس اور اس کے ساتھی بی ایم ڈبلیو کار لے کر واپس چلے گئے''...... رافٹ

نے کہا۔

''نہیں۔ یہ سچ نہیں ہے۔ وہ غلط کہہ رہا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی لارڈ ہیڈسن کے ساتھ ہی ہیں۔ لارڈ ہیڈسن کے ایک آدمی نے جو اس کے ہیڈکوارٹر میں کام کرتا ہے اس کی تصدیق کی ہے''...... بارٹن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ تمہاری بات درست ہو لیکن اتنا مجھے بھی معلوم ہے کہ لارڈ ہیڈسن کا واقعی یہ اصول ہے کہ وہ ایکریمیا کے مفاد کے خلاف کام نہیں کرتا''...... رافٹ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ معلوم ہو جائے گا۔ بہرحال اب تو تمہارا کوئی گلہ نہیں رہے گا''...... بارٹن نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے جب لارڈ ہیڈسن نے انکار کر دیا ہے تو اگر اب پاکیشیائی ایجنٹ اس کے پاس سے برآمد ہو جاتے ہیں تو پھر کسی گلے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ویسے ایک بات میں پھر کہوں گا کہ لارڈ ہیڈسن کے خلاف حرکت میں آنے سے پہلے ایک بار پھر اس بات کو کنفرم کر لینا''...... رافٹ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ اب میں اتنا بھی احمق نہیں ہوں کہ ویسے ہی اس پر چڑھ دوڑوں گا''...... بارٹن نے جواب دیا۔

''او کے۔ وش یو گڈ لک اینڈ گڈ بائی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارٹن نے بھی گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ ابھی اسے رسیور رکھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور

بارٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ یہ اس کا خصوصی نمبر والا فون تھا۔ اس سے پی اے کا تعلق نہ تھا اور اس نمبر کو بارٹن براہ راست اٹنڈ کیا کرتا تھا۔

''بارٹن بول رہا ہوں''...... بارٹن نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

''آسکر بول رہا ہوں بارٹن''...... دوسری طرف سے آسکر کی آواز سنائی دی اور بارٹن چونک پڑا۔

''ہاں۔ کیا رپورٹ ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''تمہارے آدمیوں کی طرف سے یہ بات لیک آؤٹ ہو گئی ہے کہ تم نے مجھ سے لارڈ ہیڈسن کے سلسلے میں رابطہ کیا ہے چنانچہ اطلاع لارڈ ہیڈسن تک پہنچ گئی۔ لارڈ ہیڈسن نے مجھ سے براہ راست رابطہ کیا اور مجھے بتایا کہ بارٹن کی اطلاع غلط ہے۔ عمران کی اس سے فون پر بات ضرور ہوئی تھی لیکن اس نے اسے واپس کر دیا ہے اور اس کی کسی بھی قسم کی مدد کرنے سے منع کر دیا ہے''۔ آسکر نے کہا۔

''وہ جھوٹ بول رہا ہے ٹھیک ہے اگر تم کام نہیں کر سکتے تو مت کرو اب میں خود اس سلسلے میں براہ راست کام کروں گا''۔ بارٹن نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میری بات تو پوری ہونے دو۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو کہ جب تک میں خود کنفرم نہ ہو جاؤں ایسی باتوں پر یقین نہیں کیا کرتا اور یہ بات تم بھی جانتے ہو کہ جرائم کی دنیا میں اگر لارڈ ہیڈسن کا

کوئی مقابلہ کر سکتا ہے تو وہ صرف آسکر ہے اور جب صورتحال جیسی ہو تو پھر لامحالہ ایک دوسرے کی کارروائیوں سے باخبر رہنا پڑتا ہے۔ میرے آدمی لارڈ ہیڈسن گروپ میں موجود ہیں اور نہ صرف موجود ہیں بلکہ اس کے انتہائی قریبی ساتھی ہیں چنانچہ میں نے رابطہ کیا اور مجھے ابھی ابھی ایک حتمی اطلاع ملی ہے کہ لارڈ ہیڈسن نے عمران اور اسکے ساتھیوں کو انتہائی پراسرار انداز میں کوسگا پہنچانے کا پورا نقشہ تیار کیا ہے اور اس پلان کا علم مجھے ہو گیا ہے۔ یہ اطلاع انتہائی حتمی اور درست ہے''...... آسکر نے کہا۔

''کیا ہے۔ بتاؤ جلدی''...... بارٹن نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''مصدقہ اطلاع ہے اس لئے میرا معاوضہ مجھے ملنا چاہئے اگر میں انہیں گھیر کر اس عمران کو زندہ یا مردہ حاصل نہ کر سکا تو میں نے بہرحال یہ سارا پلان تو ٹریس آؤٹ کر لیا ہے اور اگر یہ پلان ٹریس آؤٹ نہ ہوتا تو تمہیں اور تمہاری ایجنسی ڈارک ہارٹ کے فرشتوں کو بھی معلوم نہ ہو سکتا تھا اور عمران اور اس کے ساتھی ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جاتے''...... آسکر نے کہا۔

''او کے۔ تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ تمہیں ضرور ملے گا۔ وعدہ رہا''...... بارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر سنو۔ لارڈ ہیڈسن کے ساتھی پرائیڈ نے اپنے اڈے سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر پر اٹھایا ہے

اور وہ انہیں ویران ساحلی علاقے رونگو لے گیا ہے جہاں ایک بڑی اور طاقتور لانچ پر یہ لوگ سوار ہوئے ہیں۔ لارڈ ہیڈسن ساتھ نہیں گیا۔ اس کے خاص آدمی ساتھ ہیں۔ یہ لانچ انہیں سمندر میں موجود سامان بردار بحری ٹرالر جس کا نام وائٹ وہیل ہے تک پہنچا دے گی۔ وائٹ وہیل انہیں کرامی لے جائے گا۔ کرامی سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہ لوگ کوسگا پہنچ جائیں گے“...... آسکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا اطلاع ہر لحاظ سے حتمی ہے“...... بارٹن نے کہا۔

”ہاں بالکل۔ سو فیصد حتمی ہے“...... آسکر نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اب میں خود ہی سارا بندوبست کر لوں گا“...... بارٹن نے کہا اور پھر اس نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس پی اے ٹو کرنل رچرڈسن“...... رابطہ ہوتے ہیں دوسرے طرف سے کرنل رچرڈسن کی پی اے کی نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں بارٹن بول رہا ہوں۔ کرنل رچرڈسن صاحب تک ایک انتہائی ضروری اور فوری اطلاع پہنچانی ہے“...... بارٹن نے کہا۔

”او کے۔ ہولڈ آن کریں میں پوچھتی ہوں“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں“...... تھوڑی دیر بعد پی اے کی

آواز سنائی دی۔

”یس“...... بارٹن نے جواب دیا۔

”بات کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو چیف۔ میں بارٹن بول رہا ہوں“...... بارٹن نے کہا۔

”بارٹن کیا ہو رہا ہے۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی اب تک تمہارے قابو میں کیوں نہیں آ رہے ہیں“...... کرنل رچرڈسن نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

”چیف۔ میں مسلسل کام کر رہا ہوں۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں کے ایک بدنام بحری اسمگلر لارڈ ہیڈسن کے اڈے پر گیا تھا۔ ابھی میں اس اڈے کو گھیرنے والا تھا کہ مجھے ان کے فرار ہونے کی نہ صرف اطلاع مل گئی بلکہ ان کا کوسگا تک پہنچنے کا پورا پلان بھی معلوم ہو گیا۔ اس پلان کے تحت عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک ہیلی کاپٹر پر اس لارڈ ہیڈسن کے اڈے سے ایک ویران ساحلی علاقے رونگو لے جایا گیا ہے۔ رونگو سے ایک طاقتور لانچ کے ذریعے یہ لوگ سمندر میں موجود ایک بحری ٹرالر وائٹ وہیل پر پہنچیں گے پھر وائٹ وہیل انہیں جزیرہ کرامی پہنچائے گا۔ جزیرہ کرامی سے یہ لوگ ہیلی کاپٹر کے ذریعے کوسگا پہنچ جائیں گے“...... بارٹن نے آسکر سے ملنے والی اطلاع دوہرا دی۔

”اوہ ویری بیڈ۔ تو انہیں اس بات کا پتہ چل گیا ہے کہ ڈارک ہارٹ کا ہیڈ کوارٹر کوسگا میں ہے“...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف"...... بارٹن نے جواب دیا۔

"حیرت ہے۔ اس قدر باوسائل ہیں یہ لوگ۔ اب اس وقت یہ لوگ کہاں ہیں"...... کرنل رچرڈسن کی آواز سنائی دی۔

"اب تک یہ لوگ بحری ٹرالر میں منتقل ہو چکے ہوں گے اور اب بحری ٹرالر کرامی جزیرے کی طرف جا رہا ہو گا"۔ بارٹن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ٹھیک ہے۔ میں ابھی بحریہ کے ایڈمرل کو کہتا ہوں کہ وہ اس ٹرالر کو گھیر کر اسے میزائلوں سے اڑا دے"...... کرنل رچرڈسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ اس طرح عمران کی لاش بھی نہ مل سکے گی اور جب تک ان کی لاش نہ ملے گی اس وقت تک یہ حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا ہے کہ وہ ہلاک ہوا ہے یا نہیں"...... بارٹن نے جلدی جلدی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔تمہاری بات درست ہے تو کیا تمہارے خیال میں عمران کو ہمیں زندہ پکڑنا چاہئے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"زندہ ہاتھ آجائے تو ٹھیک ورنہ بہرحال اس کی لاش تو ہر حالت میں ملنی چاہئے تاکہ یہ بات کنفرم کی جا سکے کہ ہلاک ہونے والا عمران ہی ہے"...... بارٹن نے کہا۔

"تو پھر تم مجھے خود بتاؤ کہ مجھے ایڈمرل کو کیا حکم دینا چاہئے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"آپ میرے بارے میں ایڈمرل کو بتا دیں اور اسے کہہ دیں کہ وہ میری ہدایات کے تحت کام کریں میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ زندہ یا مردہ عمران کو بہرحال آپ کے سامنے پیش کر دوں گا"...... بارٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ایڈمرل سے بات کرتا ہوں۔تم دس منٹ بعد اسے فون کر لینا اور پھر اس سے باقی تمام معاملات خود ہی طے کر لینا"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... بارٹن نے کہا۔

"اور ان کے سیکنڈ گروپ یا بگ سنیک کے بارے میں کچھ پتہ چلا"...... کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

"نو چیف۔ میرے گروپ ہر طرف اس کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں لیکن ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے دوسرے کسی گروپ یا بگ سنیک کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے عمران نے جان بوجھ کر ہمیں بھٹکانے کے لئے بگ سنیک اور سیکنڈ گروپ کا نام لیا تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اسے اپنے ساتھیوں کو کوسگا لے جانے کیا ضرورت تھی۔ وہ ہمیں دارالحکومت یا دوسرے علاقوں میں رہ کر مسلسل اپنے پیچھے بھگا سکتے تھے"...... بارٹن نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اب تو مجھے بھی یہ عمران کا چکر معلوم ہونا شروع ہو گیا ہے۔ وہ ہے ہی ایسا انسان کہ دوسروں کو ڈاج

دینے کے لئے اسے کھیل کھیلتا رہتا ہے۔ بہرحال میں ایڈمرل سے
بات کرتا ہوں"...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا۔ بارٹن نے بڑی بے چینی سے دس منٹ گزارے اور
پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع
کر دیئے۔

"یس نیوی ہیڈکوارٹر"...... رابطہ ہوتے ہی ایک سخت سی آواز
سنائی دی۔

"ایڈمرل جونگ سے میری بات کراؤ میں ڈارک ہارٹ کے ریڈ
سیکشن کا انچارج بارٹن بول رہا ہوں۔ ابھی کرنل رچرڈسن صاحب
نے میرے بارے میں ایڈمرل صاحب کو بریف کیا ہے"...... بارٹن
نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے اس بار
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو ایڈمرل جونگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک
بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"بارٹن بول رہا ہوں۔ کرنل رچرڈسن صاحب نے آپ کو
میرے بارے میں بریف کیا ہوگا"...... بارٹن نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کریں"...... دوسری طرف سے ایڈمرل نے کہا تو
بارٹن کے چہرے کے اعصاب خوشی سے اس طرح پھڑکنے لگے
جیسے اسے رعشہ ہو گیا ہو۔

"حکم نہیں جناب۔ ہم نے مل کر کام کرنا ہے۔ ایکریمیا کے
مفاد میں"...... بارٹن نے کہا۔

"تھینک یو۔ بہرحال فرمائیں میں کیا تعاون کر سکتا ہوں"۔
ایڈمرل نے کہا۔

"یہاں فون پر تو تفصیلات طے نہیں ہو سکتیں میں آپ کے
آفس آ جاتا ہوں"...... بارٹن نے کہا۔

"تشریف لے آئیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارٹن
نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی
دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی وائٹ وہیل نامی بحری سامان سے لدے ہوئے ٹرالر میں موجود تھے۔ وہ سب ابھی تھوڑی دیر پہلے اس ٹرالر میں منتقل ہوئے تھے۔ ٹرالر میں سامان کے بڑے بڑے کنٹینر موجود تھے۔ ٹرالر کے اندر خفیہ خانے بھی بنے ہوئے تھے جن میں انتہائی جدید ترین اسلحہ موجود تھا اور چھپنے کے لئے خفیہ مقامات بھی۔

ٹرالر کو اس انداز میں تیار کیا گیا تھا کہ وہ بظاہر تو سامان بردار عام سا بحری ٹرالر تھا لیکن درحقیقت وہ ایک چھوٹا سا بحری جنگی جہاز تھا اس کے اندر انتہائی خفیہ انداز میں انتہائی طاقتور اور انتہائی خوفناک میزائل نصب تھے۔ فضائی حملے سے تحفظ کے لئے کمپیوٹرائزڈ ایئر کرافٹ گنیں موجود تھیں جو ایک لمحے کے ہزارہویں حصے میں نمودار ہو کر نشانہ لیتیں اور پھر ٹرالر کی تہہ میں غائب ہو جاتی تھیں۔

ٹرالر کے کیپٹن کا نام سٹارگ تھا اور وہ لارڈ ہیڈسن کا خاص اور بااعتماد ساتھی تھا۔ اس کے علاوہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے

ہمراہ لارڈ ہیڈسن کا دست راست پرائیڈ بھی ٹرالر پر منتقل ہوا تھا اور پھر عمران نے پرائیڈ کے ہمراہ پورے ٹرالر کو چیک کیا تھا اور اس ٹرالر میں موجود تمام خفیہ سسٹمز کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ اس وقت عمران اور پرائیڈ دونوں کیپٹن سٹارگ کے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ عمران کے دوسرے ساتھی نیچے خفیہ تہہ خانے میں تھے۔

''کیپٹن سٹارگ۔ میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں''۔ عمران نے کیپٹن سٹارگ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''ضرور پوچھیں جناب''...... کیپٹن سٹارگ نے کہا۔

''فرض کرو کہ اگر ٹرالر کو نیوی کے جنگی جہاز گھیر لیں تو آپ کس طرح سے اس ٹرالر کا بچاؤ کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ آپ بے فکر رہیں جناب۔ نیوی ویسے تو ٹرالر پر حملہ نہ کرے گی وہ صرف چیکنگ کرے گی اور یہاں سوائے سامان کے کنٹینروں کے انہیں اور کیا ملے گا اور جناب اب جنگی جہازوں سے تو نہیں لڑا جا سکتا۔ یہ سارا سسٹم تو مخالف اسمگلروں کے لئے ہے''...... کیپٹن سٹارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ شاید ایکریمی نیوی کے بارے میں نہیں جانتے۔ ایکریمین نیوی اس چکر میں نہیں پڑا کرتی۔ کوسٹ گارڈز اور انٹی اسمگلنگ سٹاف چیکنگ کرتا ہے اور ان سے ہمارے رابطے پہلے ہی ہوتے ہیں اس لئے سب کچھ صرف رسمی ہوتا ہے۔ ہمیں خطرہ

دراصل مخالف تنظیموں اور گروپوں سے ہوتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کی ساکھ ختم کرنے کے لئے اکثر ایک دوسرے کے ٹرالروں پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ ان سے نمٹنے کے لئے یہاں مناسب بندوبست موجود ہے اس لئے آپ قطعی بے فکر رہیں ہم پر ایکریمین نیوی کے حملے کا کوئی خطرہ موجود نہیں ہے''...... پرائیڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں لارڈ ہیڈسن نے بریف کیا ہے کہ ہم لوگوں کی کیا اہمیت ہے''......عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ صاحبان کو ہر صورت میں ہم نے کوسگا پہنچانا ہے اور ہم پہنچا دیں گے''...... پرائیڈ نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ کہ کیا اس ٹرالر میں کوئی طاقتور لانچ کشتی یا کوئی ایسی چیز موجود ہے جس کی مدد سے اگر ہم چاہیں تو ٹرالر چھوڑ کر اس جزیرے تک پہنچ سکیں''......عمران نے کہا کیونکہ اس کی چھٹی حس بار بار خطرے کا الارم بجا رہی تھی کہ کسی بھی لمحے ٹرالر کو گھیرا جا سکتا ہے اور اگر واقعی ایکریمین نیوی نے ٹرالر کو گھیر لیا تو پھر ان کا بچ نکلنا ناممکن ہو جائے گا۔

ٹرالر کے تمام انتظامات گو بہترین تھے لیکن ظاہر ہے جہاں ڈارک ہارٹ جیسی ایجنسی مقابل ہو وہاں ان انتظامات کی حیثیت سوائے بچوں کے کھلونوں کے اور کیا ہو سکتی تھی اور عمران جانتا تھا

کہ اگر ڈارک ہارٹ تک یہ اطلاع پہنچ گئی کہ وہ کوسگا پہنچ رہے ہیں تو پھر اس پورے سمندر میں ہر طرف ایکریمین جنگی بحری جہاز ہی نظر آئیں گے کیونکہ حقیقی خطرے کو سوائے عمران کے نہ ہی کیپٹن سٹارگ سمجھ پا رہا تھا اور نہ پرائیڈ۔ وہ اسے عام سی سمگلنگ سمجھ رہے تھے۔

''جی ہاں۔ ٹرالر میں لانچ بھی ہے اور حفاظتی کشتیاں بھی ہیں لیکن آپ بے فکر رہیں انہیں استعمال کرنے کی نوبت ہی نہ آئے گی''......کیپٹن سٹارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر ہمارے بارے میں یہ اطلاع ڈارک ہارٹ تک پہنچ گئی کہ اس ٹرالر میں ہمیں لے جایا جا رہا ہے تو پوری ایکریمین نیوی اس ٹرالر کو گھیر سکتی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر ایسا گھیراؤ ہو تو ہم سب کسی لانچ میں فوراً یہاں سے نکل سکتے ہیں یا پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم پیراکی کے لباس پہن کر فوراً سمندر میں کود جائیں اور جب وہ ٹرالر چیک کر کے چلے جائیں تو ہم باہر آ جائیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ٹرالر کی جزیرے تک نگرانی کریں''......عمران نے کہا۔

''اس کی آپ فکر نہ کریں۔ ایسی صورت میں آپ کو پیراکی کے لباس پہنا کر سمندر میں اتار دیا جائے گا۔ اس ٹرالر کے پیندے میں ایک سیکرٹ کیبن ہے۔ آپ پیراکی کے لباس نہ بھی پہنیں تو بھی آکسیجن سلنڈر لگا کر اس کیبن میں چھپ سکتے ہیں۔ آکسیجن

سلینڈرز میں اتنی آکسیجن موجود ہے کہ آپ چار سے پانچ گھنٹوں تک اسے استعمال کر سکتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر ہم آپ کو مزید سلنڈرز بھی فراہم کر سکتے ہیں۔ کیبن میں داخل ہو کر اسے اندر سے لاک کر لیا جائے تو پھر اسے باہر سے کسی بھی صورت میں کھولا نہیں جا سکتا ہے۔ خطرے کی صورت میں وہ کیبن آپ کے لئے بہترین پناہ گاہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کیبن کو سی ہک کہا جاتا ہے جہاں ہم خاص سامان چھپا کر لے جاتے ہیں''...... کیپٹن سٹارگ نے کہا تو عمران نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔

''تو کیا سی ہک اب خالی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہاں سامان موجود ہے لیکن بہرحال وہاں اتنی گنجائش موجود ہے کہ آٹھ دس افراد آسانی سے وہاں چھپ سکتے ہیں''۔ کیپٹن سٹارگ نے کہا۔

''یہاں سے جزیرہ کتنے فاصلے پر ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''طویل سفر ہے۔ ہمیں وہاں تک پہنچنے میں دس بارہ گھنٹے لگ سکتے ہیں''...... کیپٹن سٹارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اگر آپ کو کوئی معمولی سا خطرہ بھی محسوس ہو تو آپ نے فوراً مجھے اطلاع کرنی ہے اور پھر ہم سب آکسیجن سلنڈر لے کر سمندر میں اتر جائیں گے اور سی ہک میں پہنچ جائیں گے''۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب آپ بے فکر رہیں اگر اس کی ضرورت پڑی

تو اس میں چند منٹ لگیں گے۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی''...... کیپٹن سٹارگ نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ان کے کمرے سے باہر نکل کر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا تا کہ انہیں ایمرجنسی کی صورت میں سی ہک میں شفٹ ہونے کے بارے میں بتا سکے۔

بارٹن جزیرہ کرامی میں موجود تھا۔ اس نے بحریہ کے ایڈمرل جونگ کے ساتھ سمندر میں موجود وائٹ وہیل ٹرالر کی چیکنگ کی تھی لیکن اسے وہاں عمران اور اس کے ساتھی کہیں نہ ملے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں نہ پا کر بارٹن پریشان ہو گیا تھا۔ اس نے ٹرالر کے ایک ایک انچ اور ایک ایک حصے کی تلاشی لی تھی لیکن اس ٹرالر میں اسے عمران اور اس کے ساتھی تو کیا ان کے وہاں موجود ہونے کا معمولی سا کلیو بھی نہ مل سکا تھا۔

ٹرالر میں عمران اور اس کے ساتھی موجود نہ تھے اس لئے بھلا بارٹن ٹرالر کے کیپٹن سٹارگ کے خلاف کیا کارروائی کر سکتا تھا اس لئے اس نے ٹرالر کو چھوڑ دیا تھا اور کرامی پہنچ گیا تھا۔ اس کے خیال کے مطابق اس ٹرالر کو کرامی پہنچنا تھا۔ ٹرالر کرامی پہنچ جاتا تو اس کی وہ ایک بار پھر تلاشی لے سکتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ ساحل پر بھی نظر رکھ سکتا تھا کہ عمران اس ٹرالر کی کسی لانچ کے ذریعے اپنے

ساتھیوں کے ساتھ ساحل پر نہ پہنچ جائے۔ کرامی میں اس کا ایک چھوٹا سا ورکنگ آفس تھا جہاں مسلح افراد کی بڑی تعداد موجود تھی۔ ان مسلح افراد کا انچارج جم فاسٹر تھا۔

بارٹن کو چونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سفر کے تمام تفصیلی راستوں کا علم تھا اس لئے وہ جم فاسٹر اور مسلح افراد کو لے کر اس جگہ پہنچ گیا تھا جہاں ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھی کراسگا پہنچنا چاہتے تھے۔ بارٹن نے اس سارے علاقے میں مسلح افراد پھیلا دیئے تھے اور خود جم فاسٹر کے ساتھ واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا تھا۔ اس وقت وہ جم فاسٹر کے ساتھ اس کے آفس میں موجود تھا کہ اسی لمحے ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔

”کیا ہوا“...... جم فاسٹر نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

”ہوگن کے علاقے سے فیٹی کی کال ہے جناب“۔ اس آدمی نے کہا تو جم فاسٹر اور اس کے ساتھ بیٹھا ہوا بارٹن چونک پڑا۔

”فیٹی۔ یہ تمہارا نمبر ٹو ہے نا جسے ہم نے مسلح افراد کے ساتھ ہوگن کے پہاڑی علاقوں پر نظر رکھنے کے لئے چھوڑا ہے“۔ بارٹن نے چونکتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں“...... جم فاسٹر نے جواب دیا۔

”لاؤ میں بات کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ وہاں پہنچ گئے ہوں اور فیٹی اور اس کے ساتھیوں نے انہیں چیک کر لیا ہو“۔ بارٹن

نے کہا تو اس آدمی نے ٹرانسمیٹر اسے دے دیا۔

''ہیلو۔ بارٹن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... بارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

''جناب ہم نے ابھی کچھ دیر پہلے زروم پہاڑی کی طرف ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کو جاتے دیکھا ہے۔ ہیلی کاپٹر پہاڑی کے ساتھ ساتھ اُڑ رہا تھا اور دوسری پہاڑیوں کے گرد چکر کاٹتا ہوا زروم پہاڑی کے پیچھے گیا ہے چونکہ ہم پہاڑی کے اس طرف ہیں اس لئے ہم اس ہیلی کاپٹر کو فالو نہیں کر سکے ہیں کہ وہ زروم پہاڑی کی دوسری طرف کہاں گیا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو بارٹن بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ اوہ۔ تو کیا تم پہاڑی پر چڑھ کر دوسری طرف یہ نہیں دیکھ سکتے کہ ہیلی کاپٹر کہاں ہے۔ اوور''...... بارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

''نو سر۔ پہاڑی خاصی بلند ہے اور سلیٹ کی طرح سیدھی ہے۔ ہم کمندیں لگا کر بھی اس پر نہیں چڑھ سکتے ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے جواب ملا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اور جم فاسٹر وہاں پہنچ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل''...... بارٹن نے کہا اور اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''چلو جم فاسٹر جلدی کرو۔ یہ ہیلی کاپٹر یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کو لینے آیا ہے۔ ہم سے غلطی ہوگئی ہم نے اپنے مسلح افراد کو ہوگن پہاڑیوں کے پاس رکھا ہوا ہے جبکہ عمران اور اس کے

ساتھی زروم پہاڑیوں کی دوسری طرف موجود ہیں۔ ابھی ہیلی کاپٹر وہیں ہو گا۔ چلو۔ ہم جا کر اس ہیلی کاپٹر کو ہی تباہ کر دیتے ہیں''...... بارٹن نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو جم فاسٹر بھی سر ہلا کر اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں تقریباً دوڑتے ہوئے آفس سے نکلے اور تھوڑی ہی دیر میں ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر پر سوار زروم پہاڑی کی طرف اُڑے جا رہے تھے۔

''یہ بات میری سمجھ میں ابھی تک نہیں آئی کہ یہ لوگ ٹرالر میں کہاں چھپے ہوئے تھے۔ آپ نے بتایا ہے کہ آپ نے پورا ٹرالر اور اس کی ایک ایک چیز چیک کر لی تھی''...... جم فاسٹر نے کہا۔

''عمران شیطانی دماغ رکھنے والا آدمی ہے وہ ایسی ایسی باتیں سوچ لیتا ہے کہ جس کا تصور بھی کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ اب دیکھو وہ زروم پہاڑی کی دوسری طرف پہنچ بھی گئے۔ اگر فیٹی نے اس ہیلی کاپٹر کو چیک نہ کیا ہوتا تو ہم ان کے انتظار میں بیٹھے رہ جاتے اور وہ یہاں سے کراسگا پہنچ چکے ہوتے''...... بارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ پہاڑیوں کے قریب پہنچ گئے۔

''پہاڑی کی دوسری طرف بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو''...... بارٹن نے کہا اور جم فاسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد جب انہیں تسلی ہو گئی کہ عمران اور اس کے ساتھ جزیرے پر بے ہوش ہو گئے ہوں گے تو وہ سب ہیلی کاپٹر کو نیچے

لے آئے۔ اس طرف کھلا میدانی علاقہ تھا جہاں پر صرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں لیکن وہاں کوئی انسان موجود نہ تھا۔ ہیلی کاپٹر سے اتر کر وہ اردگرد کے علاقے کی چیکنگ کرنے لگے۔

''یہ۔ یہ ہیلی کاپٹر یہاں اترا ہے۔ ویری بیڈ۔ یہ نشانات بتا رہے ہیں کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہیلی کاپٹر نے یہاں سے پرواز کی ہے''...... اچانک بارٹن نے چیختے ہوئے کہا۔

''پھر تو انہیں آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے''...... جم فاسٹر نے کہا۔

''وہ کیسے''...... بارٹن نے چونک کر پوچھا۔

''ہیڈکوارٹر کال کر کے وہاں سے پوچھا جا سکتا ہے کہ اس وقت فضا میں کتنے ہیلی کاپٹر موجود ہیں اور ان سب کو چاہے وہ فوجی ہوں یا غیر فوجی واپس بلوایا جا سکتا ہے''۔جم فاسٹر نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اگر ایسا ہوسکتا ہے تو ہم یقیناً کامیاب رہیں گے۔ فوراً کال کرو''...... بارٹن نے کہا۔ جم فاسٹر نے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن پریس کر کے کال دینا شروع کر دی۔

''لیس کمانڈر جورڈن اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز ٹرانسمیٹر پر سنائی دی۔

''کمانڈر جورڈن ایکریمیا کے ٹاپ دشمن ایجنٹ جزیرہ کرامی سے کسی فوجی یا غیر فوجی ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر اڑے ہیں اور جزیرے پر موجود نشانات سے محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے چند

منٹ پہلے ہی پرواز کی ہے اس لئے آپ بحیثیت کمانڈر فوری طور پر آرڈر کر دیں کہ کرامی جزیرے سے دوسومیل کے اندر اندر جتنے بھی فوجی یا غیر فوجی ہیلی کاپٹر فضا میں موجود ہوں انہیں واپس کرامی لایا جائے ورنہ یہ ایجنٹ ہاتھوں سے نکل جائیں گے اور اس کی ذمہ داری آپ پر آئے گی۔ اوور''...... جم فاسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

''پہلے میں معلوم تو کر لوں کہ کتنے ہیلی کاپٹر فضا میں موجود ہیں۔ اوور''...... کمانڈر جورڈن نے کہا۔

''جتنے بھی ہوں انہیں واپس بلوائیں۔ یہ ایکریمیا کی سلامتی کا مسئلہ ہے۔ اوور''...... جم فاسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا آپ کے بارے میں مجھے ایڈمرل صاحب کی خصوصی ہدایات مل چکی ہیں اس لئے آپ کے حکم کی تعمیل ہم سب پر فرض ہے۔ اوور''...... کمانڈر جورڈن نے کہا۔

''ہم سب ایکریمین ہیں اس لئے یہ ہم سب کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ اور ہم نیوی ہیڈ کوارٹر پہنچ رہے ہیں اوور اینڈ آل''...... جم فاسٹر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ بارٹن اور جم فاسٹر ہیلی کاپٹر کے ذریعے نیوی ہیڈ کوارٹر واپس پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد انہیں کمانڈر جورڈن کے آفس میں پہنچا دیا گیا۔

''کیا رپورٹ ہے کمانڈر''...... بارٹن نے کہا۔

''جناب چار سو کلومیٹر کے دائرے میں اس وقت گیارہ فوجی اور

چار غیر فوجی ہیلی کاپٹرز پرواز کر رہے تھے جن میں تین ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر ہیں۔ ان سب کو واپسی کا حکم دے دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ حکم بھی دے دیا گیا ہے کہ اب جب تک مزید ہدایات نہ دی جائیں کرامی سے کوئی فوجی یا غیر فوجی ہیلی کاپٹر پرواز نہیں کرے گا''...... کمانڈر جورڈن نے جواب دیا۔

''اب تک کتنے ہیلی کاپٹر واپس پہنچے ہیں''...... بارٹن نے کہا۔

''سب ہی واپس پہنچ چکے ہیں اور ان سب میں موجود فوجی اور غیر فوجی افراد سب کو روک لیا گیا ہے۔ کسی ایک کو بھی ہیلی پیڈ کی عمارت سے باہر نہیں جانے دیا گیا''...... کمانڈر جورڈن نے کہا۔

''گڈ شو۔ آپ واقعی بہترین کمانڈر ہیں۔ میں ایڈمرل صاحب کو آپ کی کارکردگی کی رپورٹ خصوصی طور پر دوں گا''...... بارٹن نے کہا تو کمانڈر جورڈن کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ آپ کا بے حد شکریہ جناب''...... کمانڈر جورڈن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''آئیں ان لوگوں کو آپ چیک کر لیں''...... کمانڈر جورڈن نے کہا اور بارٹن اور جم فاسٹر دونوں اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ جیپ میں سوار ہو کر ہیلی پیڈ کی خصوصی عمارت میں پہنچ گئے۔ وہاں اس وقت چالیس کے قریب افراد موجود تھے جن میں فوجی بھی تھے اور غیر

فوجی بھی۔ بارٹن نے ان سب کا جائزہ لیا لیکن انہیں دیکھتے ہی اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ان میں سے کوئی بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے مخصوص قد وقامت کا آدمی نہ تھا۔

''ان کے علاوہ اور لوگ چلے تو نہیں گئے''...... بارٹن نے کہا۔

''نو سر''...... کمانڈر جورڈن نے کہا۔

''ان میں ہمارے مطلوبہ آدمی نہیں ہیں آپ انہیں جانے دیں''...... بارٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر کمانڈر جورڈن کے حکم پر انہیں جانے کی اجازت مل گئی اور وہ سب اسی طرح جیپ میں سوار ہو کر واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے۔

''وہ لوگ یہاں سے نکل گئے ہیں میرے خیال میں ہمیں کرامی کی بجائے کراسگا جانا چاہئے۔ اب وہ ہمیں وہیں مل سکتے ہیں''...... بارٹن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ کراسگا میں ہمیں کیپٹن جورڈن کو بھی ساتھ لے جانا چاہئے۔ وہاں اس کا بڑا گروپ موجود ہے۔ اس کے ذریعے ہم پورے کراسگا کو چیک کر سکتے ہیں''...... جم فاسٹر نے جواب دیا تو بارٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ہیڈ کوارٹر سے نکل کر دوبارہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے اور ایک گھنٹے بعد وہ کراسگا میں موجود ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو رہے تھے۔ کیپٹن جورڈن بھی ان کے ساتھ آیا تھا۔ وہ بارٹن کی ہدایات پر باہر چلا گیا تا کہ

اپنے ساتھیوں کے ذریعے پورے کراسگا کی چیکنگ کرا سکے۔ ابھی انہیں ہیڈ کوارٹر واپس پہنچے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ بارٹن کا ساتھی تھا۔

''باس میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے''...... آنے والے نوجوان نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا تو بارٹن بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ جم فاسٹر بھی فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کہاں ہے وہ۔ کیسے ٹریس کیا ہے اسے تم نے مارگن''۔ بارٹن نے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

''باس عمران کراسگا میں واقع ہوٹل بلیک پرل کے ہال میں موجود ہے۔ میں نے اسے خود دیکھا ہے''...... آنے والے نوجوان نے جس کا نام مارگن تھا جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو وہ کراسگا پہنچ چکے ہیں۔ کیسے پہچانا ہے تم نے۔ کیا وہ اپنی اصل شکل میں ہیں''...... بارٹن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

''نہیں باس۔ وہ ایکریمین میک اپ میں ہیں لیکن چونکہ میں عمران کو بخوبی جانتا ہوں اس لئے اس کی ایک خاص نشانی اور ایک خاص عادت کا مجھے علم ہے۔ اس کے دائیں کان کی لو پر ایک چھوٹا سا تل ہے جو سرخ رنگ کا ہی اور ایک ستارے کی شکل کا ہے۔ ہوا

یہ کہ میرا دوست جو پہلے ولنگٹن میں رہتا تھا کافی عرصہ پہلے یہاں کرامی میں مستقل طور پر شفٹ ہو گیا تھا۔ وہ مجھے اچانک بازار میں مل گیا اور......'' مارگن نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

''ایک منٹ۔ رک جاؤ۔ پہلے میں مان کا بندوبست کر دوں پھر بات ہو گی''...... بارٹن نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے ایک نمبر پریس کر دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''بارٹن بول رہا ہوں۔ کمانڈر جورڈن سے بات کراؤ۔ فوراً''۔ بارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ آن کریں سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو سر۔ بات کریں''...... چند لمحوں بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''بارٹن بول رہا ہوں''...... بارٹن نے کہا۔

''کمانڈر جورڈن بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کمانڈر جورڈن کی آواز سنائی دی۔

''ہمارے مطلوبہ افراد کراسگا میں داخل ہو چکے ہیں اور ان میں ایک اہم ترین آدمی اس وقت کراسگا کے ایک ہوٹل بلیک پرل میں دیکھا گیا ہے آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر کراسگا کو مکمل طور پر کلوز کر دیں۔ جب تک یہ لوگ پکڑے یا مارے نہ جائیں کسی فوجی

یا غیر فوجی کو کراسگا سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ پلیز فوری آرڈر کر دیں ورنہ یہ شاطر لوگ پھر کسی بھی میک اپ میں نکل جانے میں کامیاب ہو جائیں گے''...... بارٹن نے کہا۔

''لیکن یہ آرڈر کب تک کے لئے ہونا چاہئے لامحدود مدت تک تو علاقے کو کلوز نہیں کیا جا سکتا''...... کمانڈر جورڈن نے جواب دیتے ہوئے۔

''آپ فی الحال چوبیس گھنٹے تک کے لئے حکم جاری کر دیں''...... بارٹن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں حکم دے دیتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارٹن نے رسیور رکھ دیا۔

''جم فاسٹر۔ مقامی پولیس کمشنر سے میری بات کراؤ۔ میں ان لوگوں کو اس انداز میں گھیرنا چاہتا ہوں کہ انہیں آخری لمحے تک اس کا احساس نہ ہو سکے کہ انہیں چیک کر لیا گیا ہے''...... بارٹن نے جم فاسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں پولیس کمشنر کو یہیں نہ بلوا لوں ہیڈ کوارٹر میں تاکہ اطمینان سے بات ہو سکے''...... جم فاسٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے تم اسے لے کر یہاں میرے پاس آفس میں آجاؤ لیکن جلدی آنا''...... بارٹن نے کہا اور جم فاسٹر اٹھا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔

''ہاں اب تم بتاؤ کہ کیا ہوا''...... جم فاسٹر کے باہر جاتے ہی

بارٹن نے نوجوان مارگن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میرا دوست مجھے بازار میں مل گیا تو اس نے مجھے ہوٹل بلیک پرل میں کھانے کی دعوت دی۔ چنانچہ میں وہاں پہنچ گیا۔ ہماری میز کے ساتھ ہی ایک میز پر عمران موجود تھے۔ اس کے ساتھ ایک اور ایکریمین تھا۔ اچانک میں نے عمران کو کان کی لو پر موجود تل کو انگلیوں سے مسلتے دیکھا تو میں چونک پڑا اور پھر جب میں نے ان پر توجہ دی تو وہ واقعی عمران تھا اور اس کا ساتھی اسے ڈاکٹر ایڈورڈ کہہ کر بلا رہا تھا۔ وہی مخصوص قد وقامت۔ وہی تل۔ وہی آواز۔ میں ان دونوں کے درمیان ہونے والی باتیں سننے کی کوشش کی تو کنفرم ہو گیا۔ ویسے وہ عام سی باتیں کر رہے تھے لیکن عمران کا لہجہ ایکریمی تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے دوست سے معذرت کی اور سیدھا یہاں آ گیا''...... مارگن نے کہا۔

''تمہیں معلوم کرنا چاہئے تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں یا کہیں اور سے وہاں آئے ہیں۔ اب اگر ہمارے جانے تک وہ وہاں سے نکل گئے تو پھر''...... بارٹن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے کرسٹ کو بلا کر نگرانی پر لگا دیا ہے پھر میں یہاں آیا ہوں باس''...... مارگن نے کہا تو بارٹن کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''گڈ شو۔ بہرحال اب تم جاؤ اور باقی ساتھیوں کو بھی کال کر

کے وہاں اس انداز میں نگرانی کرو کہ انہیں شک نہ پڑے"۔ بارٹن نے کہا۔

"باس۔ کیوں نہ اسے وہیں ہال میں ہی گولی مار دی جائے۔ کم از کم اس کے فرار ہونے کا خدشہ تو ختم ہو جائے گا"...... مارگن نے کہا۔

"نہیں اگر وہ زندہ ہمارے ہاتھ لگ جاتا ہے تو زیادہ بہتر ہے کہ اس طرح ہم اس سے اس کے دوسرے گروپ کے بارے میں معلوم کر لیں گے لیکن اگر زندہ ہاتھ آنے کی کوئی صورت نظر نہ آئے تو پھر آخری چارہ کار کے تحت انہیں بہرحال گولی مار دی جائے گی"...... بارٹن نے کہا اور مارگن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ لوگ نجانے کس طرح کراسگا پہنچ گئے ہیں"...... بارٹن نے بے چینی سے ٹہلتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جم فاسٹر پولیس چیف کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ پولیس چیف کو یہاں پولیس کمشنر کہا جاتا تھا۔

"یہ پولیس کمشنر جیکب ہیں۔ اور جیکب۔ یہ بارٹن ہیں جن کا تعارف میں پہلے آپ کو کرا چکا ہوں"...... جم فاسٹر نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بارٹن اور پولیس کمشنر کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا اور دونوں نے ہی ایک دوسرے سے انتہائی گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔

"فرمائیں جناب۔ میرے لئے کیا حکم ہے"...... پولیس کمشنر جیکب نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو بارٹن نے اسے مختصر طور پر مشن کے بارے میں بتا دیا۔

"تو آپ کیا چاہتے ہیں"...... پولیس کمشنر نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ذریعے چیکنگ کے بہانے سے اس آدمی کو جس پر عمران ہونے کا شک ہے پولیس ہیڈ کوارٹر لے آیا جائے پھر وہاں چیکنگ کے بعد اگر وہ واقعی عمران ہوا تو ہم اسے کسی بھی فوجی طیارے کے ذریعے آسانی سے واپس ولنگٹن لے جائیں گے"...... بارٹن نے کہا۔

"اس کے ساتھیوں کو بھی لانا ہے"...... پولیس کمشنر نے کہا۔

"ہاں۔ آپ نے سب کو گرفت میں لینا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس وقت تک کوئی غلط حرکت نہیں کریں گے۔ جب تک انہیں یہ یقین نہ ہو جائے کہ آپ ہمارے کہنے پر یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ سب کچھ اس انداز میں کریں جیسے عام پولیس کرتی ہے"...... بارٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی نشاندہی کون کرے گا"...... پولیس کمشنر نے کہا۔

"میرا آدمی۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں کہ عمران اس وقت کہاں ہیں"...... بارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک فکسڈ فریکوئنسی کا چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اس پر چار مختلف رنگوں

کے چھوٹے بٹن موجود تھے۔ بارٹن نے سبز رنگ کا بٹن پریس کیا تو اس پر ایک چھوٹا سا بلب جلنے بجھنے لگا۔

''ہیلو ہیلو۔ بارٹن کالنگ۔ اوور''...... بارٹن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ مارگن اٹنڈنگ یو باس۔ اوور''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جلتا بجھتا بلب مسلسل جلنے لگ گیا۔

''ٹارگٹ کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور''...... بارٹن نے کہا۔

''وہ اسی ہوٹل میں ہے اور ہال میں بیٹھا ہوا ہے جیسے وہ کسی کے انتظار میں ہو۔ اوور''...... مارگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کے دوسرے ساتھیوں کے بارے میں کیا اطلاع ہے۔ اوور''...... بارٹن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں باس۔ میں تو انہیں پہچانتا نہیں ہوں۔ ویسے یہ ہوٹل غیر ملکیوں سے بھرا ہوا ہے۔ اوور''...... مارگن نے کہا۔

''تم خیال رکھنا۔ میں جم فاسٹر کو بھیج رہا ہوں۔ ان کے ساتھ پولیس کمشنر ہوں گے۔ وہ اس ڈاکٹر ایڈورڈ کو پولیس ہیڈ کوارٹر لے جائیں گے تم نے اس کے ساتھیوں کو کسی طرح ٹریس کرنا ہے۔ اوور''...... بارٹن نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... مارگن نے جواب دیا تو بارٹن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

''آپ نے سن لیا کہ وہ ڈاکٹر ایڈورڈ کے نام سے ہوٹل میں موجود ہے۔ جم فاسٹر صاحب آپ کے ساتھ جائیں گے جبکہ میں یہاں سے براہ راست پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤں گا''...... بارٹن نے کہا۔

''آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں''...... پولیس کمشنر نے کہا۔

''نہیں۔ وہ لوگ مجھے اچھی طرح پہچانتے ہیں۔ اس لئے مجھے ہوٹل کے قریب دیکھ کر وہ لوگ چونک پڑیں گے اور پھر وہ اس طرح سے غائب ہو جائیں گے جیسے گدھے کے سر سے سینگ''۔ بارٹن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ ڈاکٹر ایڈورڈ بہرحال پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گا''...... پولیس کمشنر نے ایک طویل سانس لے کر اٹھتے ہوئے کہا۔

''ایک بات کا خیال رکھیں۔ اس ڈاکٹر ایڈورڈ کو کسی صورت بھی فرار نہیں ہونا چاہئے''...... بارٹن نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

''یہاں کراسگا میں پولیس کا مکمل کنٹرول ہے جناب۔ یہاں پولیس کی گرفت سے کسی کی روح بھی نہیں نکل سکتی۔ آپ زندہ انسان کی بات کر رہے ہیں''...... پولیس کمشنر نے فخریہ لہجے میں کہا تو بارٹن نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پولیس کمشنر جیکب نے اس سے ہاتھ ملایا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں اور پرائیڈ سمیت جزیرہ کرامی پر موجود تھا۔ وائٹ وہیل ٹرالر کے گرد جنگی لانچیں آتے دیکھ کر وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر وہ غوطہ خوری کے لباس پہن کر سمندر میں اتر گیا تھا اور ٹرالر کے نیچے بنے ہوئے مخصوص کیبن سی ہک میں پہنچ گیا تھا۔ اپنے ساتھ وہ چند مزید آکسیجن سلنڈر بھی لے گئے تھے تاکہ اگر انہیں دیر تک رکنا پڑے تو انہیں آکسیجن کی کمی محسوس نہ ہو۔ ٹرالر کو گھیر کر اس کی چیکنگ کی گئی تھی۔ ٹرالر میں کیا ہو رہا تھا اس کے بارے میں عمران کو کچھ بھی علم نہ تھا۔ تقریباً دو گھنٹوں تک ٹرالر سمندر میں رکا رہا تھا اور پھر وہ روانہ ہو گیا تو عمران سمجھ گیا کہ ٹرالر کی چیکنگ کرنے والے واپس چلے گئے ہیں تو وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ سی ہک سے نکل کر ٹرالر پر آ گیا۔ پرائیڈ نے اسے بتایا کہ ٹرالر کو نیوی کی دس جنگی لانچوں نے گھیرا تھا اور ٹرالر کے ایک ایک حصے کو نہایت باریکی سے چیک کیا گیا تھا۔ ان کے ساتھ

ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کا انچارج بارٹن بذات خود موجود تھا۔ تمام چیکنگ کے بعد وہ واپس چلے گئے تھے۔ عمران نے ایک ہیلی کاپٹر کو چیک کیا تھا جو بدستور ٹرالر سے دور بلندی پر پرواز کر رہا تھا جسے دیکھ کر عمران کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ اس ٹرالر کی چیکنگ کر رہا ہے۔ وہ چونکہ ٹرالر کے خفیہ راستے سے اوپر آئے تھے اس لئے انہیں اوپر سے نہ چیک کیا جا سکتا تھا۔ عمران نے ٹرالر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ سفر کیا اور پھر رات ہوتے ہی جب اسے بتایا گیا کہ کرامی کا ساحل قریب ہے تو عمران اپنے ساتھیوں کو ایک بار پھر پیراکی کا لباس پہن کر سمندر میں اتر گیا اور پھر وہ سمندر میں تیرتے ہوئے ساحل سے دور ایک ویران علاقے میں پہنچ گئے۔ پرائیڈ بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہ انہیں لے کر اس مخصوص پوائنٹ پر پہنچ گیا جہاں پر انہیں لینے کے لئے ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر پہنچنے والا تھا۔ یہ چھوٹا سا جزیرہ تھا جس پر درختوں کی تعداد تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی البتہ بڑی بڑی جھاڑیاں موجود تھیں۔

”ہیلی کاپٹر کب پہنچے گا یہاں“...... عمران نے پرائیڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ابھی تھوڑی دیر بعد میں ہی پہنچ جائے گا۔ فکر مت کریں۔ پرائیڈ کوئی کام غلط نہیں کرتا“...... پرائیڈ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ ہیلی کاپٹر کیا فوجی ہے“...... عمران نے پوچھا۔

''جی نہیں۔ یہ کرامی میں ایک پرائیویٹ کمپنی کا ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر ہے۔ درپردہ یہ کمپنی اسمگلنگ میں ملوث ہے لیکن بظاہر یہ قانونی کاروبار کرتی ہے۔ ان کے پاس مکمل کاغذات ہوتے ہیں اور راستے میں بھی ان کے ں رابطے ہیں۔ اس لئے کراسگا تک ہمیں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی''...... پرائیڈ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد انہیں دور سے ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر اسی جزیرے کی طرف آتا دکھائی دیا۔

''آپ سب جھاڑیوں کی اوٹ لے لیں۔ چیکنگ کے بعد ہم سب سامنے آئیں گے''...... پرائیڈ نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے بڑی بڑی جھاڑیوں کی اوٹ لے لی۔ اس وقت ان سب نے فوجی یونیفارم پہنی ہوئی تھی پرائیڈ نے جیب سے ٹرنچ فائر کرنے والا پسٹل نکالا اور اسے ہاتھ لے لیا۔ ہیلی کاپٹر واقعی ٹرانسپورٹ تھا اور اس پر کسی کمپنی کا نام اور نشان بھی بنا ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر اس جزیرے کے اوپر آ کر ہوا میں معلق ہو گیا۔ اس کی بڑی لائیٹیں مخصوص انداز میں تین بار جل کر بجھ گئیں تو پرائیڈ نے ہاتھ میں موجود ٹرنچ پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ سرر کی آواز کے ساتھ ہی ایک کیپسول آسمان کی طرف بڑھا اور پھر ہلکے سے دھماکے سے پھٹ گیا اور تیز نیلے رنگ کی چنگاریاں ہوا میں پھیلیں اور پھر غائب ہو گئیں تو ہیلی کاپٹر تیزی سے جزیرے پر اترنے لگا۔

''یہ ہمارا ہیلی کاپٹر ہے''...... پرائیڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس

کے ساتھ ہی عمران سمیت سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر جزیرے پر اتر گیا۔

''چلیں''...... پرائیڈ نے کہا تو ایک ایک کر کے وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے مڑ کر اسی طرف بڑھنے لگا جدھر سے آیا تھا۔

''ہم کراسگا کے قریب آبادی والے علاقے میں جائیں گے۔ وہاں ہم آرام کریں گے اور پھر اس کے بعد ہم مین کراسگا میں داخل ہوں گے''...... پرائیڈ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''وہاں فوری طور پر کوئی چھپنے کی جگہ ہو گی''...... عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے پرائیڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بالکل جناب''...... پرائیڈ نے جواب دیا۔

''ہمارے دشمن ایجنٹ وہاں موجود ہوں گے اور اگر ان کے کانوں میں معمولی بھنک بھی پڑ گئی کہ ہم یہاں موجود ہیں تو وہ پورے علاقے کو گھیر سکتے ہیں''......عمران نے کہا۔

''تو آپ کیا چاہتے ہیں''...... پرائیڈ نے کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ وہاں پہنچنے کے بعد صرف لباس تبدیل کیا جائے۔ میک اپ کیا جائے اور پھر وہاں سے فوری نکلا جائے''...... عمران نے کہا۔

''جیسے آپ حکم کریں گے ویسے ہی ہو گا جناب۔ آپ قطعی بے

فکر رہیں''...... پرائیڈ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر کراسگا کے ایک ویران علاقے میں اتر گیا اور پھر وہ سب پرائیڈ کی رہنمائی میں ہیلی پیڈ سے ایک جیپ میں سوار ہو کر نکلے اور سیدھے ہوٹل بلیک پرل پہنچ گئے۔

''یہ ہوٹل ہمارا خاص اڈہ ہے جناب۔ یہاں آپ ہر لحاظ سے محفوظ رہیں گے''...... پرائیڈ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سب ہوٹل کے خفیہ تہہ خانے میں موجود تھے۔ وہ سب تہہ خانے کے ایک ہال نما کمرے میں آ گئے۔

''یہاں آپ سب کے لئے لباس بھی موجود ہیں جناب اور میک اپ کا جدید ترین سامان بھی۔ آپ لباس وغیرہ تبدیل کر لیں اور مجھے اجازت دیں۔ میں چند ضروری کام نپٹا کر آ جاؤں گا''...... پرائیڈ نے کہا۔ اور پھر اس نے عمران سے اجازت لی اور وہ واپس چلا گیا۔

''لباس تبدیل کر لو اور میک اپ بھی۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہے''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران کے ساتھیوں نے وہاں موجود لباسوں میں سے اپنے اپنے سائز کے لباس لے کر تبدیل کر لئے۔ جولیا نے بھی جینز اور شرٹ پہن لی تھی۔ کیونکہ وہاں اسکرٹ وغیرہ موجود نہ تھے البتہ اس نے شرٹ کے اوپر مردانہ جیکٹ پہن لی تھی پھر عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا نئے سرے سے میک اپ

کیا۔ اب وہ سب لباس اور چہرے کے لحاظ سے اپنے آپ کو مکمل طور پر تبدیل کر چکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہاں موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''......عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''پرائیڈ بول رہا ہوں پرنس۔ ہم بروقت یہاں پہنچے ہیں۔ یہاں کے ملٹری کمانڈر جورڈن نے فضا میں موجود تمام فوجی اور غیر فوجی ہیلی کاپٹر کو واپس بلوایا ہے اور ان میں موجود تمام افراد کو ہیلی پیڈ پر روک لیا گیا ہے۔ اگر ہم یہاں نہ آتے تو لامحالہ ہمیں بھی واپس اتار لیا جاتا''...... پرائیڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ انہیں اطلاع مل گئی تھی کہ ہم کراسگا پہنچ گئے ہیں''......عمران نے کہا۔

''یس پرنس۔ لیکن اب وہ ہمیں یہاں ٹریس نہیں کر سکتے''۔ پرائیڈ نے کہا۔

''کیوں نہیں کر سکتے۔ اگر انہوں نے ہمیں یہاں آنے والے ہیلی کاپٹرز کو چیک کر لیا تو اس طرح تم سامنے آ جاؤ گے''۔ عمران نے کہا۔

''میں میک اپ میں تھا پرنس اور میں نے نام بھی مارٹن رکھا ہوا تھا۔ اب میں اپنی اصل شکل میں آ گیا ہوں اس لئے اب وہ مجھے کسی صورت بھی ٹریس نہیں کر سکتے البتہ جس جیپ میں ہم یہاں

پہنچے ہیں اسے بھی انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اب وہ کسی صورت بھی ہمیں ٹریس نہیں کر سکتے“...... پرائیڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اب یہاں سے نکلنے کا کیا ہو گا“......عمران نے کہا۔

”یہی بات بتانے کے لئے میں نے کال کی ہے کہ فوری طور پر یہاں سے اب نہیں نکلا جا سکتا“...... پرائیڈ نے کہا۔

”اوکے۔ اگر تم سے رابطہ کرنا ہو تو پھر کس طرح کیا جا سکتا ہے“......عمران نے پوچھا۔

”میں وہیں آ رہا ہوں۔ میں آپ کو مخصوص ٹرانسمیٹر دے دوں گا اور آئندہ پروگرام کے لئے کوئی لائحہ عمل بھی بنا لیں گے“۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”تم میری بات مانو عمران۔ بارٹن یہاں موجود ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم بھیگے ہوئے چوہوں کی طرح چھپتے پھریں ہم خود آگے بڑھ کر اس بارٹن کا خاتمہ کر دیں“...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یہ اس کام کا وقت نہیں ہے تنویر۔ حالات بے حد نازک ہیں۔ مجھے کچھ اور سوچنے دو“...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور تنویر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ عمران مسلسل سوچ رہا تھا کہ اسے یہاں سے محفوظ طریقے سے نکلنے اور گرین فیلڈ جنگل میں پہنچنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے لیکن کوئی واضح لائحہ عمل اس کی سمجھ

میں نہ آ رہا تھا۔

”عمران صاحب ایک اور کام بھی تو ہو سکتا ہے“...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”کون سا“......عمران نے پوچھا۔

”اگر ہم پرائیڈ سے کہہ کر رات کے وقت ہیلی کاپٹر منگوا لیں اور پھر گرین فیلڈ جنگل کے اوپر سے گزرتے ہوئے پیرا ٹروپنگ کریں تو ہم آسانی سے گرین فیلڈ جنگل میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد ہمیں گرین فیلڈ جنگل میں موجود ڈارک ہارٹ کی وائلڈ فورس سے ہی لڑنا پڑے گا اور بس“......کیپٹن شکیل نے کہا۔

”گرین فیلڈ جنگل میں ایئر کرافٹ گنیں اور میزائل لانچر نصب ہیں۔ راڈار سے ہیلی کاپٹر سرچ ہوتے ہی وہ ہیلی کاپٹر ہوا میں میزائلوں سے بھی اڑا دیں گے“......عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ واقعی۔ آئی ایم سوری۔ میرا اس طرف خیال ہی نہ گیا تھا“......کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ عمران اسے دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ اس کے قدوقامت اور چلنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ پرائیڈ ہے حالانکہ اس کا چہرہ اور سر کے بالوں کا انداز یکسر بدلا ہوا تھا۔

”اب اس حلیئے میں بھی تمہیں پرائیڈ ہی کہا جائے گا یا پرائیڈ آف پرفارمنس“......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو آنے والا بے

اختیار چونک پڑا۔

''آپ نے مجھے پہچان لیا ہے۔ وہ کیسے۔ حالانکہ جب تک آپ بولے نہیں۔ میں آپ کو نہیں پہچان سکا''...... آنے والا بے اختیار چونک پڑا۔

''پہچاننے والی نظر چاہئے۔ اب تم عورت تو ہو نہیں کہ بغیر میک اپ کے پہچانے نہ جا سکو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ واقعی قیامت کی نظر رکھتے ہیں حالانکہ میرا خیال تھا کہ میں میک اپ میں بے حد ماہر ہوں لیکن آج پہلی بار مجھے احساس ہوا ہے کہ ایسے لوگ بھی موجود جن کے مقابل میں اناڑی ہوں۔ بہرحال میرا اصل نام میکارٹی ہے۔ پرائیڈ میرا کوڈ نام ہے''۔ آنے والے نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

''مزید کچھ تفصیلات''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کمانڈر جورڈن۔ بارٹن اور دوسرے فوجیوں کے ساتھ ہیلی پیڈ پر گیا لیکن پھر سب کو واپس جانے کی اجازت مل گئی لیکن بہرحال اب چیکنگ بے حد سخت کی جا رہی ہے''...... پرائیڈ نے جواب دیا جس کا اصل نام میکارٹی تھا۔

''میرے قدوقامت کا کوئی آدمی مل سکتا ہے یہاں۔ جو میری جگہ عمران کا رول نبھا سکے''...... اچانک عمران نے کہا۔

''ہاں لیکن آپ چاہتے کیا ہیں''...... میکارٹی نے حیران ہو کر

پوچھا۔

''میں دراصل اس بارٹن کے لئے ٹریپ تیار کرنا چاہتا ہوں۔ وہ میرے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اگر عمران کو اسی طرح سامنے لایا جائے تو مجھے یقین ہے کہ وہ انہیں پکڑ کر لے جائے گا اور اگر تمہارے آدمی نے درست طور پر اپنا رول نبھا لیا تو ہمیں بہرحال اتنا موقع مل جائے گا کہ ہم گرین فیلڈ جنگل میں پہنچ جائیں ورنہ یہ بارٹن بھوت کی طرح ہمارے پیچھے لگا رہے گا''...... عمران نے کہا۔

''آپ حکم کریں تو اس بارٹن کو بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے''۔ میکارٹی نے کہا۔

''تم سے زیادہ بہتر انداز میں یہ کام ہم خود بھی کر سکتے ہیں لیکن ہم اس وقت تک بارٹن کو ہلاک نہیں کرنا چاہتے جب تک ہم گرین فیلڈ جنگل نہ پہنچ جائیں۔ ورنہ اسے ہلاک ہوتے ہی ڈارک ہارٹ ہمارے گرد دوسرے تمام سیکشنوں کا جال پھیلا دے گی۔ ابھی بارٹن ان کے اعتماد پر پورا بھی اتر رہا ہے۔ اس لئے بارٹن کی زندگی خود ہمارے لئے فی الحال کارآمد ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن پرنس۔ وہ اس عمران کو دیکھتے ہی ہلاک نہ کر دیں''۔ صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ اکیلا عمران سامنے آیا اس سے اس کے ساتھیوں کا پوچھنے کے لئے اسے زندہ رکھا جا سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میرا چھوڑا ہوا بگ سنیک کا شوشہ کام کر جائے اور وہ عمران سے

بگ سنیک یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سیکنڈ گروپ کے بارے میں معلومات لینے کے لئے اسے زندہ رکھیں۔ زندہ عمران ان کے لئے لاش سے زیادہ کارآمد ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے جیسے آپ چاہیں۔ لارڈ ہیڈسن کا حکم ہے کہ آپ کے ہر حکم کی تعمیل کی جائے''...... میکارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر کیا کوئی ایسا آدمی مل سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ میں اسے یہیں بلوا لیتا ہوں۔ باقی آپ اسے سمجھا دیں''...... میکارٹی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

میکارٹی اٹھ کر ایک طرف پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر رابطہ ہونے پر کسی کو ہدایات دینے کے بعد میکارٹی واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

''اب آپ مجھے اپنا پروگرام تفصیل سے بتا دیں تاکہ میں اس کے مطابق انتظامات کروں''...... میکارٹی نے کہا۔

''ہمارا اصل مقصد گرین فیلڈ جنگل میں موجود ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچنا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جیسے ہی نقلی عمران کی انہیں اطلاع ملے گی وہ سب کچھ بھول کر ان کے پیچھے پڑ جائیں گے اور اس وقت تک جب تک انہیں اصل نقل کا علم ہوگا ہم یہاں سے نکل چکے ہوں گے''...... عمران نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان

میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے میکارٹی کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اسکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگا۔

''باس کی کال ہے۔ میں ابھی آتا ہوں''...... اس نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور میکارٹی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''سارے عجیب وغریب چکر چلانے سے بہتر میرے ذہن میں ایک ترکیب ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کون سی ترکیب''...... عمران نے پوچھا۔

''ہم بارٹن کو مسلسل نظر انداز کر رہے ہیں وہ ڈارک ہارٹ ایجنسی کا نمبر ٹو ہے۔ اگر ہم اسے اپنے قابو میں کر لیں تو آپ کو اپنے ہمشکل کے جھمیلے میں پڑنے کی ضرورت نہیں پڑے گی اور ہم اس کے ذریعے گرین فیلڈ جنگل میں موجود ڈارک ہارٹ ہیڈ کوارٹر میں پہنچ سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''اور کچھ نہیں تو ہم میں سے کوئی بارٹن کا میک اپ کر کے اس کی جگہ لے سکتا ہے اور پھر بارٹن اپنے گروپ کے ساتھ بھی تو کسی ہیلی کاپٹر میں گرین فیلڈ جنگل میں جا سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''گڈ شو۔ یہ واقعی بہترین آئیڈیا ہے۔ بارٹن کے لئے گرین فیلڈ جنگل میں جانے کے لئے تمام راستے کھلے ہوں گے۔ ہم واقعی اس کے ذریعے وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ گڈ شو کیپٹن شکیل۔ ریئلی گڈ شو''...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن ہم نہیں جانتے کہ اس وقت بارٹن کہاں ہو گا''۔ جولیا نے کہا۔

''اسے تلاش کرنا مشکل نہ ہو گا۔ وہ یقیناً ہمارے پیچھے یہاں کراسگا تک پہنچ چکا ہو گا۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل جائے تو ہم وہاں پہنچ کر اسے اٹھا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے میکارٹی واپس اندر آ گیا۔

''باس آپ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ ویسے بھی میں نے رپورٹ دینے کے لئے انہیں کال کرنا تھا اس لئے میں نے انہیں ساری تفصیل سے آگاہ کر دیا ہے''...... میکارٹی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اچھا یہ بتاؤ کہ کیا تم جانتے ہو کہ بارٹن کا یہاں ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نہیں جانتا البتہ ایک آدمی ہے جو یہ بتا سکتا ہے کہ بارٹن کہاں مل سکتا ہے لیکن کیوں۔ آپ بارٹن کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں''...... میکارٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ وہ کون آدمی ہے جو ہمیں

بارٹن کے بارے میں بتا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''باہر میرا ایک آدمی ہے۔ اسے اس آدمی کا نام معلوم ہے جسے بارٹن کے بارے میں پتہ ہو سکتا ہے۔ آئیں میں آپ کی اس سے بات کرا دیتا ہوں''...... میکارٹی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اٹھ کر وہ میکارٹی کے ساتھ باہر چلا گیا۔ اس نے ان سب کو یہیں رکنے کا کہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے ان سب کو ساتھ لیا اور ایک کار میں آ گیا۔ اس نے کار کی ڈگی سے مخصوص اسلحہ نکال کر ان سب کو دے دیا تھا۔

''کیا بتایا ہے اس آدمی نے اور تم ہمیں اسلحہ سمیت کہاں لے جا رہے ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سب پتہ چل جائے گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا پتہ چل جائے گا۔ کچھ ہمیں بتاؤ تو سہی''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بارٹن کا کراسگا میں نہ صرف ہیڈ کوارٹر ہے بلکہ اس کی رہائش گاہ بھی اسی علاقے میں موجود ہے جہاں وہ اپنی بیوی اور ایک بیٹے کے ہمراہ رہتا ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر ونگ ایونیو میں ہے''۔ عمران نے جواب دیا۔

''لیکن کیا ہم براہ راست جا کر بارٹن سے بات چیت کریں گے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

'' تمہارا خیال ہے کہ ریوالور اٹھائے بارٹن کے ہیڈ کوارٹر میں

داخل ہو جائیں گے اور پھر وہاں گولیاں چلیں گی انسانی چیخیں بلند ہوں گی اور اس کے بعد ہم بارٹن کو کاندھے پر اٹھائے وہاں سے نکل آئیں گے اور اس کا میک اپ کر کے ڈارک ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں گے اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم دوسروں کو احمق نہ سمجھا کرو۔ اتنی عقل مجھ میں بھی ہے کہ اس طرح مشن مکمل نہیں ہوتے۔ لیکن تم نے یہ بھی تو نہیں بتایا کہ تم نے مشن مکمل کرنے کے لئے کیا پلان بنایا ہے اور اب کہاں جا رہے ہو۔ تمہیں بتانا چاہئے ہم کٹھ پتلیاں تو نہیں ہیں کہ بس تمہارے ساتھ مارے مارے پھرتے رہیں''...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''تم نہیں۔ مشن مکمل کرنے کے لئے میں تم سب کے ساتھ مارا مارا پھر رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تو بتاؤ کہ آخر اب تم کہاں جا رہے ہو''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہاں ایک میرج بیورو موجود ہے جس کی سجاوٹ ہی سنا ہے اس قدر شاندار ہے کہ بڑے بڑے ضدی بھی وہاں پہنچ کر ضد چھوڑ دیتے ہیں''...... عمران نے کہا تو عقب میں بیٹھا ہوا صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''ضد چھوڑ کر جوتے مارنے شروع کر دیتے ہیں۔ فقرہ تو مکمل

کر لیا کرو''...... تنویر نے کہا۔

''اس لئے تو وہاں جا رہا ہوں تاکہ دیکھ سکوں کہ تم میں جوتے کھانے کی کتنی قوت برداشت ہے''...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا بھی ہنس پڑی۔

''جب تم کوئی بات بتانا نہیں چاہتے تو صاف کہہ دیا کرو اس کی جگہ فضول بکواس کیوں شروع کر دیتے ہو''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آج تک میری سمجھ میں نہیں آیا کہ بکواس اور فضول بکواس میں کیا فرق ہے''...... عمران نے کہا۔

''بکواس تو بکواس ہوتی ہے لیکن جو کچھ تم کہتے ہو اس پر بکواس بھی شرما جاتی ہو گی اس لئے اسے فضول بکواس بلکہ فضول ترین بکواس کہا جاتا ہے''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے''...... صفدر نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

''ہمیں بارٹن کو فوری طور پر کور کرنا ضروری ہے۔ میں اس کی رہائش گاہ جانتا ہوں۔ ہم نے وہاں ریڈ کرنا ہے''...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

پولیس کمشنر اور اس کے ساتھ جانے والے جم فاسٹر نے پورا ہوٹل کھنگال لیا تھا لیکن انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کا کچھ علم نہ ہو سکا تھا۔ ہوٹل میں بارٹن کا جو ساتھی موجود تھا اس کے کہنے کے مطابق عمران ہوٹل کے ہال میں موجود تھا اس کے بعد وہ ہوٹل کے اندر جانے والے راستے کی طرف گیا تھا اور پھر غائب ہو گیا تھا۔ ہوٹل کا چپہ چپہ چھان لینے کے بعد وہ سب واپس آ گئے تھے اور انہوں نے بارٹن کو اپنی ناکامی کی رپورٹ دے دی تھی جسے سن کر بارٹن غصے میں آ گیا تھا اور اس نے اپنے ہی بال نوچنے شروع کر دیئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی بار بار اسے ڈاج دے کر نکل جانے میں کامیاب ہو رہے تھے۔ اس وقت بارٹن کراسگا میں موجود ڈارک ہارٹ کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے پولیس کمشنر سے کہہ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش شروع کرا دی تھی۔ اس کے گروپس بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش میں

لگے ہوئے تھے لیکن اب تک اسے کہیں سے بھی حوصلہ افزاء رپورٹ نہ مل رہی تھی جس سے بارٹن کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔ ابھی وہ بیٹھا عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی بارٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... بارٹن نے سرد لہجے میں کہا۔

''باس آپ کی رہائش گاہ سے آپ کے بیٹے فشر کا فون ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''میرے بیٹے کا فون۔ کیا مطلب''...... بارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''معلوم نہیں۔ آپ بات کر لیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر ایک لمحے کے لئے رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

''ہیلو ڈیڈی۔ میں فشر بول رہا ہوں آپ فوراً گھر آ جائیں ممی کی طبیعت بے حد خراب ہے لیکن وہ ہسپتال بھی فون نہیں کرنے دے رہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ڈیڈی کو بلاؤ فوراً''...... دوسری طرف سے فشر کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا ہے اسے۔ صبح تو اچھی بھلی تھی''...... بارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''معلوم نہیں۔ بس آپ آ جائیں۔ فوراً''......فشر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں''...... بارٹن نے کہا اور رسیور رکھ

کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہو گیا ہے ایلیا کو"...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں اس کی کار اپنی رہائش گاہ کے گیٹ کے سامنے تھی۔ اس نے گیٹ کے پاس کار روکی اور ہارن بجانے لگا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ اپنی رہائش گاہ کے سامنے آ کر تین بار ہارن بجاتا تھا۔ تیسری بار ہارن بجتے ہی گیٹ کھلتا چلا گیا۔ اس نے کار آگے بڑھائی اور پورچ کی طرف لے گیا۔ پھر وہ کار سے اتر کر برآمدے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ عقب سے اس پر کوئی تیزی سے جھپٹ پڑا۔ بارٹن کے حلق سے ایک چیخ سی نکلی اور دوسرے لمحے وہ ہوا میں اچھل کر ایک دھماکے سے نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ پھر جب اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے خود کو اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں رسیوں سے جکڑا ہوا پایا۔ بارٹن کی آنکھوں میں دھند سی چھائی ہوئی تھی لیکن آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی اور پھر اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسی سے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسے اپنے سامنے

ایک مقامی آدمی دکھائی دیا تو وہ چونک پڑا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم اور یہ تم نے مجھے میرے ہی گھر میں کیوں باندھ رکھا ہے"...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اب غور سے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"میں عمران ہوں اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... اس آدمی نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا تو بارٹن کو زور دار جھٹکا لگا۔

"عم عم۔ عمران۔ تم یہاں میرے گھر میں کیا کر رہے ہو"۔ بارٹن نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا میں تم فورس لے کر مسلسل ہمارے پیچھے پڑے ہوئے تھے اور ہمیں کسی ایک جگہ ٹکنے کا موقع ہی نہیں دے رہے تھے۔ یہاں آ کر پتہ چلا کہ یہاں تمہارا گھر ہے اور تمہاری بیوی اور ایک بیٹا بھی ہے تو ہم نے سوچا کہ اس سے اچھی ہمارے لئے بھلا جائے پناہ اور کہاں ہو سکتی ہے چنانچہ ہم نے اپنا بوریا بستر اٹھایا اور یہاں آ گئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بارٹن کے دماغ میں یکلخت زہریلی چیونٹیاں سی رینگنا شروع ہو گئیں۔

"میری رہائش گاہ کا تمہیں پتہ کس نے بتایا"...... بارٹن نے غراتے ہوئے کہا۔

"ڈھونڈنے والے خدا کو بھی ڈھونڈ لیتے ہیں پھر یہ تو تمہاری رہائش گاہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ میری بیوی اور میرا بیٹا کہاں ہے"...... بارٹن نے غراتے ہوئے کہا۔

"ابھی وہ زندہ ہیں اور اگر تم تعاون کرو گے تو وہ زندہ رہیں گے ورنہ......" عمران نے یکلخت سرد لہجہ اپناتے ہوئے کہا تو بارٹن چونک پڑا۔

"ورنہ۔ کیا مطلب ہوا اس ورنہ کا"...... بارٹن نے کہا۔

"ورنہ تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنی بیوی اور پیارے سے بیٹے کی جان سے ہاتھ دھونا پڑیں گے"...... عمران نے کہا تو بارٹن لرز کر رہ گیا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم میرے بیوی اور بیٹے کو ہلاک کر دو گے"...... بارٹن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ظاہر سی بات ہے۔ ہم یہاں مشن مکمل کرنے آئے ہیں اور مشن مکمل کرنے کے لئے ہم کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں بلکہ ہر حد عبور کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا چاہتے ہو"...... بارٹن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم جانتے ہو کہ ہم کیا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر پہنچنا چاہتے ہو تا کہ وہاں سے اینٹی میزائل فارمولا حاصل کر سکو۔ یہی نا"...... بارٹن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن فارمولا ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر میں نہیں ہے"۔ بارٹن نے کہا۔

"تو کہاں ہے فارمولا یہی بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ کرنل رچرڈسن نے اسے اعلیٰ حکام کے حوالے کر دیا تھا"...... بارٹن نے کہا۔

"تمہارے لہجے سے جھوٹ صاف جھلک رہا ہے بارٹن۔ بہتر ہے کہ سچ بتا دو فارمولا کہاں ہے ورنہ......" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں جھوٹ نہیں بول رہا"...... بارٹن نے کہا۔

"سچ بھی نہیں بول رہے"...... عمران نے کہا۔

"میں سچ ہی بول رہا ہوں عمران۔ فارمولا واقعی ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر میں موجود نہیں ہے۔ چیف نے واقعی اسے اعلیٰ حکام کے حوالے کر دیا ہے"...... بارٹن نے سر مارتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے تمہیں ثبوت دینا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کیسا ثبوت"...... بارٹن نے چونک کر پوچھا۔

"تمہیں کرنل رچرڈسن سے بات کرنی ہو گی اور کنفرم کرانا ہو گا کہ واقعی فارمولا اس کے پاس نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کرنل رچرڈسن مجھ سے بات نہیں کرتا۔ اس نے مجھے سختی سے ہدایات دی ہیں کہ جب تک میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک نہ کر لوں اس سے رابطہ نہ کروں"...... بارٹن نے

کہا۔

''میں نے کوشش کی تھی بارٹن تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے لیکن مجھے افسوس کہ تم نے یہ موقع گنوا دیا''...... عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھ پر یقین کرو''...... بارٹن نے کہا۔

''اس کی بیوی کو اٹھا لاؤ یہاں''...... عمران نے پاس بیٹھے ہوئے صفدر سے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا کرنا چاہتے ہو تم''...... بارٹن اپنی بیوی کا سن کر یکلخت بوکھلا سا گیا تھا۔

''تمہارے سامنے اس کی گردن کاٹیں گے۔ اس کی آنکھیں نکالیں گے۔ اس کے جسم کی ہڈیاں توڑیں گے اس کی بوٹی بوٹی الگ کریں گے تو تمہارے منہ سے سچ خود بخود نکل کر باہر آ جائے گا''......عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نن نن۔ نہیں۔ یہ۔ یہ ظلم ہے۔ وہ تو معصوم ہے۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم یقین کرو میں سچ کہہ رہا ہوں''...... بارٹن نے چیختے ہوئے کہا۔

''ابھی سب کچھ سامنے آ جائے گا''...... عمران نے جواب دیا۔

اسی لمحے صفدر ایک عورت کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ اسے کیا ہو گیا ہے''...... بارٹن نے اپنی بیوی ایلیا کو بے حس و حرکت دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

''ڈرو نہیں۔ ابھی یہ صرف بے ہوش ہے''...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس کے کہنے پر ایلیا کو ایک کرسی پر بٹھا کر رسی سے باندھ دیا گیا۔

''مجھ سے قسم لے لو۔ حلف لے لو میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم مجھ پر جو تشدد کرنا چاہو کر لو لیکن میری بیوی کو کچھ نہ کہو''...... بارٹن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ بارٹن کی آواز اور لہجہ ہی بتا رہا تھا کہ اس کی انتہائی قوت برداشت آہستہ آہستہ جواب دیتی جا رہی ہے۔ اس بار عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''جولیا اس کی بیوی کو کو ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے کہا تو جولیا نے ایلیا کے منہ اور ناک ایک ہی ہاتھ سے بند کر دیا اور پھر جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جولیا مڑ کر پیچھے ہٹ گئی۔

''جولیا خنجر نکالو''......عمران نے کہا تو جولیا نے اپنی لیڈیز جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔ اسی لمحے ایلیا بھی ہوش میں آ گئی۔ ایلیا کے چہرے پر حیرت اور خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ تم۔ تم نے تو یہاں آ کر مجھ سے کہا تھا کہ بارٹن کے آدمی ہو اور دشمنوں سے ہماری حفاظت کے لئے یہاں آئے ہو۔ پھر یہ کیا ہے''...... ایلیا نے خوفزدہ اور گھبرائے

ہوئے لہجے میں کہا۔

”تمہارا شوہر ہم سے مسلسل جھوٹ بول رہا ہے۔ میں نے اسے موقع دیا کہ یہ بچ جائے لیکن اس نے موقع گنوا دیا ہے اب دیکھنا تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ کیسے اس خنجر سے علیحدہ کیا جاتا ہے“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ایلیا نے خوف سے چیخنا شروع کر دیا اور اس کا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔

”رک جاؤ۔ کچھ مت کہو میں سچ کہہ رہا ہوں میں نے کچھ نہیں جانتا“...... بارٹن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”جولیا تم تیار ہو“...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر سرد اور سفاک لہجے میں کہا۔

”یس“...... جولیا نے جواب دیا۔

”ایلیا کا سر ایک ہاتھ سے پکڑ لو اور دوسرے ہاتھ میں موجود خنجر اس کی دائیں آنکھ کے اوپر رکھ دو۔ میں صرف پانچ تک گنوں گا جب میں پانچ پر پہنچوں تو تم نے اس کی دائیں آنکھ خنجر سے نکال دینی ہے“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے بڑے سفاکانہ انداز میں ایلیا کے بال مٹھی میں جکڑ لئے اور خنجر اس کی آنکھ کے سامنے کر دیا۔ ایلیا نے بے اختیار چیخ چیخ کر رونا شروع کر دیا۔ عمران نے گنتی شروع کر دی اور بارٹن کی حالت لمحہ بہ لمحہ غیر ہوتی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر پسینہ پھوٹ پڑا تھا۔

”رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ میں بتاتا

ہوں۔ رک جاؤ۔ مجھے گولی مار دو لیکن ان کو کچھ نہ کہو۔ رک جاؤ رک جاؤ“...... ابھی عمران تین تک پہنچا تھا کہ بارٹن حلق کے بل چیخ پڑا۔

”بولتے جاؤ ورنہ میں گنتی جاری رکھوں گا“...... عمران نے پہلے سے زیادہ سفاک لہجے میں کہا۔

”وہ۔ وہ فارمولا فلاورنگ اسکوائر کے خصوصی لاکر روم میں ہے“...... بارٹن نے چیختے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”فلاورنگ اسکوائر کا خصوصی لاکر روم۔ کیا مطلب“...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

”چیف نے حفاظت کے پیش نظر فارمولے کی فلم ہیڈ کوارٹر سے ہٹا کر ڈارک ہارٹ کے خفیہ پوائنٹ فلاورنگ اسکوائر کے ڈبل لاکر میں رکھوا دی تھی تاکہ وہاں محفوظ رہے“...... بارٹن بے اختیار پھٹ پڑا۔

”کون انچارج ہے وہاں کا“...... عمران نے پوچھا۔

”ایلن مارک انچارج ہے۔ ایلن مارک“...... بارٹن نے جواب دیا۔

”فارمولا وہاں کس لاکر میں ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”لاکر نمبر چار سو دس۔ تم وہاں سے مائیکرو فلم لے جاؤ لیکن فشر اور ایلیا کو کچھ نہ کہو میں تمہارا مجرم ہوں مجھے گولی مار دو“...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''جولیا ہٹ جاؤ''...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے ایلیا کے بال چھوڑ دیئے اور پیچھے ہٹ گئی۔

''سنو بارٹن اب بھی وقت ہے کہ تم اپنی جان بچا لو اور اپنا عہدہ بھی۔ میں تمہارے ساتھ رعایت کر سکتا ہوں کہ اگر تم اپنے آدمی ایلن مارک کو کہہ دو کہ وہ فارمولا مجھے دے دے تو میں فارمولا لے کر اسے ختم کر دوں گا۔ اس لئے تمہارا نام سامنے نہ آئے گا ورنہ دوسری صورت میں تم جانتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو گا''...... عمران نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

''میں تیار ہوں۔ فار گاڈ سیک مجھے چھوڑ دو۔ میں فارمولا حاصل کرنے میں تمہاری مدد کروں گا''...... بارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا نمبر ہے تمہارے آدمی ایلن مارک کا''...... عمران نے ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہا تو بارٹن نے نمبر بتا دیئے۔

''عمران نے وہ نمبر پریس کئے اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن آن کر کے اس نے رسیور صفدر کی طرف بڑھا دیا۔ صفدر نے آگے بڑھ کر رسیور اور فون اٹھایا اور پھر رسیور بارٹن کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''فلاورنگ اسکوائر''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''بارٹن بول رہا ہوں ایلن مارک''...... بارٹن نے کہا۔

''اوہ آپ''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اچھا سنو۔ عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچ چکے ہیں۔ وہ بہت جلد ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنے والے ہیں۔ اس لئے چیف نے حکم دیا ہے کہ اینٹی فارمولا فوری طور پر فلاورنگ اسکوائر سے ہٹا لیا جائے اور کسی دوسری جگہ شفٹ کر دیا جائے اور اگر کوئی بھی تم سے پوچھے تو تم نے اس کی یہاں آمد اور موجودگی سے قطعی انکار کر دینا ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''یس باس۔ جیسے آپ کا حکم''...... ایلن مارک نے جوب دیتے ہوئے کہا۔

''تم ایسا کرو کہ لاکر سے مائیکرو فلم نکالو اور اسے لے کر قریبی ففتھ اسکوائر کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ میں پہنچا دو۔ وہاں میرا خاص آدمی شوانگر موجود ہو گا تم مائیکرو فلم اس کے حوالے کر کے وہیں رک جانا۔ میں وہاں آ کر تمہیں خود ہدایات دوں گا کہ تمہیں کیا کرنا ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''یس باس حکم کی تعمیل ہو گی''...... ایلن مارک نے جواب دیا اور بارٹن کے سر کے اشارے پر صفدر نے رسیور ہٹایا اور کریڈل دبا دیا۔

''اب شوانگر کا نمبر بتاؤ تا کہ تمہاری شوانگر سے بات کرائی جا سکے اور پھر ہم جا کر شوانگر سے مائیکرو فلم وصول کر لیں گے اور ہاں

شوانگر سے کوئی کوڈ مقرر کر لینا''...... عمران نے کہا تو بارٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ساتھ ہی اس نے ایک اور نمبر بتا دیا۔ صفدر نے فون پیس کو کرسی پر رکھا اور پھر بارٹن کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ صفدر نے کرسی اٹھا کر بارٹن کی کرسی کے قریب رکھی اور پھر فون پیس کو وہیں کرسی پر ہی رہنے دیا اور رسیور بارٹن کے کان سے لگا دیا۔ اسی لمحے دوسری طرف سے رسیور اٹھانے کی آواز سنائی دی۔

''شوانگر بول رہا ہوں''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''بارٹن بول رہا ہوں شوانگر''...... بارٹن نے کہا۔

''اوہ۔ یس باس''...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

''شوانگر فلاورنگ اسکوائر کا چیف ایلن مارک ایک مائیکروفلم لے کر تمہارے پاس پہنچ رہا ہے۔ جیسے ہی وہ تمہیں مائیکروفلم دے تم نے اسے آف کر دینا ہے اور اس کی لاش برقی بھٹی میں جلا کر بھسم کر دینا۔ اس کے بعد میرے خاص آدمی تمہارے پاس پہنچیں گے اور وہ مائیکروفلم اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ کوڈ ذہن میں بٹھا لو۔ آنے والے ریڈ ڈارک کہیں گے جبکہ تم نے جواب میں ڈارک آئی کہنا ہے پھر آنے والے بلیو ہاک کہیں گے اور کوڈ مکمل ہو جائے گا۔ پھر تم نے اس مائیکروفلم کو ان کے حوالے کر دینا ہے اور اس کے بعد تم نے یہ پوائنٹ لاک کر کے خود اپنے پرانے پوائنٹ پر

چلے جانا ہے۔ سمجھ گئے ہو''...... بارٹن نے کہا۔

''یس باس۔ سمجھ گیا ہوں''...... شوانگر نے جواب دیا اور بارٹن نے اوکے کہہ دیا تو صفدر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''صفدر میرے ساتھ آؤ''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر کمرے سے باہر آ گیا۔ صفدر اس کے پیچھے تھا۔ باہر برآمدے میں پہنچ کر عمران رک گیا۔

''تم تنویر کو ساتھ لے جاؤ اور شوانگر سے مائیکروفلم کو وصول کر کے روز کالونی کی کوٹھی نمبر سات بلاک ڈی پر جانا وہاں جیراٹ موجود ہو گا اس نے وہاں ایک پرائیویٹ کلب بنایا ہوا ہے جس کا نام جیراٹ کلب ہی ہے۔ اسے تم نے پرنس آف ڈھمپ کا حوالہ دینا ہے۔ میں اسے یہاں سے فون پر ہدایات دے دوں گا وہ مائیکروفلم کو اپنے پاس رکھ لے گا تم نے بھی وہیں رہنا ہے اور پھر فون پر مجھے اطلاع دینی ہے میں تمہاری طرف سے اطلاع ملتے ہی جولیا اور کیپٹن شکیل سمیت وہاں پہنچ جاؤں گا''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اندر سے فون سیٹ لے آؤ اور کمرے میں رکھ دو تاکہ میں جیراٹ سے بات کر لوں''...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا مڑا اور اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں سب لوگ موجود تھے۔ صفدر جب وہاں سے فون پیس اٹھائے باہر آیا تو تنویر اس کے پیچھے باہر آ گیا۔

’’تم دونوں جاؤ تمام کام انتہائی احتیاط سے کرنا‘‘...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے تنویر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے فون پیس اس کے ہاتھ سے لے لیا تھا۔ پھر کونے والے کمرے میں پہنچ کر عمران نے فون کو مخصوص پوائنٹ پر فکس کیا اور رسیور اٹھا کر ٹون چیک کی۔ ٹون موجود تھی اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’جیراٹ کلب‘‘...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

’’پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ جیراٹ سے بات کراؤ‘‘...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

’’ہولڈ کرو‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ پھر ایک لمحے کے لئے رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

’’جیراٹ بول رہا ہوں‘‘...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

’’جیراٹ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں‘‘...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

’’اوہ۔ پرنس تم۔ کہاں سے بول رہے ہو‘‘...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

’’میں یہاں کراسگا سے ہی بول رہا ہوں۔ ایک اہم امانت

تمہارے پاس رکھوانی ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ایک کیا۔ تم جتنی بولو اتنی امانتیں رکھنے کے لئے تیار ہوں پرنس‘‘...... جیراٹ کی بے حد تکلفانہ آواز سنائی دی۔

’’میرے دو آدمی ایک مائیکرو فلم لے کر تمہارے پاس پہنچیں گے۔ وہ میرا نام لیں گے تم نے اس مائیکرو فلم کو انتہائی حفاظت سے رکھنا ہے۔ پھر میرے آدمیوں کو فون کال کرنے دینا اس کے بعد میں خود وہاں پہنچ جاؤں گا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ٹھیک ہے‘‘...... دوسری طرف سے جیراٹ نے کہا تو عمران نے رسیور رکھا اور پھر فون پیس کی تار کو ساکٹ سے علیحدہ کیا اور فون پیس اٹھائے وہ دوبارہ اسی کمرے میں پہنچ گیا جہاں کیپٹن شکیل اور جولیا موجود تھے جبکہ بارٹن اور ایلیا دونوں اسی طرح بندھے ہوئے بیٹھے تھے۔

’’ان دونوں کو آزاد کر دو‘‘...... بارٹن نے عمران سے کہا۔

’’ابھی تھوڑی دیر بعد تم تینوں ہی آزاد ہو جاؤ گے۔ فکر مت کرو‘‘...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور بارٹن خاموش ہو گیا۔ عمران نے کنکشن ساکٹ سے جوڑ دیا تھا پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

’’یس‘‘...... عمران نے کہا۔

’’میکراتھ بول رہا ہوں‘‘...... دوسری طرف سے جواب ملا اور

عمران سمجھ گیا کہ صفدر بول رہا ہوں۔

''کیا پوزیشن ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''آل از اوکے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ ہم پہنچ رہے ہیں''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اوکے بارٹن۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اپنے آپ کو کس طرح محفوظ رکھتے ہو اگر تم یا تمہارے آدمیوں نے زبان کھول دی تو پھر تمہارا جو انجام ہوگا وہ تم خود بہتر سمجھ سکتے ہو''...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے بارٹن کی کنپٹی پر پڑا اور بارٹن کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کی گردن سائیڈ میں ڈھلک گئی۔ ایلیا نے ایک بار پھر چیخنا شروع کر دیا۔

''خاموش ہو جاؤ ورنہ''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو وہ دونوں سہم کر خاموش ہو گئیں۔

''اسے کھول دو''...... عمران نے کیپٹن شکیل نے مخاطب ہو کر بارٹن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل خاموشی سے آگے بڑھا اور اس نے بارٹن کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔

''ابھی یہ ہوش میں آجائے گا اور پھر یہ خود ہی تمہیں کھول دے گا لیکن اگر تم نے چیخ و پکار کی تو پھر بارٹن کا نہ صرف عہدہ بلکہ اس کی زندگی بھی ختم ہو جائے گی''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور

تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی مڑی اور کمرے سے باہر آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل بھی باہر آ گیا۔

''آؤ اب ہمیں ٹیکسی استعمال کرنا ہو گی''...... عمران نے کہا اور تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ بہرحال وہ مائیکرو فلم اپنی تحویل میں لینے میں کامیاب ہو گیا تھا اور اسے مشن مکمل کرنے کے لئے گرین فیلڈ جنگل میں نہ جانا پڑا تھا۔ اس لئے وہ بے حد مطمئن تھا کہ وہ جس مشن کے لئے آیا تھا وہ مکمل ہو چکا تھا۔

جیرٹ کلب ایک بڑی اور چار منزلہ عمارت تھی اور خاصے وسیع رقبے میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے باہر ایک جہازی سائز کا نیون سائن بھی موجود تھا جس پر جیرٹ کلب کے الفاظ جل بجھ رہے تھے۔ کرنل رچرڈسن اپنی سرکاری کار میں تھا اس کے ساتھ سپیشل فورس کی دو کاریں بھی تھیں۔ وہ عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھے جبکہ بارٹن ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر موجود تھا۔

کرنل رچرڈسن نے اپنے آفس میں پہلے بارٹن کی ساری باتیں سنی تھیں کہ کس طرح عمران نے اسے فلاورنگ اسکوائر کے خصوصی لاکر روم سے فارمولے کی فلم حاصل کرنے پر مجبور کیا تھا۔ اس کے بعد اس نے بارٹن کے فون سسٹم سے خفیہ منسلک ریکارڈر سے عمران اور جیرٹ کی ساری باتیں سنی تھیں جس کا ٹیپ بارٹن اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ ساری تفصیل سن کر کرنل رچرڈسن، بارٹن کے ساتھ جیرٹ کلب پہنچ گیا۔

”کار اندر لے جاؤ“...... بارٹن نے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے کار جیرٹ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ سے اندر موڑ دی اور پھر اسے کلب کے مین گیٹ کے سامنے لے جا کر روک دیا۔ ان کی کار کے پیچھے سپیشل فورس کی دونوں کاریں بھی رک گئیں اور پھر ان کے پیچھے بارٹن کے آدمیوں کی ایک کار بھی رک گئی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے گیٹ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا باہر آ گیا۔

”سر میرا نام جیرٹ ہے میں یہاں کا منیجر ہوں۔ آپ نے کیسے یہاں آنے کی تکلیف کی۔ مجھے کال کر لینا تھا“...... اس آدمی نے آگے بڑھ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کرنل رچرڈسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کیا تم مجھے پہچانتے ہو“...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

”یس سر۔ آپ انتہائی اہم ترین شخصیت ہیں“...... جیرٹ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اوکے آؤ ہمارے ساتھ“...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

”یس سر“...... جیرٹ نے کہا اور اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر خود ہی شیشے کا گیٹ کھول دیا۔ پھر کرنل رچرڈسن اور اس کے بعد بارٹن اندر داخل ہوئے تو ان کے پیچھے جیرٹ بھی اندر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے وسیع کمرے

میں پہنچ گئے۔

''تشریف رکھیں جناب اور حکم فرمائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے''...... جیرٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''دیکھو جیرٹ تم کلب کے مالک ہو اور تمہارا اور تمہارے کلب کا بے حد شہرہ ہے لیکن تم پاکیشیائی ایجنٹوں کا اس طرح ساتھ دو گے اور ان کی مدد کرو گے تو یہ غلط بات ہے۔ عمران نے تمہارے پاس ایک مائیکروفلم امانت رکھوائی تھی۔ وہ فلم ہمارے لئے بے حد اہمیت کی حامل ہے میں تم سے وہ مائیکروفلم لینے آیا ہوں اور اس کی اہمیت تم اس بات سے سمجھ سکتے ہو کہ اسے لینے کے لئے مجھے خود یہاں آنا پڑا ہے۔ کہاں ہیں وہ''...... کرنل رچرڈسن نے سرد لہجے میں کہا۔

''کس مائیکروفلم اور کس عمران کی بات کر رہے ہیں سر۔ سر ایسی تو کوئی شخصیت نہ یہاں آئی ہے اور نہ موجود ہے سر۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں اور نہ ہی میرے پاس کسی نے مائیکروفلم امانت رکھوائی ہے''...... جیرٹ نے جواب دیا۔

''میرے پاس اس گفتگو کا ٹیپ موجود ہے جس میں عمران نے پرنس آف ڈھمپ کے طور پر تم سے بات کی تھی۔ نانسنس۔ کہو تو سنواؤں تمہیں۔ یا تمہارے ٹکڑے کر کے چیل کوؤں کو کھلا دوں۔ بولو کیا چاہتے ہو''...... کرنل رچرڈسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''سر میری اتنی جرأت نہیں ہے کہ میں آپ سے غلط بیانی

کروں۔ میں تو ایک چھوٹے سے کلب کا مالک لیکن حقیقت یہی ہے کہ نہ ہی کوئی عمران یا پاکیشیائی ایجنٹ یہاں آئے ہیں اور نہ ہی میرے پاس کوئی فلم امانت رکھوائی گئی ہے''...... جیرٹ نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں بے حد اعتماد تھا۔ کرنل رچرڈسن نے قریب کھڑے ہوئے بارٹن کی طرف دیکھا۔

''جناب آپ تشریف رکھیں میرے آدمی ابھی مائیکروفلم سمیت عمران اور اس کے ساتھیوں کو برآمد کر لیں گے''...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ سپیشل فورس کو ساتھ لے لو اور عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت مائیکروفلم بھی برآمد کرو''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''بے شک جناب آپ اس پوری عمارت کی تلاشی لے لیں''...... جیرٹ نے جواب دیا۔

''تم میرے ساتھ آؤ''...... بارٹن نے غصیلے لہجے میں جیرٹ سے کہا۔

''یس سر''...... جیرٹ نے کہا اور پھر وہ بارٹن کے پیچھے چلتا ہوا آفس سے باہر آ گیا۔ کرنل رچرڈسن ایک صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ اسے جیرٹ کے چہرے اور لہجے سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے کیونکہ اس کا تجربہ بھی نصف صدی پر محیط تھا اور وہ جس اہم عہدے پر فائز تھا اس عہدے پر انتہائی جہاندیدہ آدمی ہی پہنچتا تھا

لیکن اس نے ٹیپ سنا تھا اور وہ نہ صرف عمران کی آواز کو اچھی طرح پہچانتا تھا بلکہ اب اس نے جیرٹ کی آواز بھی پہچان لی تھی اور اسے سو فیصد یقین تھا کہ ٹیپ میں موجود آواز جیرٹ کی ہی تھی لیکن اس کے باوجود جیرٹ کا اندازہ بتا رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔ اب دو صورتیں تھیں ایک تو یہ کہ یہ ٹیپ جعلی تھا اور انتہائی مہارت سے تیار کیا گیا تھا یا پھر اس جیرٹ نے عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت مائیکروفلم کو یہاں سے کہیں شفٹ کر دیا تھا۔ وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا اور اسے وہاں بیٹھے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا تھا کہ دروازہ کھلا اور بارٹن اور اس کے پیچھے جیرٹ اندر داخل ہوا۔

''جناب۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو مائیکروفلم سمیت یہاں سے پہلے ہی کہیں اور شفٹ کر دیا گیا ہے۔ وہ یہاں موجود نہیں ہیں میں نے مکمل تلاشی لے لی ہے اور اب یہ جیرٹ بتائے گا کہ وہ کہاں ہے''...... بارٹن نے سرد لہجے میں کہا۔

''میں نے تو پہلے ہی عرض کی تھی جناب کہ یہاں ایسی مائیکروفلم نہ لائی گئی ہے اور نہ کوئی عمران اور اس کا ساتھی موجود ہے اور جناب بارٹن صاحب نے مجھے جو ٹیپ سنوایا ہے جناب۔ یہ ٹیپ جعلی ہے''...... جیرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ یہ ٹیپ میں نے تیار کیا ہے۔ کیوں''...... بارٹن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے تو یہ نہیں کہا جناب اور نہ میری یہ جرأت ہو سکتی ہے کہ میں ایسا سوچ بھی سکوں''...... جیرٹ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اب کیا ہونا چاہئے بارٹن''...... کرنل رچرڈسن نے بارٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''آپ اجازت دیں تو میں ابھی اس جیرٹ سے حقیقت اگلوا لیتا ہوں جناب''...... بارٹن نے غراتے ہوئے کہا۔

''وہ کس طرح۔ کیا کرو گے تم''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''میرے پاس بہت سے طریقے ہیں جناب''...... بارٹن نے واضح طور پر کچھ کہنے کی بجائے گول مول سی بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں بارٹن۔ میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ جیرٹ کا یہاں نام ہے۔ اگر ہم نے اس کے خلاف بغیر کسی ثبوت کے کوئی کارروائی کی تو ہمیں اس کا نتیجہ بھگتنا پڑ سکتا ہے البتہ اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم مائیکروفلم اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرو''...... کرنل رچرڈسن نے غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''ٹھیک ہے جناب جیسے آپ کا حکم''...... بارٹن نے جواب دیا۔

''اوکے اب میں واپس جا رہا ہوں مجھے عمران چاہئے زندہ یا مردہ''...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور وہ دروازے کی طرف بڑھ

گیا۔ بارٹن خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا جبکہ ان کے پیچھے جیرٹ بھی مؤدبانہ انداز میں چل رہا تھا۔

''آپ تشریف لے جائیں جناب۔ میں اپنے آدمیوں کے ساتھ آؤں گا''...... بارٹن نے باہر موجود کرنل رچرڈسن کی کار کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔ کرنل رچرڈسن سر ہلاتا ہوا کار میں بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی کار مڑی اور پھر تیزی سے واپس کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ ان کے پیچھے سپیشل فورس کی دونوں گاڑیاں بھی چلی گئیں۔

''آئیں جناب۔ دفتر میں تشریف لے آئیں۔ آپ کی ہمارے دل میں بے پناہ عزت ہے''...... جیرٹ نے کاریں جانے کے بعد بارٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے آؤ''...... بارٹن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور دوبارہ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دونوں ایک بار پھر آفس میں آ گئے۔

''آپ کے لئے پینے کے لئے کیا منگواؤں''...... جیرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''جو جی چاہے منگوا لو''...... بارٹن نے جواب دیا اور جیرٹ نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور شراب لانے کا آرڈر دے دیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان اندر داخل ہو کر شراب کا ایک بڑا سا جام بارٹن کے

سامنے رکھ کر واپس چلا گیا۔

''سنو جیرٹ۔ شاید عمران نے واقعی بڑی ماہرانہ انداز میں ہمارے یہاں آنے سے پہلے تمہیں بریف کر دیا تھا لیکن میرے پاس وہ ٹیپ موجود ہے جس میں تمہارے اور عمران کے درمیان ہونے والی بات چیت ٹیپ ہے۔ اسے ایک بار پھر سن لو پھر بات کرتا ہوں''...... بارٹن نے کہا اور اس نے جیب سے جدید ساخت کا ریکارڈر نکالا اور اسے آن کر دیا۔ کمرے میں جیرٹ اور عمران سے ہونے والی بات چیت کی آوازیں سنائی دیں۔

''یہ ٹیپ کرنل رچرڈسن صاحب بھی سن چکے ہیں اور اتنا تجربہ بہرحال انہیں بھی ہے کہ وہ تمہاری اور عمران کی آواز پہچان سکیں۔ یہ بات دوسری ہے کہ تمہیں اور عمران کو پہلے سے ہی علم ہو گیا تھا کہ یہ ٹیپ میرے ہاتھ لگ گیا ہے اس لئے تم نے عمران کو یہاں سے نکال دیا ہے لیکن میں یہ بات بتا دوں کہ تم نے یہ حرکت کر کے بہت برا کیا ہے۔ کرنل رچرڈسن صاحب کے اختیارات کے بارے میں تم اچھی طرح جانتے ہو۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ تم مائیکرو فلم جس طرح چاہو کسی بھی جگہ پہنچا دو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ یا مردہ ہمارے حوالے کر دو۔ اس کے لئے میں تمہیں ڈارک ہارٹ کی طرف سے بڑا انعام دلانے کا بھی وعدہ کر سکتا ہوں''...... بارٹن نے شراب کا جام اٹھا کر اس کے چند گھونٹ بھرنے کے بعد جیرٹ سے مخاطب ہو کر نہایت نرم لہجے میں کہا۔

''مسٹر بارٹن شاید آپ کے دماغ میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ میں آپ کی طرح ایکریمی ہوں۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ مجھے ایکریمیا کے مفادات عزیز نہیں ہیں۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں اپنے ملک کے خلاف کام کر رہا ہوں۔ آپ کو نجانے کیا ہو گیا ہے کہ آپ نے پہلے مجھ پر کھلے عام الزام لگا دیا پھر اب جعلی ٹیپ تیار کر لی اور کرنل رچرڈسن صاحب کو ساتھ لے کر یہاں پہنچ گئے۔ میرے اپوزیشن سمیت ڈائریکٹ پریذیڈنٹ صاحب سے تعلق ہے۔ یہ سب کچھ اب ناقابل برداشت ہو گیا ہے سمجھے آپ۔ اب اگر آپ نے مجھے پریشان کیا تو آپ کو اور آپ کے پورے گروپ کو گرفتار بھی کیا جا سکتا ہے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ آپ خود دشمن گروپ سے مل گئے ہو اور بھاری رقم لے کر تم یہ کارروائی کی ہے۔ آئندہ نہ یہاں آنا اور نہ آئندہ میرے معاملات میں مداخلت کرنا۔ یہ آپ کے لئے لاسٹ وارننگ ہے''۔ جیرٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب تم بھی سن لو کہ میں نے بہرحال عمران کو ٹریس کر لینا ہے اور اس کے بعد تمہارا جو حشر ہو گا دنیا اس سے عبرت پکڑے گی''...... بارٹن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور شراب کا جام میز پر پٹک کر ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ عمارت سے باہر موجود اپنے ساتھیوں کی کار کے پاس موجود تھا۔ اس نے ایک جھٹکے

سے دروازہ کھولا اور کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے ابھی تک پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔

''تم اس کلب کی نگرانی کراؤ۔ مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی یہیں موجود ہیں''...... بارٹن نے اپنے ایک آدمی سے کہا۔

''یس باس''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''اپنے ساتھ چار مزید مسلح افراد کو بلا لو اور اگر ان کے بارے میں کوئی بھی خبر ملے تو مجھے اطلاع کر دینا''...... بارٹن نے کہا۔

''اوکے باس''...... اس آدمی نے جواب دیا اور بارٹن کار میں بیٹھ گیا۔

''واپس ہیڈ کوارٹر چلو''...... بارٹن نے تیز لہجے میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے اپنے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... ڈرائیور نے کہا اور کار سٹارٹ کر کے اس نے تیزی سے موڑی اور پھر عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھا دی۔ کمپاؤنڈ گیٹ سے کار نکل کر خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

عمران، جیراٹ کے کلب کے نیچے بنے ہوئے خفیہ تہہ خانوں میں سے ایک میں موجود تھا۔ اس کے ساتھی اوپر کلب میں موجود تھے۔ صرف جولیا اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک دروازہ کھلا اور صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر اندر داخل ہوئے۔

''عمران صاحب جیراٹ کا کہنا ہے کہ چند آدمی اس کلب کی نگرانی کر رہے ہیں اور ان کا تعلق بارٹن کے ریڈ گروپ سے ہے اس لئے اس نے کہا ہے کہ آپ اپنے ساتھیوں کو یہاں سے نکال کر ملحقہ کوٹھی میں لے جائیں اس تہہ خانے سے ملحقہ کوٹھی میں جانے کے لئے خفیہ راستہ موجود ہے اس نے مجھے راستہ بتا دیا ہے''...... صفدر نے اندر آتے ہی کہنا شروع کیا۔

''اوہ۔ کہاں ہے وہ راستہ۔ جلدی کرو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ صفدر نے آگے بڑھ کر سامنے والی دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی

دیوار درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ دوسری طرف ایک بڑا کمرہ تھا اور وہ سب اس کمرے میں پہنچ گئے تو صفدر نے ایک بار پھر وہی کارروائی دوہرائی اور دیوار برابر ہو گئی۔ یہ خاصی بڑی کوٹھی تھی لیکن خالی تھی اس میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

''تمہاری کار کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ تو کلب کی پارکنگ میں کھڑی ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔ اسی لمحے اچانک وہی دیوار پھٹی جس سے وہ سب اس کمرے میں آئے تھے اور ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔

''باس جیراٹ نے کہا ہے کہ آپ سب یہاں سے بھی نکل جائیں۔ سیکورٹی فورس نے کلب کو گھیر لیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس سارے علاقے کی تلاشی لیں۔ انہوں نے یہ چابی دی ہے اس کے ساتھ ٹوکن موجود ہے۔ لارسن کالونی کی ایک کوٹھی کی یہ چابی ہے اور انہوں نے کہا کہ اس کوٹھی کے گیراج میں ایک کار موجود ہے اس میں چابی بھی موجود ہے آپ اسے استعمال کر سکتے ہیں''...... اس نوجوان نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ٹوکن جس کے ساتھ چابی منسلک تھی عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس اس پھٹی ہوئی دیوار میں غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی سرر کی آواز کے ساتھ دیوار برابر ہو گئی۔

''نکل چلو یہاں سے''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر میں وہ سب کار میں سوار تیزی سے اس کوٹھی سے نکلے۔

ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ تنویر کوٹھی کے اندر ہی رک گیا تھا تا کہ گیٹ کو اندر سے بند کر کے گیٹ پر چڑھ کر باہر آئے کیونکہ عمران نہیں چاہتا تھا کہ کوٹھی کا پھاٹک کھلا رہے۔ عمران نے کار کوٹھی سے نکال کر سڑک کے کنارے روک دی۔ چند لمحوں بعد تنویر کار پر سوار ہوا اور عمران نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔ تقریباً نصف گھنٹے تک کار مختلف مصروف سڑکوں پر دوڑنے کے بعد ایک ایسی سڑک پر پہنچ گئی جس پر ٹریفک کا دباؤ خاصا کم تھا۔

''کیا لارسن کالونی مضافات میں ہے''...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھی جولیا نے پوچھا۔

''وہاں ہمارا جانا خطرے سے خالی نہیں ہو سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ جیرٹ انہیں بتانے پر مجبور ہو جائے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مضافاتی سڑک پر تقریباً مزید بیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد عمران نے کار کو سائیڈ روڈ پر موڑا اور پھر آگے بڑھاتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک خوبصورت مضافاتی طرز کے مکان کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ گیٹ بند تھا۔ عمران کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گیٹ پر پلیٹ موجود تھی جس پر ہاروے کا نام لکھا ہوا تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ایکریمی نوجوان باہر آ گیا

اور وہ بی ایم ڈبلیو کار اور عمران کو دیکھ کر چونک پڑا۔

''ہاروے سے کہو کہ پرنس آف ڈھمپ آیا ہے''...... عمران نے اس نوجوان سے کہا۔

''سوری۔ باس یہاں کسی سے نہیں ملتے''...... نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم میرا نام اسے بتا دو پھر دیکھنا وہ ملنے کے لئے تم سے پہلے باہر آ جائے گا ورنہ دوسری صورت میں مجھے یہ پھاٹک توڑ کر اندر جانا پڑے گا اور ظاہر ہے کہ ہاروے اپنا نقصان تم سے پورا کرے گا اور جس قدر قیمتی اور خوبصورت پھاٹک ہے اسے دیکھتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ تمہیں ایک سال تک بغیر تنخواہ کے کام کرنا پڑے گا''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو نوجوان چند لمحے حیرت سے عمران کو دیکھتا رہا پھر کاندھے جھٹک کر مڑا اور اندر سے پھاٹک بند کر دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد چھوٹا پھاٹک دوبارہ کھلا اور ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا آدمی جس کا سر بالوں سے قطعی طور پر بے نیاز تھا تیزی سے باہر آیا۔ اس کے پیچھے وہی ملازم تھا البتہ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کہاں ہے پرنس۔ کہاں ہے''...... اس لمبے قد کے دبلے پتلے آدمی نے باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ پرنس واقعی تمہارے دروازے پر

آ کر اپنے نام کی آوازیں لگائے گا''...... اس بار عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا تو وہ آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

''تم۔ تم پرنس۔ اوہ اوہ۔ تم ہو۔ اوہ اوہ''...... اس دبلے پتلے آدمی نے جو ہاروے تھا، حیرت اور مسرت کے ملے جلے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح عمران پر جھپٹ پڑا جیسے باز کبوتر پر جھپٹتا ہے اور اس نے عمران کو اپنے دونوں بازوؤں میں بھینچ لیا۔

''ارے ارے یہاں فرسٹ ایڈ کا سامان تک نہ ہو گا۔ تمہاری یہ نازک سی پسلیاں نہ ٹوٹ جائیں''...... عمران نے کہا اور ہاروے نے ایک بلند قہقہہ لگاتے ہوئے عمران کو چھوڑا اور پھر تیزی سے اپنے ملازم کی طرف مڑا۔

''مارٹن جلدی پھاٹک کھولو۔ جلدی کرو''...... ہاروے نے چیخ کر اپنے ملازم سے کہا اور ملازم جو پھاٹک پر کھڑا حیرت سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا بجلی کی سی تیزی سے دوڑ پڑا۔

''یہ۔ یہ تمہارے ساتھی ہیں۔ اوہ۔ پرنس آج تم نے مجھے وہ عزت بخش ہی دی ہے جو میری بہت بڑی حسرت تھی''۔ ہاروے نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''یہاں نہیں اندر چل کر کچھ کھلاؤ پلاؤ پھر تعارف ہو گا''۔ عمران نے اسے بازو سے پکڑتے ہوئے کہا تو وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

''کار اندر لے آؤ''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو جولیا سائیڈ سیٹ سے کھسک کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ پھاٹک کھل چکا

تھا اس لئے جولیا کھلے پھاٹک میں سے کار اندر لے گئی۔

''نجانے تم جیسے پرنسز کو اس قدر خوبصورت بیویاں کہاں سے مل جاتی ہیں''...... ہاروے نے جولیا کے کار اندر لے جانے پر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بیویاں۔ تمہارے منہ میں گھی شکر۔ خدا کرے تمہاری یہ بات پوری ہو جائے لیکن فی الحال تو بیوی نام کی چیز دور دور تک نظر نہیں آتی۔ تم بیویاں کہہ رہے ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ اوہ تو یہ کون ہے جو کار چلا رہی ہے''...... ہاروے نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کار کی ڈرائیور''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا تو ہاروے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اوہ سوری پرنس۔ میں سمجھا تھا تمہاری بیوی ہے''...... ہاروے نے کہا اور پھر عمران سمیت وہ اندر داخل ہوا۔ پورچ میں جا کر جولیا نے کار روک دی تھی اور پھر وہ سب کار سے نیچے اتر آئے۔

''یہ ہاروے ہے۔ ونگٹن کا شیطان''...... عمران نے ہاروے کا اپنے ساتھیوں سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''اور تمہارا دوست''...... ہاروے نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

''یہ مس میری ہیں۔ یہ جیکسن اور''...... عمران نے جولیا اور دوسرے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"بس بس کافی ہے کیوں خواہ مخواہ سوچ سوچ کر نام لے رہے ہو۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ تمہارے ساتھی ہیں"۔ ہاروے نے اسے درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"چلو اچھا ہوا کہ تم نے مجھے مزید مغزماری سے بچا لیا۔ ویسے ایک بات ہے کہ ایکریمین نام ہی ایسے اوٹ پٹانگ ہوتے ہیں کہ ان میں سیدھے سادھے نام تلاش کرنا ہی مشکل ہو جاتا ہے"۔ عمران نے کہا اور ہاروے ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آؤ اندر چلتے ہیں"...... عمران نے کہا اور ہاروے مڑ کر اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ پھر وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں پہنچ گئے جسے انتہائی شاندار اور قیمتی فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔ اور سجاوٹ کے لحاظ سے یہ سٹنگ روم تھا۔

"آپ سب تشریف رکھیں میں آپ لوگوں کے لئے مشروبات کا بندوبست کر لوں"۔ ہاروے نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ بھی ایکریمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کے اندر بھی وطن کی محبت جاگ اٹھے"...... جولیا نے عمران سے کہا۔

"بے فکر رہو۔ یہ ایکریمی نہیں کارمن نژاد ہے"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے وہی نوجوان

اندر داخل ہوا جس نے پھاٹک کھولا تھا۔ وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا تھا۔ ٹرالی پر جوس کے گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس سب کے سامنے رکھ دیا۔

"باس نے کہا ہے کہ جب آپ انہیں بلائیں گے تو وہ آ جائیں گے"...... نوجوان نے عمران سے مخاطب ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اسے بلاؤ اس سے ہم نے ضروری بات کرنی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر خالی ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔

"یہ کس کی جگہ ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہم اس وقت کراسگا کے نواح میں ہیں ہاروے کی رہائش گاہ پر۔ ہاروے کارمن نژاد ہے لیکن طویل عرصے سے یہاں رہ رہا ہے اور سمگلنگ کا ایک بہت بڑا منظم سنڈیکیٹ چلاتا ہے۔ خاص طور پر بحری سمگلنگ کا تو اسے کنگ کہا جاتا ہے۔ جرائم کی دنیا میں کالا شیطان کے نام سے مشہور ہے میرے اس سے خاصے گہرے دوستانہ تعلقات ہیں"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے ہاروے اندر داخل ہوا۔

"آؤ بیٹھو ہاروے"...... عمران نے کہا تو ہاروے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کچھ پریشان لگ رہے ہو۔ مسئلہ کیا ہے۔ مجھے بتاؤ شاید میں

تمہاری کوئی مدد کر سکوں“...... ہاروے نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”تمہارے پاس آنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ تم ہماری مدد کرو۔ تمہارا معاوضہ جو تم کہو گے تمہیں مل جائے گا“......عمران نے کہا۔

”دیکھو پرنس۔ یہ ٹھیک ہے کہ میرا تعلق ایسے طبقے سے ہے جو بغیر معاوضہ کے کسی کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا لیکن کم از کم تمہیں تو یہ بات نہیں کرنا چاہئے تھی۔ اگر تم مجھے اپنی جان پر کھیل کر سمندر کی خونی لہروں سے نہ بچاتے تو اب سے دو سال پہلے میں مچھلیوں کی خوراک بن چکا ہوتا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ گزشتہ دو سالوں سے میں جو سانس لے رہا ہوں وہ بھی تمہاری وجہ سے لے رہا ہوں پھر تم نے جس طرح بے لوث انداز میں میری مدد کی تھی اس نے تمہاری عظمت میرے دل میں واضح کر دی ہے اس کے علاوہ آج تک تم نے مجھے اپنے احسان کا قرض بھی اتارنے کا موقع نہیں دیا اگر آج مجھے اس کا موقع مل رہا ہے تو تم معاوضے کی بات کر رہے ہو“...... ہاروے نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یہ تمہارے اعلیٰ ظرفی ہے ہاروے۔ بہرحال یہ معاملہ انتہائی سنجیدہ اور انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں“۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے ہاروے کو ساری تفصیل بتا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ وہ جس فارمولے کے لئے یہاں آئے تھے وہ

فارمولا ایک مائیکروفلم کی صورت میں اسے مل چکا ہے جو اس کے پاس ہے اور اب وہ اس فلم کو لے کر یہاں سے نکل جانا چاہتے ہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ فلم غائب ہو جانے کے بعد ڈارک ہارٹ کے تمام سیکشن ان کی تلاش پورے کراسگا میں کر رہے ہوں گے۔

”ویسے تو میرے لئے یہ انتہائی معمولی سی بات ہے لیکن جیسا کہ تم نے بتایا ہے کہ ڈارک ہارٹ تمہارے پیچھے لگی ہوئی ہے تو پھر مجھے تھوڑا سا وقت دو تاکہ میں کوئی ایسا فول پروف بندوبست کر سکوں کہ جس سے تم فلم لے کر ایکریمیا سے نکل جاؤ اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو سکے“...... ہاروے نے کہا۔

”تم کتنا وقت لو گے“......عمران نے پوچھا۔

”زیادہ نہیں صرف ایک دن“...... ہاروے نے کہا۔

”ٹھیک ہے“......عمران نے مطمئن لہجے میں کہا۔

”اور کوئی خدمت“...... ہاروے نے پوچھا۔

”مجھے مائیکروفلم پروجیکشن مشین لا دو۔ میں سب سے پہلے اس فلم کو چیک کرنا چاہتا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ میں اس فلم کو چیک کئے بغیر لے کر پاکیشیا چلا جاؤں اور بعد میں پتہ چلے کہ بارٹن نے اپنی جان بچانے کے لئے مجھے جان بوجھ کر ایسی فلم دے دی تھی جس میں سرے سے ہی کوئی فارمولا موجود نہ تھا“......عمران نے کہا۔

”اوہ۔ کیا تمہیں شک ہے کہ فارمولا فلم میں نہ ہو گا“...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''بارٹن کی باتوں سے تو ایسا ہی لگ رہا تھا کہ اس نے ہمیں اصل فلم تک پہنچایا ہے لیکن وہ ڈارک ہارٹ کے ریڈ سیکشن کا انچارج ہے اور دنیا کا چالاک ترین انسان سمجھا جاتا ہے جسے سمجھنا اتنا آسان نہیں اس لئے ممکن ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہو اور عام سی فلم دے دی ہو۔ اس لئے اس کا چیک ہونا ضروری ہے''۔

عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''میں ملازم کو بھیجتا ہوں وہ آپ کو کمرے بھی دکھا دے گا اور آپ کو پروجیکشن مشین بھی دے جائے گا۔ باقی آپ سب آرام کریں اور یہاں ہر لحاظ سے مطمئن رہیں یہاں میری اجازت کے بغیر کوئی نہیں آئے گا۔ میں انتظامات کر لوں پھر آپ سے ملاقات ہو گی''...... ہاروے نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

بارٹن اس وقت کراسگا کے گرین فیلڈ جنگل کے ایک کیبن میں موجود تھا۔ یہ کیبن اس کے لئے خاص طور پر تیار کیا گیا تھا تاکہ وہ کراسگا سے آنے والے راستوں پر نظر رکھ سکے۔ اس سارے علاقے میں اس کے آدمی پھیلے ہوئے تھے۔ جنگل کے اس حصے کو اس نے زیرو پوائنٹ کا نام دے رکھا تھا۔ بارٹن کے چہرے پر سنجیدگی اور حد درجہ پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے سامنے شراب کی بوتل کے ساتھ ساتھ ایک وائرلیس فون پیس بھی پڑا ہوا تھا۔ وہ وقفے وقفے سے شراب کی بوتل اٹھا کر اسے منہ سے لگاتا اور پھر گھونٹ بھر کر واپس میز پر رکھ دیتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اس طرح سے وائرلیس فون پیس کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اسے کسی کی کال کا شدت سے انتظار ہو۔ تھوڑی دیر بعد اچانک وائرلیس فون کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھا لیا۔

"یس۔ بارٹن بول رہا ہوں"...... بارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"جیکسن بول رہا ہوں باس۔ پوائنٹ سکس سے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رہا۔ کچھ پتہ چلا ان پاکیشیائیوں کے بارے میں"...... بارٹن نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ پائیک کی ٹیم نے نہ صرف ان کا کھوج لگا لیا ہے بلکہ ان کے لئے کام کرنے والے آدمی کا بھی کھوج لگا لیا ہے اور باس۔ پائیک گروپ نے ایک فون کال بھی ٹیپ کی ہے جس میں اس آدمی جس کا نام ہاروے ہے کی ان ایجنٹوں کے لیڈر علی عمران سے ہوئی ہے اس میں آپ کا نام بھی لیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ پوری تفصیل بتاؤ جیکسن"...... بارٹن نے چونک کر اور بے چین سے لہجے میں کہا۔

"باس۔ جو حالات معلوم ہوئے ہیں ان کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی جیرٹ کے کلب کے تہہ خانوں میں ہی چھپے ہوئے تھے۔ تہہ خانوں میں ہی ایک سرنگ ہے جو وہاں سے نکل کر ایک رہائش گاہ میں جاتی ہے۔ اس رہائش گاہ میں پہلے سے ہی ایک کار موجود تھی۔ وہ سب اس کار میں نکل گئے تھے۔ وہ جس کار میں نکل کر گئے تھے اس میں ایک ٹریکنگ سسٹم لگا ہوا تھا۔ کار کا نمبر اور ٹریکنگ کوڈ معلوم ہوتے ہی میں نے اسے سرچنگ پر لگا دیا تھا اور

سرچنگ سسٹم سے پتہ چلا کہ وہ سب کراسگا کے کالے شیطان ہاروے کے سپیشل پوائنٹ پر پہنچے تھے۔ اس کے بعد کار وہاں سے غائب کر دی گئی تھی۔ وہ سب ہاروے کے مہمان بن گئے تھے۔ اس کے بعد ہاروے انہیں خود لے کر گرین فیلڈ جنگل کی طرف روانہ ہو گیا ہے"...... جیکسن نے جواب دیا۔

"اس ساری تفصیل کا علم تمہیں کیسے ہو گیا"...... بارٹن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے جیرٹ کے ایک خاص آدمی کو خرید لیا تھا باس۔ اس نے ہی مجھے ساری تفصیل بتائی ہے اور کار کا سراغ تو میں نے ٹریکنگ سرچنگ سسٹم سے لگایا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارٹن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"وہ جنگل میں کار پر گئے ہیں یا کسی اور ذریعے سے"...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"فورڈ ڈبل پاور جیپ ہے باس"...... جیکسن نے جواب دیا۔

"تم نے واقعی کام کیا ہے جیکسن۔ اس لئے تمہیں تمہارے تصور سے بھی زیادہ انعام ملے گا۔ اب تم ایک کام اور کرو کہ جب یہ لوگ جنگل کے قریب پہنچیں تو تم نے مجھے ان کی جیپ اور ان کے بارے میں تفصیل بتانی ہے مطلب ہے ان کے حلیئے اور تعداد وغیرہ پھر میں خود ہی ان سے نمٹ لوں گا اور تمہیں اس کا مزید بھاری انعام ملے گا"...... بارٹن نے کہا۔

”یس باس۔ ہو جائے گا کام۔ میں آپ کو فون کر کے اطلاعات دے دوں گا۔ آپ بے فکر رہیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اپنا خاص طور پر خیال رکھنا۔ یہ انتہائی خطرناک گروپ ہے“...... بارٹن نے کہا۔

”یس باس“...... جیکسن نے جواب دیا اور بارٹن نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کراسگا قصبے میں تمام فون وائرلیس سسٹم کے تحت چلتے تھے لیکن چونکہ اس سسٹم کے تحت فون بے حد مہنگا پڑتا تھا اس لئے یہاں خاص گروپس اور لوگوں کے پاس ہی فون تھے۔

”اینڈرسن بول رہا ہوں“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک خشک اور کرخت مردانہ آواز سنائی دی۔

”بارٹن بول رہا ہوں اینڈرسن۔ کیا تم میرے پاس آ سکتے ہو“...... بارٹن نے کہا۔

”کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے کیونکہ تم انتہائی ضرورت کے وقت ہی مجھے یاد کرتے ہو“...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

”ہاں۔ تمہارے لئے ایک اہم کام ہے جس کا تمہیں بھاری معاوضہ مل سکتا ہے۔ اس کے لئے تفصیلی بات ہونا ضروری ہے اور وہ بھی آمنے سامنے“...... بارٹن نے کہا۔

”ویری گڈ۔ کیا واقعی کوئی خاص کام نکل آیا ہے میرے مطلب کا“...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے تو بلا رہا ہوں“...... بارٹن نے سنجیدگی سے کہا۔

”اوکے۔ میں ابھی پہنچ رہا ہوں“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بارٹن نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا ایکریمی اندر داخل ہوا۔ اس نے مقامی لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر سخت گیری نمایاں تھی۔

”آؤ اینڈرسن۔ وہ سامنے ریک میں تمہاری پسندیدہ شراب موجود ہے۔ جتنی مرضی بوتلیں اٹھا لاؤ“...... بارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ویری گڈ۔ آج کا دن تو میرے لئے واقعی انتہائی خوش قسمت ثابت ہو رہا ہے“...... آنے والے نے جو اینڈرسن تھا خوش ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ریک میں سے شراب کی ایک بڑی بوتل اٹھا لی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل سے منہ سے لگا لی اور پھر ایک بڑا گھونٹ لے کر اس نے بوتل منہ سے ہٹائی اور سامنے میز پر رکھ دی۔

”اب بتاؤ۔ کیا کام ہے“...... اینڈرسن نے کہا۔

”پاکیشیا کے چند افراد گرین فیلڈ جا رہے ہیں۔ انہیں فنش کرانا ہے“...... بارٹن نے کہا۔

"کون لوگ ہیں وہ۔ کیا غنڈے اور بدمعاش ہیں یا کوئی شکاری ہیں"...... اینڈرس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ایجنٹ ہیں اور انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ چیف نے مجھے ان سب کو ہلاک کرنے کا حکم دیا ہے لیکن انہیں ہلاک کرنے کی میری ہر کوشش ناکام ہوگئی۔ یہاں تک کہ انہوں نے میری رہائش گاہ میں پہنچ کر میری بیوی اور بچے کو یرغمال بنا لیا اور پھر جب میں اپنی رہائش گاہ میں پہنچا تو انہوں نے مجھ پر بھی حملہ کیا اور مجھے بے ہوش کر دیا اور پھر اس کے بعد انہوں نے میرے سامنے میری بیوی کو جان سے مارنے کی کوشش کی۔ ان کی درندگی اور سفاکی دیکھ کر مجھے بھی ان کے سامنے مجبور ہونا پڑا اور میں نے انہیں وہ چیز دینے کا وعدہ کر لیا جس کے لئے وہ یہاں پہنچے تھے"...... بارٹن نے کہا تو اینڈرس بے اختیار چونک پڑا۔

"کون سی چیز"...... اینڈرس نے کہا تو بارٹن نے اسے اینٹی میزائل کی مائیکرو فلم کی ساری تفصیل بتا دی۔

"مجھے اس بات کا خدشہ تھا کہ وہ لوگ مجھے یا کرنل رچرڈسن کو قابو کر سکتے ہیں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے پتھر بھی بول پڑنے پر مجبور ہو سکتے ہیں اس لئے میں نے کرنل رچرڈسن کے کہنے پر ایک بلینک مائیکرو فلم فلاورنگ اسکوائر کے خصوصی لاکر روم میں رکھوا دی۔ عمران نے جب میرے سامنے میری بیوی کی آنکھ نکالنے اور اسے ہلاک کرنے کی

دھمکی دی تو میں نے نہ صرف اسے فلاورنگ اسکوائر کے خصوصی لاکر روم کے بارے میں بتا دیا بلکہ وہاں کے انچارج ایلن مارک کے ذریعے وہ فلم منگوا لی جسے لے کر وہ مجھے اور میری بیوی بچے کو زندہ چھوڑ کر چلے گئے۔ میرا اور کرنل رچرڈسن کا خیال تھا کہ وہ اس فلم کو لے کر واپس چلے جائیں گے اور انہیں پاکیشیا جا کر معلوم ہوگا کہ فلم بلینک ہے لیکن اس بات کا شاید انہیں یہیں پتہ چل گیا ہے کہ میں نے انہیں ڈاج دیا ہے اور بلینک فلم ان کے حوالے کی ہے اس لئے وہ اب تک یہیں ہیں اور اب ان کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ کراسگا کے کالے شیطان ہاروے کی مدد سے گرین فیلڈ جا رہے ہیں تاکہ وہ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر سکیں"...... بارٹن نے اسے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا میزائل کے فارمولے کی مائیکرو فلم ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر میں ہے"...... اینڈرس نے کہا۔

"ہاں۔ فلم ابھی تک کرنل رچرڈسن نے اپنے پاس رکھی ہوئی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ جب تک عمران اور اس کے ساتھی یہاں ہیں وہ فلم اعلیٰ حکام کے حوالے نہ کریں۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو علم ہو گیا کہ فلم کہاں ہے تو وہ وہاں بھی اٹیک کر سکتے ہیں جبکہ کرنل رچرڈسن کے مطابق وہ بذات خود اس فلم کو زیادہ محفوظ رکھ سکتے ہیں"...... بارٹن نے کہا۔

"یہاں تمہارا اپنا بھی بڑا گروپ ہے۔ جب تمہیں ان کے

بارے میں معلومات مل گئی ہیں تو پھر تم خود انہیں جنگل میں جانے سے کیوں نہیں روکتے''...... اینڈرس نے کہا۔

''میں عمران کے سامنے نہیں آنا چاہتا۔ اسے میں نے ڈاج دیا ہے۔ اس بار وہ میرا کوئی لحاظ نہیں کرے گا اور اسے میرے گروپ کے بارے میں بھی معلوم ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میرے گروپ کا کوئی آدمی ان کے ہاتھ لگے ورنہ وہ اس کے ذریعے آسانی سے مجھ تک پہنچ سکتا ہے۔ میں ہر صورت میں ان کا خاتمہ چاہتا ہوں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ کام تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا ہے۔ اسی لئے میں نے تمہیں خاص طور پر بلایا ہے۔ اب بولو۔ کیا تم تیار ہو''...... بارٹن نے کہا۔

''اس کام کا مجھے کتنا معاوضہ ملے گا''...... اینڈرس نے کہا۔

''جتنا تم چاہو۔ اگر تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دو اور ثبوت کے طور پر ان کی لاشیں میرے پاس لے آؤ تو میں تمہیں ڈارک ہارٹ کی طرف سے گارنٹڈ بلینک چیک دے سکتا ہوں جس میں تم اپنی مرضی کی اماؤنٹ بھر سکتے ہو''...... بارٹن نے کہا تو اس کی بات سن کر اینڈرس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''گارنٹڈ بلینک چیک''...... اینڈرس نے کہا۔

''ہاں۔ اور سنو اینڈرس۔ تمہیں ان سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہیں معلوم ہی نہ ہو گا کہ یہاں ان کے بارے میں تفصیلی اطلاعات پہنچ چکی ہیں اور نہ ہی وہ تمہارے بارے میں

کچھ جانتے ہیں۔ اس لئے اچانک ان کی جیپ پر میزائل مار کر اور پھر گولیاں چلا کر آسانی سے ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ لوگ خطرناک اس صورت میں ہو سکتے ہیں جب انہیں پہلے سے تمہارے بارے میں معلوم ہو۔ وہ جیسے ہی پوائنٹ سکس سے روانہ ہوں گے ان کے بارے میں تفصیلات ان کے حلیئے، تعداد، لباس اور اس جیپ کے بارے میں سب اطلاعات یہاں پہنچ جائیں گی اور تمہیں معلوم ہے کہ پوائنٹ سکس سے یہاں پہنچنے کا ایک ہی راستہ ہے۔ تم کراسگا قصبے میں داخل ہونے سے پہلے ہی کسی بھی سپاٹ پر ان پر ریڈ کر سکتے ہو''...... بارٹن نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ بے خبر لوگوں کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ اب یہ کام لازماً ہو جائے گا لیکن اس کے لئے مجھے اپنا پورا گروپ لے جا کر پہلے سے ان کے خلاف پکٹنگ کرنا پڑے گی''...... اینڈرس نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''یہ بتاؤ کہ کب پہنچ رہے ہیں وہ یہاں''...... اینڈرس نے کہا۔

''پوائنٹ سکس سے یہاں کا راستہ جیپ پر چار گھنٹوں کا ہے۔ جب وہ وہاں سے روانہ ہوں گے تو مجھے اطلاع مل جائے گی اور میں تمہیں فون کر کے اطلاع دے دوں گا۔ فی الحال تم شراب کی بوتل خالی کرو''...... بارٹن نے کہا تو اینڈرس نے مسکراتے ہوئے بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ ابھی اینڈرس کی بوتل خالی نہ ہوئی تھی

کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بارٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ بارٹن بول رہا ہوں''...... بارٹن نے کہا۔

''جیکسن بول رہا ہوں پوائنٹ سکس سے''...... دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ کیا ہوا۔ کیا وہ روانہ ہو گئے ہیں پوائنٹ سکس سے''۔ بارٹن نے کہا۔

'ہاں۔ ابھی ابھی روانہ ہوئے ہیں۔ پہلے میرا خیال تھا کہ ہاروے ان کے ساتھ جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ ہاروے واپس چلا گیا ہے ان کی تعداد سات ہے۔ ایک عورت چار ایشیائی مرد اور دو سیاہ فام مقامی آدمی ہیں جو شاید اس ہاروے کے ساتھی ہیں۔ البتہ ایک مقامی ڈرائیور بھی ان کے ساتھ ہے''......جیکسن نے کہا۔

''کس پر آ رہے ہیں یہ لوگ''...... بارٹن نے پوچھا۔

''سپیشل فورڈ بلیک جیپ پر''......جیکسن نے جواب دیا گیا۔

''اوکے۔ اس جیپ کا نمبر بتاؤ۔ ماڈل اور کلر بھی''...... بارٹن نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

''اوکے۔ اب ان کے حلیئے اور لباس کی تفصیل بتاؤ''...... بارٹن نے کہا تو دوسری طرف سے جیکسن نے اسے تمام افراد کے حلیئے بتانے شروع کر دیئے۔

''اوکے۔ اور تم سامنے تو نہیں آئے''...... بارٹن نے پوچھا۔

''نو باس۔ میں نے ڈی ایف سے نگرانی کی ہے ان سے کافی

فاصلے پر رہ کر۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے''...... بارٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''ان کے بارے میں تفصیلات معلوم ہو گئی ہیں اینڈرس''۔ بارٹن نے رسیور رکھ کر ساتھ بیٹھے ہوئے اینڈرس سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس نے جیکسن کی بتائی ہوئی تمام تفصیلات اینڈرس کو بتا دیں۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم بے فکر رہو''...... اینڈرس نے اثبات میں سر ہلا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

''اس سب کے باوجود ہر لحاظ سے محتاط رہنا اور سنو۔ ان کی لاشیں براہ راست یہاں مت لے آنا۔ پہلے انہیں اپنے اڈے پر رکھنا پھر یہاں میرے ہیڈ کوارٹر میں میرے آدمی فوشن کو اطلاع دے دینا مجھ تک اطلاع پہنچ جائے گی۔ میں تمہارے اڈے پر پہنچ کر ان لاشوں کو اپنے ساتھ یہاں لے آؤں گا۔ تمہیں تمہارا گارنٹڈ بلینک چیک بھی وہیں دے دوں گا''...... بارٹن نے کہا۔

''اوکے۔ اب میں چلتا ہوں''...... اینڈرس نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا تو بارٹن اٹھا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اور اس نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ اور پھر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ بارٹن کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"...... بارٹن نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس کرنل رچرڈسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد کرنل رچرڈسن تیز اور سخت آواز سنائی دی۔

"چیف۔ پاکیشیائی ایجنٹ پوائنٹ سکس سے گرین فیلڈ آنے کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ اوور"...... بارٹن نے کہا۔

"اوہ۔ تمہیں کیسے اطلاع مل گئی۔ اوور"...... کرنل رچرڈسن نے چونک کر پوچھا تو بارٹن نے اسے وہاں موجود جیکسن کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں گرین فیلڈ جنگل میں داخل ہونے سے پہلے ہی ختم کرنا ہو گا ورنہ جنگل میں داخل ہونے کے بعد ان کا شکار کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اوور"...... کرنل رچرڈسن نے اس انداز میں کہا جیسے وہ بارٹن سے بات کرنے کی بجائے خود کلامی کر رہا ہو۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ اس کا انتظام میں نے کر لیا۔ میں ان کی لاشیں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔ اوور"...... بارٹن نے کہا۔

"وہ کیسے۔ کیا کیا ہے تم نے۔ اوور"...... کرنل رچرڈسن نے چونک کر پوچھا تو بارٹن نے اسے اینڈرس کے بارے میں بتا دیا۔

"اینڈرس یہاں کا انتہائی معروف غنڈہ ہے چیف۔ اس کے

پاس اس خطرناک افراد کا گروپ ہے جن کے پاس جدید ترین میزائل گنیں بھی موجود ہیں اور وہ اس سارے علاقے کا کیڑا بھی ہے اور پاکیشیائی ایجنٹوں کے خواب و خیال میں بھی نہ ہو گا کہ ان پر راستے میں کہیں حملہ بھی ہو سکتا ہے اور وہ سب ایک ہی جیپ میں آ رہے ہیں۔ اس لئے جیپ پر اچانک برسنے والے میزائل ان کے ٹکڑے اڑا دیں گے۔ اوور"...... بارٹن نے کہا۔

"اوہ واقعی۔ ویری گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ اگر تم ایسا لینے میں کامیاب ہو جاؤ تو میں تمہیں ذاتی طور پر انعام دوں گا بارٹن۔ تمہاری توقع سے بھی بڑا انعام۔ اوور"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"تھینک یو چیف۔ بہرحال ایسا ہی ہو گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"...... بارٹن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہرحال جو بھی رزلٹ ہو تم نے مجھے فوراً کال کر کے بتانا ہے۔ اوور"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"صرف چار پانچ گھنٹے اور انتظار کر لیں چیف۔ پھر رزلٹ آپ کے سامنے ہو گا۔ اوور"...... بارٹن نے جواب دیا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر مسرت کے ساتھ ساتھ اطمینان کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔ اسے سو فیصد یقین تھا کہ اینڈرس کامیاب ہو جائے گا اور عمران اور اس کے ساتھی اینڈرس اور اس کے گروپ کے ہاتھوں زندہ نہ بچ سکیں گے۔

سیاہ رنگ کی بڑی فورڈ جیپ نہایت تیز رفتاری سے کراسگا کی فراخ سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیور مقامی آدمی تھا جس کا نام آسٹن تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹوں پر جولیا اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ سب سے آخر میں سیاہ رنگ کے دو بڑے بڑے تھیلے موجود تھے جن میں مخصوص اسلحہ موجود تھا۔ عمران نے ہاورے کی لائی ہوئی پروجیکشن مشین سے مائیکروفلم چیک کی تھی اور اسے معلوم ہوگیا تھا کہ بارٹن نے اپنی جان بچانے کے لئے اسے ڈاج دیا تھا اور اسے ایک بلینک فلم دے دی تھی۔ بلینک فلم دیکھ کر جولیا اور اس کے ساتھی بھڑک اٹھے تھے۔

انہیں بارٹن پر بے حد غصہ آ رہا تھا جس نے بڑی چالاکی سے انہیں بلینک فلم تھما دی تھی اور اس بات کا شبہ تک نہ ہونے دیا تھا کہ وہ انہیں ڈاج دے رہا ہے۔ انہیں سب سے زیادہ عمران پر

حیرت ہو رہی تھی جس نے بارٹن کی باتوں پر بھروسہ کر لیا تھا اور اس کے لہجے سے اس کی چالاکی اور عیاری کا پتہ نہ چلا سکا تھا اور آسانی سے اس کے ہاتھوں ڈاج کھا گیا تھا۔ عمران نے انہیں بتایا کہ اس معاملے میں بارٹن بے حد چالاک ثابت ہوا ہے وہ بہترین اداکاری کرسکتا ہے کہ اس کے لب و لہجے سے سچ اور جھوٹ کا پتہ چلانا مشکل تھا۔ بلینک فلم ملنے کا مطلب واضح تھا کہ بارٹن نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈاج دے کر نہ صرف اپنی جان بچائی تھی بلکہ انہیں گرین فیلڈ جنگل میں موجود ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر جانے سے بھی وقتی طور پر روک دیا تھا۔

چونکہ عمران کے پاس بلینک فلم تھی اس لئے انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اینٹی میزائل کی مائیکروفلم یا تو ڈارک ہارٹ کے ہیڈکوارٹر میں کرنل رچرڈسن کے پاس ہی موجود تھی یا پھر وہ چیکنگ کے لئے ڈارک ہارٹ کے نیچے موجود ٹیسٹ لیبارٹری میں جا چکی تھی۔ جو بھی تھا عمران اور اس کے ساتھی اپنا مشن پورا کئے بغیر وہاں سے واپس کیسے جا سکتے تھے اس لئے عمران نے ہاروے سے بات کی۔ ہاروے نے انہیں بتایا کہ وہ انہیں گرین فیلڈ جنگل میں پہنچا سکتا ہے۔ اس نے عمران کو وہاں جانے کا ایک مخصوص راستہ بتایا تھا اور اپنے دو آدمیوں اور مخصوص اسلحہ کے ساتھ کراسگا سے دور ایک ویران علاقے میں لے آیا تھا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں سے اجازت لے کر

وہاں سے واپس چلا گیا۔

اس نے عمران کو بتایا تھا کہ اس کے دونوں آدمی جنگل کے کیڑے ہیں جو انہیں جنگل میں موجود ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچا سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک آدمی کا نام جورڈن اور دوسرے کا وڈسن تھا۔ دونوں دیو ہیکل سیاہ فام آدمی تھے جنہیں دیکھ کر جوزف اور جوانا کا ہی گمان ہوتا تھا اور انہیں دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو واقعی جوزف اور جوانا کی کمی محسوس نہ ہو رہی تھی۔ چونکہ بارٹن نے عمران کو دھوکہ دیا تھا اس لئے گرین فیلڈ جنگل میں جانے سے پہلے عمران اس کا قصہ تمام کرنا چاہتا تھا تا کہ وہ دوبارہ ان کے راستے کی رکاوٹ نہ بن سکے۔ عمران کو ہاروے نے بتایا تھا کہ بارٹن اس وقت جنگل میں موجود ایک خاص علاقے زیرو پوائنٹ پر ہے اور ہاروے نے عمران کو اس پوائنٹ کی تفصیلات بتا دی تھیں۔ عمران کے پوچھنے پر ہاروے نے عمران کو بتایا تھا کہ اس کے بارے میں اس کے ایک ساتھی نے اسے تفصیل بتائی تھی جو بارٹن کے گروپ میں شامل تھا اور ان کے ساتھ زیرو پوائنٹ پر موجود تھا چونکہ عمران کو بارٹن کے ٹھکانے کا علم ہو چکا تھا اس لئے عمران اس سے نپٹ کر آگے جانا چاہتا تھا اور اس وقت وہ جیپ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ زیرو پوائنٹ کی طرف جا رہا تھا۔

''عمران صاحب۔ اگر بارٹن کو علم ہو گیا کہ ہم اس کے پاس آ

رہے ہیں تو کہیں وہ غائب نہ ہو جائے''...... عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس تک کیسے پہنچے گی اطلاع''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ نے شاید غور سے نہیں سنا۔ میں نے لفظ اگر استعمال کیا ہے عمران صاحب''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''اس اگر مگر پر تو ہماری پوری زندگی کا انحصار ہوتا ہے کیپٹن شکیل اس لئے جب ہم اس کلب کے قریب پہنچیں گے تو محتاط ہو جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''کیا کوئی خاص پلان آپ کے ذہن میں ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اگر کوئی پلان میرے ذہن میں ہوتا تو تمہیں معلوم ہو چکا ہوتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بھی ہنس پڑا۔

''ایسی تو کوئی بات نہیں۔ بہرحال میرا خیال ہے کہ ہمیں عام راستے کی بجائے دوسرے راستے سے وہاں پہنچنا چاہئے کیونکہ گرین فیلڈ میں وہ وائلڈ فورس موجود ہے اور لامحالہ انہوں نے اس قصبے میں اپنے آدمی چھوڑے ہوئے ہوں گے جو انہیں ہمارے وہاں پہنچنے کی پیشگی اطلاع بھی کر سکتے ہیں اس طرح ہمارے لئے مشکلات بھی پیدا ہو سکتی ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''قصبے میں تو جانا ہی ہے چاہے کسی بھی راستے سے جائیں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم قصبے میں جیپ کے ذریعے داخل ہونے کی بجائے پیدل چلتے ہوئے داخل ہوں۔ اب جو لوگ بھی وہاں موجود ہوں گے وہ تو یہ سوچ ہی نہیں سکتے ہیں کہ اتنے بڑے اور معروف سیکرٹ ایجنٹ پیدل دھکے کھاتے ہوئے آئیں گے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کی چھٹی حس کیا سو گئی ہے''...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ وہ کیوں۔ کیا ہوا ہے''...... عمران نے چونک کر اور ہنستے ہوئے کہا۔

''کیپٹن شکیل کی چھٹی حس تو کام کر رہی ہے اس لئے وہ آپ کو خبردار کر رہا ہے جبکہ آپ کی چھٹی حس سرے سے بیدار ہی نہیں ہو رہی جبکہ مجھے خود احساس ہو رہا ہے کہ جس پوزیشن میں ہم لوگ جا رہے ہیں ایک ہی میزائل ہم سب کی ہلاکتوں کے لئے کافی ہو سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تو اس سے کیا ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ ہم مر جائیں گے اور سیدھے جنت میں پہنچ جائیں گے۔ شہادت کی موت مرنے والوں کو جنت ہی نصیب ہوتی ہے اور جنت میں حوریں ہی حوریں''...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''اگر آپ کو اس سلسلے میں کوئی فکر نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ ہم بھی مطمئن ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ویری گڈ۔ بس یہ بتا دو کہ اس ہم میں تم نے کس کس کو از خود شامل کر لیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہم سے مراد میں اور کیپٹن شکیل ہیں''...... صفدر نے جواب دیا۔

''عمران صاحب۔ جب ہم پوائنٹ سکس سے روانہ ہوئے تھے تو ہماری باقاعدہ نگرانی ہو رہی تھی''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ عمران بھی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔

''نگرانی۔ کیسے۔ کیا مطلب''...... عمران نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت حیرت اور تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''میرا خیال ہے کہ ہماری نگرانی ڈی ایف کے ذریعے ہو رہی تھی۔ میں چونکہ کنفرم نہ تھا اس لئے میں خاموش رہا لیکن اب سوچتے ہوئے ایک خیال مجھے آیا ہے تو میں کنفرم ہو گیا ہوں اس لئے میں نے یہ بات کی تھی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تفصیل بتاؤ کیپٹن شکیل۔ یہ واقعی انتہائی اہم بات ہے اور یہ میرے لئے باعث تشویش بھی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہماری نگرانی ڈی ایف کے ذریعے سے ہی ہو رہی تھی۔ جب میں جیپ میں بیٹھنے کے لئے اس کے قریب آیا مجھے جیپ کی سیاہ

باڈی کا رنگ براؤن سا ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ میں ایک لمحے کے لئے چونک پڑا لیکن جب میں اندر بیٹھ گیا تو پھر جیپ کا رنگ براؤن نظر نہ آیا۔ میں اس لئے خاموش رہا کہ شاید یہ میرا وہم بھی ہو سکتا ہے۔ میں مسلسل سوچتا رہا اور پھر اچانک مجھے اب خیال آیا ہے کہ جب ہماری جیپ موڑ مڑ رہی تھی تو جیب کا رنگ ایک بار پھر براؤن ہوتا ہوا محسوس ہوا لیکن پھر فوراً بلیک ہو گیا۔ اب سوچتے ہوئے جب مجھے خیال آیا کہ یہ ڈی ایف کی مخصوص ریز تھی جس سے جیپ کی باڈی کا رنگ براؤن ہوتا ہے اور اس سے ہماری نگرانی ہو رہی تھی اور اگر اس قدر جدید انداز میں نگرانی کی جا رہی تھی تو پھر یقیناً ہمارے بارے میں پوری تفصیلات آگے بھی بتا دی گئی ہوں گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ جنگل میں ہم سے نمٹنے کی بجائے یہ زیادہ بہتر سمجھیں کہ جنگل سے پہلے ہی ہم سے نمٹ لیں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہونہہ۔ یہ بات تم پہلے بتا دیتے۔ ہم اس آدمی کو ٹریس کر لیتے اور پھر اصل حالات سامنے آجاتے کہ وہ کس کا آدمی تھا۔ بہرحال اب واقعی رسک نہیں لیا جا سکتا“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”تو پھر اب کیا کرنا ہے“...... صفدر نے کہا۔

”ایک تو ہمیں علاقے میں کسی اور راستے سے داخل ہونا ہو گا۔ دوسرا اس پوائنٹ میں بھی سب نہیں جائیں گے صرف میں اور تنویر

جائیں گے۔ میں تو اس لئے مطمئن تھا کہ انہیں یہ معلوم ہی نہ ہو گا کہ ہم وہاں پہنچ رہے ہیں اور پھر مقامی میک اپ میں ہیں لیکن اب تمہاری بات سننے کے بعد تو معاملات واقعی مشکوک ہو گئے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”آپ کی بات ٹھیک ہے۔ ہمیں بہرحال ہر لحاظ سے محتاط اور ہوشیار رہنا چاہئے“...... صفدر نے کہا۔

”آسٹن“...... عمران نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس سر“...... اس نے گردن موڑے بغیر جواب دیا۔

”اس کراسگا کے اس علاقے میں جانے کا کوئی اور راستہ بھی ہے جہاں زیرو پوائنٹ ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”دوہرا راستہ۔ اوہ۔ نہیں جناب۔ صرف یہی ایک سڑک ہے۔ ویسے سائیڈوں پر جنگل ہے اس کے اندر سے ہو کر وہاں داخل تو ہوا جا سکتا ہے لیکن اس طرح ہماری رفتار بے حد کم ہو جائے گی“...... آسٹن نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ یہ جنگل کہاں سے شروع ہوتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ زیرو پوائنٹ سے پہلے کتنے فاصلے سے یہ جنگل شروع ہوتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”جناب۔ تقریباً چالیس میل سے دونوں طرف جنگل ہے۔ دوسرے لفظوں میں ایک سو دس کلو میٹر تک سڑک جنگل کے درمیان سے ہی گزرتی ہے“...... آسٹن نے جواب یا۔

''تو کیا کوئی ایسا راستہ نہیں ہے کہ ہم جنگل سے گزرے بغیر زیرو پوائنٹ والے علاقے میں داخل ہو جائیں''...... عمران نے کہا۔

''ہے تو سہی۔ لیکن وہ بہت طویل ہے۔ ہمیں کم از کم چھ گھنٹوں کا مزید سفر کرنا پڑے گا''...... آسٹن نے جواب دیا۔

''کیا اتنا فیول ہو گا جیپ میں''...... عمران نے جواب دیا۔

''جی ہاں۔ ٹینک تو فل ہیں جناب''...... آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ پھر اس دوسرے راستے سے چلو''...... عمران نے کہا۔

''یس سر''...... آسٹن نے جواب دیا۔

''یہ تم کیوں راستہ بدل رہے ہو۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ بس ویسے ہی یہ جیپ بے حد شاندار اور آرام دہ ہے۔ سچ پوچھو تو مجھے اس پر سفر کرتے ہوئے بے حد لطف آ رہا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ کا لطف اٹھایا جائے اور یہ سفر طویل سے طویل تر ہو اور اس کی ایک خاص وجہ تمہارا ساتھ ہونا بھی ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا کر خاموش ہو گئی کیونکہ اتنی بات تو وہ بھی سمجھ گئی تھی کہ عمران ڈرائیور کی وجہ سے کھل کر بات نہیں کر رہا۔

''جناب۔ اتنے طویل سفر کی بجائے ایک اور شارٹ کٹ بھی ہے۔ لیکن اس شارٹ کٹ میں کافی خطرہ ہے''...... ڈرائیور نے

کہا۔

''کس قسم کا خطرہ''...... عمران نے کہا۔

''جناب۔ یہ راستہ ایک قبیلے شوگھار کی بستی کے درمیان سے گزرتا ہے اور یہ قبیلہ کبھی کبھار اس طرف آنے والے سیاحوں پر حملے کر دیتا ہے اور انہیں ہلاک کر کے ان سے سامان وغیرہ چھین لیتا ہے''...... آسٹن نے کہا۔

''اوہ۔ یہ راستہ کدھر سے جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جنگل شروع ہونے سے کافی پہلے بائیں ہاتھ پر ایک کچا راستہ ہے اور تقریباً تیس کلو میٹر کا سفر کر کے پھر یہ راستہ جنگل میں سے ہوتا ہوا قصبے کے دوسرے سرے پر جا نکلتا ہے۔ راستے میں اس قبیلے کی بستی آتی ہے''...... آسٹن نے جواب دیا۔

''تم اس شوگھاری قبیلے والے راستے سے ہی چلو اور جب ان کی بستی آ جائے تو جیپ وہاں روک دینا۔ میں اکیلا ہی جا کر اس قبیلے کے سردار سے ملاقات کروں گا پھر آگے جائیں گے''۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''او کے سر''...... آسٹن نے جواب دیا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا جیسے کہہ رہا ہوں کہ پھر خود ہی بھگتو گے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے مزید سفر کے بعد اس نے جیپ کو موڑا اور پختہ سڑک سے اتار کر کچے میں ڈال دیا۔ جیپ کے پہیے دھول اڑانے لگے اور پھر واقعی تیس کلو میٹر کے بعد ایک بار پھر اس نے جیپ کو موڑا اور اس

بار جیپ خاصے گھنے جنگل کے درمیان بنے ہوئے کچے راستے پر آگے بڑھنے لگی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد اس نے جیپ کی رفتار آہستہ کر دی۔

"بستی قریب آ رہی ہے جناب۔ دور سے دھول اڑتی دیکھ کر وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ ان کا شکار آ رہا ہے اور وہ ہم تک پہنچنے کے لئے پر تول رہے ہوں گے"...... آسٹن نے کہا اور پھر کچھ آگے جا کر اس نے جیپ روک دی۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے جیپ آگے لے جاؤ"...... عمران نے کہا تو آسٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جیپ آگے بڑھا دی۔

"جناب۔ میں اپنے لئے نہیں ڈر رہا۔ کیونکہ میں ان کی زبان جانتا ہوں اور جو آدمی ان کی زبان جانتا ہو اسے یہ شوگھاری کچھ نہیں کہتے۔ میں تو آپ کی وجہ سے ایسا کر رہا تھا"...... آسٹن نے کہا۔

"کون سی زبان ہے۔ کوئی فقرہ بولو"...... عمران نے کہا تو آسٹن نے ایک فقرہ بول دیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اسی زبان میں اس فقرے کا جواب دیا تو آسٹن بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ کو بھی یہ زبان آتی ہے۔ حیرت ہے"...... آسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ قدیم مولائی زبان ہے جو عام طور پر جنگلی قبیلوں میں بولی

جاتی تھی"...... عمران نے کہا اور ابھی جیپ تھوڑی ہی آگے بڑھی تھی کہ اچانک لمبے تڑنگے قبائلوں نے چیختے ہوئے ہر طرف سے جیپ کی طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ ان کے ہاتھوں میں جدید مشین گنیں تھیں۔ آسٹن نے ایک جھٹکے سے جیپ روک دی۔

"سنو۔ کون ہے تمہارا سردار"...... عمران نے جیپ سے باہر نکل کر دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھاتے ہوئے چیخ کر ان کی زبان میں کہا تو دوڑ کر جیپ کی طرف بڑھتے ہوئے سب قبائلی بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔ اس دوران آسٹن اور عمران کے ساتھی بھی جیپ سے نیچے اتر آئے تھے۔

"کون ہو تم۔ اور تم ہماری زبان کیسے جانتے ہو"...... ایک ادھیڑ عمر قبائلی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا تم شوگھاری قبیلے کے سردار ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں سردار ہوں۔ میرا نام الاٹیو ہے"...... اس ادھیڑ عمر قبائلی نے کہا۔

"تو پھر سنو۔ ہم سب تمہارے دیوتا ہوگاشی کا معبد دیکھنے آئے ہیں اور ہمارے پاس ہوگاشی دیوتا کی ایک انگوٹھی بھی موجود ہے جو ہم اس معبد کے بڑے پجاری کے حوالے کرنے آئے ہیں اور اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو پھر بڑے پجاری کو بلا لاؤ۔ وہ تمہیں بتائے گا کہ جب ہوگاشی دیوتا کی انگوٹھی معبد میں پہنچ جائے گی تو تمہارا ہوگاشی دیوتا خوش ہو جائے گا اور پھر تمہاری عورتیں نر بچے کثیر تعداد

میں پیدا کریں گی اور تمہارے علاقوں کے درختوں کے پھل بھی میٹھے ہو جائیں گے اور تمہارا قبیلہ اس سارے علاقے کا سب سے بڑا اور طاقتور قبیلہ بن جائے گا۔ جاؤ بلاؤ معبد کے پجاری کو جلدی''...... عمران نے ان کی زبان میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تم یہیں رکو۔ میں ابھی بڑے پجاری کو بلواتا ہوں''...... اس ادھیڑ عمر قبائلی نے کہا اور پھر اس نے دو آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ دونوں جا کر بڑے پجاری کو یہاں لے آئیں اور وہ دونوں دوڑتے ہوئے جنگل میں غائب ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو ان کے ساتھ ایک بوڑھا قبائلی بھی تھا جس کے سر پر سفید رنگ کا پروں کا تاج تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک ترشول تھا۔

''یہ کون لوگ ہیں سردار''...... اس بوڑھے نے قریب آ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم ہوگاشی دیوتا کے بڑے پجاری ہو''...... عمران نے اس کی زبان میں کہا تو بوڑھا بے اختیار چونک پڑا۔

''ہاں۔ لیکن تم کون ہو اور کیسے ہماری زبان بول لیتے ہو۔ کیسے ہمارے ہوگاشی دیوتا کے بارے میں جانتے ہو''...... اس بوڑھے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک ہڈی کی بنی ہوئی انگوٹھی نکال لی جس پر نگینے کی جگہ شیشے کا ایک

سیاہ رنگ کا ناگ بنا ہوا تھا۔

''یہ دیکھو تمہارے دیوتا کی انگوٹھی''...... عمران نے ہاتھ اونچا کر کے انگوٹھی دکھاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ واقعی ہوگاشی دیوتا کی انگوٹھی ہے۔ یہ تمہیں کہاں سے ملی ہے''...... بوڑھے پجاری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر تم اصل پجاری ہو تو اپنے قبیلے کو بتاؤ کہ جب یہ انگوٹھی دیوتا کے معبد میں پہنچے گی تو تمہارا دیوتا خوش ہو جائے گا اور پھر تمہاری عورتیں کثیر تعداد میں نر بچے پیدا کریں گی اور تمہارے علاقے کے درختوں کے پھل میٹھے ہو جائیں گے''...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ یہ درست ہے یہ اجنبی درست کہہ رہا ہے سردار۔ واقعی ایسا ہی ہو گا اور سنو جس کے پاس دیوتا کی سیاہ ناگ والی انگوٹھی ہو وہ ہمارا انتہائی مقدس مہمان ہو گا اور اس کے ساتھی بھی۔ اس لئے سب اس کے سامنے جھک جاؤ''...... پجاری نے عمران کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا تو سردار نے گردن جھکا دی اور اس کے گردن جھکاتے ہی سارے قبائلیوں نے گردنیں جھکا دیں۔

''آؤ ہمارے ساتھ مقدس مہمان تاکہ تم دیوتا کی یہ انگوٹھی خود دیوتا کے معبد کی بھینٹ چڑھا سکو''...... بوڑھے پجاری نے کہا۔

''آسٹن تم جیپ لے آؤ۔ ہم سب پیدل ان کے ساتھ ان کی

بستی میں جائیں گے''...... عمران نے آسٹن سے کہا جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ عجیب و غریب کھیل ہوتا دیکھ رہا تھا۔

''بہت بہتر جناب''...... آسٹن نے جواب دیا اور پھر عمران اپنے ساتھیوں سمیت پیدل ..گاشی قبیلے کے بوڑھے پجاری اور سردار کے ساتھ آگے بڑھنے لگے جبکہ آسٹن جیپ لے کر ان کے پیچھے آ رہا تھا۔ عمران کے ساتھیوں کے عقب اور سائیڈوں میں بھی ہوگاشی قبیلے کے لوگ چل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ بستی میں پہنچ گئے ۔ یہاں لکڑی کا ایک بڑا سا معبد بنا ہوا تھا جس پر سفید رنگ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ بستی کے لوگوں کے مکانات جھونپڑی نما تھے اور وہاں موجود عورتیں مرد اور بچے سب انتہائی حیرت بھری نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے۔ پھر وہ اس معبد کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔

''یہ انگوٹھی لے کر معبد میں جاؤ اور دیوتا کے بت کی چھوٹی انگلی میں ڈال دو''...... عمران نے انگوٹھی بڑے پجاری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور بوڑھے پجاری نے اس طرح انگوٹھی عمران سے لی کہ جیسے وہ دنیا کی متبرک ترین چیز ہو اور پھر وہ عجیب و غریب حرکتیں کرتا ہوا معبد کے اندر چلا گیا جبکہ باقی قبائلی باہر ہی رک گئے تھے۔

''تم ساتھ نہیں گئے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں اس واہیات کام میں کیسے شریک ہو سکتا ہوں''...... عمران

نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا نے مسکراتے ہوئے انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ بھی اس معاملے میں عمران سے متفق ہو۔

''لیکن یہ انگوٹھی تمہیں ملی کہاں سے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا باقی سب بھی حیرت سے عمران کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''یہاں آ کر میں نے اس سارے علاقے اور خاص طور پر جنگل میں موجود اس قبیلے کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ میرے خیال میں ڈارک ہارٹ ہیڈ کوارٹر پہنچنے کے لئے ہمیں اس قبیلے سے بھی ہو کر گزرنا پڑ سکتا تھا۔ اس قبیلے کے بارے میں آسٹن نے جو بتایا تھا وہ غلط نہیں تھا چونکہ یہ قدیم قبیلہ ہے اور صدیوں سے جنگل کے اس حصے میں آباد ہے اس لئے اس قبیلے والوں کو شہری زندگی سے کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ یہ توہم پرست قبیلہ ہے جو قدیم روایات کو اپنائے ہوئے ہے۔ یہ قبیلہ پتھر کے بنے ہوئے ایک صدیوں پرانے بت کی پوجا کرتا ہے اور جب میں نے اس بت کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ یہ قبیلہ بت سے وابستہ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کو انتہائی اہمیت دیتے ہیں۔ خاص طور پر اس بت کے دائیں ہاتھ میں ایک انگوٹھی ہوا کرتی تھی جو ہڈی کی بنی ہوئی تھی اور اس پر شیشے کا ایک ناگ بنا ہوا تھا۔ یہ انگوٹھی کسی چور نے اُڑا لی تھی۔ انہوں نے انگوٹھی کو بہت تلاش کرایا لیکن انگوٹھی انہیں نہ مل سکی۔ پھر پجاری نے ہر طرف یہ

بات پھیلا دی کہ انگوٹھی ایک روز خود واپس آ جائے گی اور جو اس انگوٹھی کو واپس لائے گا وہ اس دیوتا کا خاص نمائندہ ہو گا اور اس قبیلے کا مہمان ہو گا۔ بس پھر میں نے ویسی ہی انگوٹھی بنانے میں دیر نہ لگائی۔ ہڈی کو تراشا اور بازار سے شیشے کا بنا ہوا ناگ لے کر اس میں فکس کر دیا''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''لیکن یہ وہی انگوٹھی ہے اس کے بارے میں پجاری نے اتنے وثوق سے کیسے کہہ دیا''...... کیپٹن شکیل نے حیرت سے کہا۔

''جس طرح سے ہم کسی دوسرے انسان کا حلیہ دیکھ کر اس کا اسکیچ بناتے ہیں اسی طرح میں نے بھی انگوٹھی کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کی تھیں اور ہو بہو ویسی ہی انگوٹھی بنانے کی کوشش کی تھی اور قبیلے میں رہنے والے پجاری کو بھلا اصل اور نقل کا فرق کیسے معلوم ہوسکتا ہے''...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''تم واقعی جینیس ہو۔ ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل تمہارے پاس موجود ہوتا ہے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''سارے مسئلے حل ہو جاتے ہیں لیکن ایک مسئلہ ایسا ہے جو حل طلب ہے لیکن کسی طرح سے حل ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اور وہ کون سا مسئلہ ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''صفدر کا خطبہ نکاح یاد نہ کرنا''...... عمران نے کہا تو وہ سب

بے اختیار ہنس پڑے۔ تھوڑی دیر بعد بڑا پجاری اور سردار واپس باہر آ گئے اور انہوں نے تمام قبیلے کو دیا کہ ان اجنبیوں کی وجہ سے دیوتا خوش ہو گیا ہے اور اب دیوتا ان سے راضی ہے جس پر تمام قبائلی عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے جھک گئے۔

''آؤ اجنبی۔ تم نہیں جانتے تم نے ہمارے دیوتا کی انگوٹھی لوٹا کر ہم پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ ہم اس انگوٹھی کی تلاش میں نجانے کب سے بھٹک رہے تھے۔ کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ تمہیں یہ انگوٹھی کہاں سے ملی ہے''...... پجاری نے عمران سے پوچھا اور پھر وہ انہیں لے کر ایک بڑی جھونپڑی میں آ گیا۔

''مجھے دیوتا کا نمائندہ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ کیا تم دیوتا کے نمائندے سے کسی قسم کے سوال کرنے کے مجاز ہو''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو پجاری بوکھلا گیا۔

''اوہ۔ نہیں نہیں۔ میں تم سے کوئی سوال نہیں پوچھ سکتا۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھے معاف کر دو۔ بس یہ بتاؤ کہ ہم تمہاری کیا خدمت کر سکتے ہیں''...... پجاری نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''گرین فیلڈ جنگل میں ہمارے دشمنوں کا ٹھکانہ ہے۔ وہ ہمیں ہلاک کر سکتے ہیں۔ ہم اس طرف جا رہے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ تمہارے قبیلے کا کوئی آدمی ہمارے راستے کی رکاوٹ نہ بنے اور بس''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ہم تمہارے راستے میں نہیں آئیں گے۔ تم

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

جہاں جانا چاہو جا سکتے ہو''...... پجاری نے کہا۔

''تمہارے آدمیوں کے پاس جدید اسلحہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ جنگل میں پھیل جائیں اور انہیں جہاں بھی کوئی مسلح آدمی دکھائی دے اسے ختم کر دیں۔ اس جنگل میں ایک فورس پھیلی ہوئی ہے جو وائلڈ فورس کہلاتی ہے۔ اس کی تعداد تم جس قدر کم کر سکتے ہو کر دو''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں اس کا انتظام کرتا ہوں''...... پجاری نے کہا اور ایک طرف کھڑے ہوئے ایک قبائلی سے اس نے کہا کہ وہ جا کر سردار کو بلا لائے۔ وہ قبائلی سر ہلاتا ہوا جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ قبیلے کا سردار تھا جس کا نام الاٹیو تھا۔ پجاری اسے ہدایات دینا شروع ہو گیا۔

''تمہارا کام ہو جائے گا معزز مہمان۔ ہم جانتے ہیں کہ جنگل میں موجود بڑی عمارت کی حفاظت کے لئے مسلح افراد کہاں کہاں موجود ہیں۔ ہم ان سب کو ختم کر دیں گے''...... سردار الاٹیو نے کہا۔

''تمہارے پاس مسلح افراد کی کتنی تعداد ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''چھ سو افراد ہیں اور سب کے سب جنگجو ہیں''...... سردار نے جواب دیا۔

''اگر تم اس جنگل کے بارے میں جانتے ہو تو پھر تمہیں اس

بات کا بھی علم ہو گا کہ جنگل میں وائلڈ فورس کی کتنی تعداد ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ ہم ان سب کو دیکھ چکے ہیں۔ وہ ہمارے راستے میں نہیں آتے اور ہم انہیں کچھ نہیں کہتے لیکن اس کے باوجود ہماری ان سب پر گہری نظر ہے تاکہ وہ ہمارے قبیلے کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کر سکیں۔ ان کی تعداد ہم جانتے ہیں۔ وہ دو سو افراد سے زیادہ نہیں ہیں''...... سردار الاٹیو نے کہا۔

'' پھر تو تم آسانی سے ان سب کو ختم کر سکتے ہو''۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں بالکل''...... سردار الاٹیو نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''تو جاؤ۔ اپنے مسلح ساتھیوں کو لے کر جنگل میں پھیل جاؤ اور جنگل میں جو بھی دکھائی دے اسے ختم کر دو۔ اس عمارت میں موجود افراد کو ہم خود سنبھال لیں گے''...... عمران نے کہا تو سردار الاٹیو نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے سردار اور بڑے پجاری کا شکریہ ادا کر کے وہاں سے جانے کی اجازت مانگی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ میں سوار واپس جا رہے تھے۔ ایک موڑ کے پاس آ کر آسٹن نے جیپ روک دی۔

''آگے زیرو پوائنٹ ہے جناب''...... آسٹن نے کہا۔

''اس موڑ سے کلب کتنے فاصلے پر ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جناب۔ چار کلو میٹر کا فاصلہ رہ گیا ہے''...... آسٹن نے

"ٹھیک ہے۔ تم جیپ لے کر واپس جاؤ۔ ہم اب پیدل آگے جائیں گے"...... عمران نے کہا اور وہ سب جیپ سے نیچے اتر آئے۔ سیاہ رنگ کے بڑے بیگ بھی انہوں نے اٹھا لئے اور پھر آسٹن جیپ لے کر واپس چلا گیا۔

"جورڈن۔ تم وڈسن کے ساتھ جاؤ اور چکر کاٹ کر ان لوگوں کی سچوئیشن دیکھ آؤ۔ ہاروے نے مجھے بتایا تھا کہ اس کا جو آدمی بارٹن گروپ میں شامل ہے اس نے رپورٹ دی ہے کہ کچھ افراد اس موڑ کے پاس موجود ہیں جو اس طرف آنے والے اجنبیوں کو دیکھتے ہی انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ان سب کو ہلاک کر دو۔ یہ دس افراد ہیں اور درختوں میں چھپے ہوئے ہیں"...... عمران نے آسٹن کے سیاہ فام ساتھیوں جورڈن اور وڈسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا صرف سچوئیشن دیکھنی ہے جناب"...... جورڈن نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے ان کا سرغنہ زندہ چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آؤ وڈسن۔ اسلحہ لے لو"...... جورڈن نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر اسلحہ لے کر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے جنگل میں غائب ہو گئے۔

"ایسا نہ ہو کہ ان کی وجہ سے بارڈن کو ہماری آمد کا علم ہو جائے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ جورڈن ہمارے ساتھی جوزف کی طرح جنگل کا آدمی ہے۔ اس لئے دیکھنا کہ یہ کیا کر کے آتا ہے۔ آؤ ہم راستے سے ہٹ کر جھنڈ میں چھپ جائیں ورنہ یہاں سے گزرنے والے بھی ہمارے بارے میں وہاں اطلاع دے سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر سب بیگ اٹھائے سڑک سے کافی ہٹ کر درختوں کے ایک جھنڈ میں چلے گئے البتہ عمران کے کہنے پر تنویر ایک اونچے درخت پر چڑھ گیا تھا تاکہ جورڈن اور وڈسن واپس آئیں تو انہیں چیک کیا جا سکے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد تنویر کی آواز سنائی دی۔

"ایک سرخ رنگ کی جیپ آ رہی ہے دوسرے موڑ کی طرف سے"۔ تنویر نے کہا۔

"او کے۔ چیک کرتے رہو"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ جیپ تو جورڈن چلا رہا ہے اور وڈسن بھی ساتھ ہے"...... تنویر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی تیزی سے نیچے اترنے لگا۔

"جاؤ صفدر تنویر کے ساتھ اور ان دونوں کو جیپ سمیت یہاں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر تنویر کے نیچے اترنے پر اس کے ساتھ چل پڑا اور وہ دونوں جھنڈ سے باہر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد جیپ اس جھنڈ میں داخل ہوئی اور اندر آ کر رک گئی۔ جورڈن اور وڈسن کے ساتھ ساتھ تنویر اور صفدر بھی جیپ سے نیچے اتر آئے۔

"ان کے سرغنہ کو لے آئے ہیں جناب"...... جورڈن نے عقبی سیٹوں کی درمیان موجود ایک بے ہوش مقامی آدمی کو گھسیٹ کر جیپ سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"جیپ میں آٹھ میزائل گنیں موجود ہیں"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اور تنویر نے جیپ کے عقبی حصے میں موجود آٹھوں میزائل گنیں نکال کر باہر رکھ دیں۔ گنیں خاصی جدید اور لانگ رینج میں فائر کرنے والی تھیں۔

"کیا پوزیشن تھی وہاں جورڈن۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ جورڈن اور میں نے ان کا باقاعدہ شکار کھیلا ہے۔ یہ دس افراد تھے جو مختلف درختوں پر چڑھے ہوئے تھے۔ ان میں سے آٹھ کے ہاتھوں میں یہ میزائل گنیں تھیں جبکہ باقیوں کے پاس مشین گنیں تھیں۔ جورڈن نے باقاعدہ پہلے راؤنڈ لگایا اور پوری صورتحال کو چیک کیا۔ ایک سائیڈ پر درختوں کے ایک جھنڈ میں یہ جیپ موجود تھی اور جیپ کے ساتھ ایک آدمی کھڑا تھا۔ اس کے پاس ٹرانسمیٹر تھا اور وہ ٹرانسمیٹر پر بات چیت کر رہا تھا اور اپنا نام اینڈرس لے رہا تھا۔ جورڈن نے اسے پہلے بے ہوش کیا اور پھر ہم نے باقاعدہ دس افراد کا شکار کھیلا اور انہیں ہلاک کر دیا اور میزائل گنیں ساتھ لے آئے ہیں"...... جورڈن سے پہلے وڈسن نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے اٹھا کر درخت کے تنے کے ساتھ باندھ کر ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جلد ہی اس کی ہدایت پر عمل کر دیا گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... اینڈرس نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اس کے چہرے پر ایسی حیرت تھی جیسے اس نے دنیا کا کوئی عجوبہ دیکھ لیا ہو۔

"تمہارا نام اینڈرس ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مم مم۔ میں اینڈرس ہوں۔ مگر۔ مگر تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں۔ وہ میرے ساتھی۔ کیا مطلب۔ تم نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے"...... اینڈرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو اینڈرس۔ تمہارے تمام ساتھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور ان کی میزائل گنیں یہاں موجود ہیں اور ہم وہ ہیں جنہیں ہلاک کرنے کے لئے تمہاری خدمات ہائر کی گئی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو اینڈرس کے چہرے پر پہلی بار خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر یہ سب کیسے ہو سکتا ہے۔ تم لوگ تو وہاں پہنچے ہی نہیں اور تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ ہم وہاں موجود ہیں۔ آخر کیسے"...... اینڈرس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ تمہیں کس نے ہائر کیا

تھا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’مجھے پوائنٹ سکس کے پائیک نے ہائر کیا تھا۔ وہ پوائنٹ سکس کا بہت بڑا آدمی ہے‘‘...... اینڈرس نے جواب دیا۔

’’تنویر‘‘...... عمران نے تنویر کی طرف گردن موڑتے ہوئے کہا۔

’’لیں‘‘...... تنویر نے کہا۔

’’اس کی ایک آنکھ نکال دو‘‘...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا بڑے جارحانہ انداز میں درخت کے ساتھ بندھے ہوئے اینڈرس کی طرف بڑھنے لگا۔

’’ارے۔ رر۔ رک جاؤ۔ کیا کر رہے ہو۔ میں سچ بول رہا ہوں۔ رک جاؤ‘‘...... اینڈرس نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے درختوں کا یہ جھنڈ اس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ تنویر نے جیب سے پتلی دھار والا خنجر نکال لیا تھا اور آگے بڑھتے ہی اس نے خنجر اس کی آنکھ میں مار دیا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے خنجر باہر کھینچا اور پھر اسے اینڈرس کے لباس سے صاف کرنا شروع کر دیا جبکہ اینڈرس کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں اور وہ کسی پنڈولم کی طرح دائیں بائیں سر مار رہا تھا۔

’’رر۔ رر۔ رک جاؤ۔ تم۔ تم ظالم ہو۔ تم سفاک ہو۔ درندے ہو۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک‘‘...... اینڈرس نے کراہتے ہوئے کہا۔

’’اب اگر جھوٹ بولا تو دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا۔ سمجھے۔ تم چھوٹی مچھلی ہو۔ ہم نہیں چاہتے کہ تمہیں ہلاک کریں۔ اس لئے جو

سچ ہے وہ بتا دو اور اپنی جان بچا لو‘‘...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

’’اوہ اوہ۔ مم۔ مم۔ میں سچ بول رہا ہوں میری بات کا یقین کرو۔ میں سچ بول رہا ہوں‘‘...... اینڈرس واقعی خاصا سخت جان ثابت ہوا تھا۔

’’تنویر۔ اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دو‘‘...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

’’او کے‘‘...... تنویر نے کہا اور ایک بار پھر وہ جارحانہ انداز میں اینڈرس کی طرف بڑھنے لگا۔

’’رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رر۔ رک۔ رک جاؤ‘‘...... اس بار اینڈرس نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

’’وہیں رک جاؤ۔ اب جیسے ہی جھوٹ بولے۔ میں تمہیں اشارہ کر دوں گا اور تم نے اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دینی ہے‘‘۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

’’او کے‘‘...... تنویر نے درخت کے قریب رکتے ہوئے کہا جس کے ساتھ اینڈرس بندھا ہوا تھا۔

’’وہ۔ وہ۔ مجھے بارٹن نے بک کیا تھا۔ بارٹن نے‘‘...... اینڈرس نے کہا۔

’’کیا بتایا تھا اس نے ہمارے بارے میں تمہیں‘‘...... عمران نے کہا۔

”اس کا ایک آدمی پوائنٹ سکس پر کسی مشین کے ذریعے تمہاری نگرانی کرتا رہا ہے۔ میں بارٹن کے آفس میں ہی موجود تھا جب اس آدمی کی کال آئی اور اس نے فورڈ جیپ کے بارے میں تمام تفصیلات بھی بتائیں اور تمہارے حلیئے لباس اور تمہاری تعداد کے بارے میں بھی تمام تفصیل بتا دی اور یہ بھی بتایا کہ تم وہاں سے گرین فیلڈ جنگل کے لئے روانہ ہو چکے ہو“...... اینڈرس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

”کیا جنگل میں فون موجود ہے“...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

”وائرلیس فون ہے“...... اینڈرس نے جواب دیا۔

”کیا نمبر ہے بارٹن کا“...... عمران نے پوچھا تو اینڈرس نے نمبر بتا دیا۔

”بارٹن کہاں ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”اس نے مجھے وڈ ہاؤس میں بلایا تھا۔ وہیں اس نے مجھ سے ڈیل کیا تھا“...... اس نے جواب دیا۔

”وڈ ہاؤس۔ کیا مطلب“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”زیرو پوائنٹ سے کچھ دور لکڑیوں کی بنی ہوئی ایک بڑی عمارت ہے جسے وہ وڈ ہاؤس کہتا ہے اور یہ وڈ ہاؤس وائلڈ فورس کی سہولت کے لئے بنایا گیا ہے جہاں ایک کلب بھی ہے اور اس کلب

میں وائلڈ فورس کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔ جیسے شراب اور منشیات کے ساتھ عورتیں بھی لیکن وڈ ہاؤس میں سوائے ڈارک ہارٹ اور وائلڈ فورس کے افراد کے کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ وہاں سیکورٹی کے سخت ترین انتظامات موجود ہیں“...... اینڈرس نے جواب دیا۔

”کیا سیکورٹی کے انتظامات ہیں“...... عمران نے کہا اور اینڈرس اسے وڈ ہاؤس کے سیکورٹی کے انتظامات کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔

”اسے آف کر دو“...... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ اینڈرس کچھ سمجھتا یا احتجاج کرتا اس کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا۔

”رسی کھول دو اور اس کی لاش کسی گڑھے میں پھینک دو“۔ عمران نے کہا اور پھر جھنڈ میں کھڑی ہوئی اس جیپ کی طرف بڑھ گیا جس میں اینڈرس کو بے ہوشی کے عالم میں لایا گیا تھا۔

”چلو اب پیدل چلنے کی بجائے اس جیپ میں چلتے ہیں۔ اب ہمیں پہلے اس بارٹن کا گھیراؤ کرنا ہے۔ اس کے بعد ہم اطمینان سے جنگل میں جائیں گے اور ڈارک ہارٹ ہیڈ کوارٹر کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے“...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

بارٹن اپنے کیبن میں موجود تھا۔ اس کے سامنے جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اینڈرس اور اس کے آدمیوں نے پوائنٹ سکس سے آنے والی سڑک کے دوسرے موڑ کے پاس گھیراؤ کر رکھا ہے اور جیسے ہی پاکیشیائی ایجنٹوں کی جیپ وہاں پہنچے گی ایک ہی میزائل سے اس کے پرخچے اڑا دیئے جائیں گے اس لئے اسے اس اطلاع کا انتظار تھا۔

اینڈرس کے پاس ٹرانسمیٹر تھا اور بارٹن نے اینڈرس سے طے کر رکھا تھا کہ ان لوگوں کے ہلاک ہوتے ہی وہ اسے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دے گا اور پھر ان کی لاشیں اٹھا کر وہ اپنے اڈے پر لے جائے گا۔ اس نے حفظ ماتقدم کے طور پر ایسا کیا تھا تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے۔ اس کے خیال کے مطابق تو پاکیشیائی ایجنٹوں کو اب سے کم از کم ایک ڈیڑھ گھنٹہ پہلے اس موڑ تک پہنچ جانا چاہئے تھا لیکن ایک گھنٹہ قبل جب اس نے خود اینڈرس کو کال

کیا تو اسے بتایا گیا کہ ابھی تک جیپ نہیں پہنچی اور جیسے ہی پہنچے گی اسے اڑا کر وہ خود رپورٹ دے دیں گے لیکن اب کافی دیر ہو گئی تھی لیکن ان کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی تھی اور بارٹن کے دل میں عجیب سی بے چینی نے ڈیرہ ڈال لیا تھا۔ پھر جب معاملات اس کی برداشت سے باہر ہو گئے تو اس نے خود ہی ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ بارٹن کالنگ۔ اوور“...... بارٹن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن دوسری طرف سے کال اٹنڈ ہی نہ کی جا رہی تھی۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ میری کال کیوں اٹنڈ نہیں کی جا رہی ہے۔ یہ اینڈرس کر کیا رہا ہے“...... بارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جب مسلسل کال دینے کے باوجود کسی نے کال اٹنڈ نہ کی تو بارٹن نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

”یس باس“...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

”سارج۔ جیپ لے کر فوراً پوائنٹ سکس سے آنے والی سڑک کے دوسرے موڑ کے قریب پہنچو بلکہ جیپ لے کر موڑ پر ہی چلے جانا۔ وہاں اینڈرس اور اس کے آدمی پوائنٹ سکس سے آنے والے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف پکٹنگ کئے ہوئے ہیں لیکن

وہاں سے ٹرانسمیٹر کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔ تم وہاں پہنچ کر چیکنگ کرو اور ٹرانسمیٹر ساتھ لے جاؤ اور مجھے رپورٹ دو لیکن جلدی۔ اور سنو۔ کسی معاملے میں کسی قسم کی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ جاؤ جلدی جاؤ''...... بارٹن نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بارٹن نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو بارٹن نے جھپٹ کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ سارج کالنگ۔ اوور''...... دوسری طرف سے سارج کی آوز سنائی دی تو بارٹن کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کا خیال تھا کہ اینڈرس کی کال ہو گئی۔

''اوہ سارج تم۔ کیا رپورٹ ہے''...... بارٹن نے کہا۔

''باس۔ یہاں اینڈرس کے نو افراد کی لاشیں جگہ جگہ پڑی ہوئی ہیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے البتہ اینڈرس اور اس کی جیپ یہاں موجود نہیں ہے۔ ہلاک ہونے والے افراد کے پاس ان کی مشین گنیں پڑی ہوئی ہیں اور یوں لگتا ہے کہ انہیں نیچے سے فائرنگ کر کے ہلاک کیا گیا ہے۔ اوور''...... سارج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ کیسے ہو گیا''...... بارٹن نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں باس''...... سارج نے جواب دیا۔

''اینڈرس اور اس کی جیپ بھی وہیں ہونی چاہئے یا دوسری صورت میں اینڈرس کی لاش ہونی چاہئے۔ کہاں ہے وہ۔ اوور''...... بارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہاں نہ اینڈرس ہے اور نہ ہی اس کی جیپ۔ آپ کہیں تو میں اسے اردگرد تلاش کروں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی لاش کہیں اور گرائی گئی ہو۔ اوور''...... سارج نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ٹھیک ہے تم واپس آ جاؤ۔ اوور اینڈ آل''...... بارٹن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھ دیا اور پھر میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔

''ٹام کو بھیجو میرے پاس۔ فوراً''...... بارٹن نے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ بارٹن نے ہونٹ بھینچ لئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک درمیانے قد اور درمیانے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔

''یس باس''...... آنے والے نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

''بیٹھو''...... بارٹن نے کہا تو آنے والا میز کی دوسری طرف کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ اینڈرس اور اس کے گروپ کو میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کا ٹاسک دیا تھا''...... بارٹن نے کہا۔

"یس باس"...... ٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"سارج کو میں نے پوائنٹ سکس چیکنگ کے لئے بھیجا تھا اس نے رپورٹ دی ہے کہ وہاں اینڈرس کے نو افراد کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں جبکہ اینڈرس اور اس کی جیپ غائب ہے۔ کیا تم اس کا مطلب سمجھ سکتے ہو کہ وہاں کیا ہوا ہو گا"...... بارٹن نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اس کا مطلب ہے کہ اینڈرس اور اس کا گروپ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کی بجائے خود ان کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں"...... ٹام نے جواب دیا۔

"ہاں۔ تم نے ٹھیک کہا ہے اور اینڈرس اور اس کی جیپ کی گمشدگی کا مطلب ہے کہ اینڈرس زندہ ان کے ہاتھ لگ گیا ہے اور یقیناً انہوں نے اینڈرس سے میرے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی اور اب وہ مجھ پر ریڈ کریں گے"...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ پھر کیا حکم ہے"...... ٹام نے چونک کر کہا۔

"یہ لوگ لازماً میرے پیچھے یہاں آئیں گے اور اب ان کا خاتمہ ہونا چاہئے۔ جیسے ہی وہ یہاں آئیں تم ان سب کا خاتمہ کر دینا۔ میں وڈ ہاؤس جا رہا ہوں۔ اگر وہ وڈ ہاؤس میں آئے تو میں ان سے خود ہی نپٹ لوں گا۔ وڈ ہاؤس میں ایسے انتظامات ہیں کہ

میں انہیں آسانی سے کور بھی کر لوں گا اور ان کا خاتمہ بھی کر دوں گا"...... بارٹن نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ آپ کے حکم کی پوری پوری تعمیل ہو گی"...... ٹام نے کہا تو بارٹن نے اسے جانے کا اشارہ کر دیا اور پھر اس کے باہر جانے کے بعد وہ خود بھی اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وڈ ہاؤس اس جنگل کے شمال مغرب میں لکڑیوں ایک کافی بڑی عمارت تھی۔ یہ ڈارک ہارٹ کا سیکشن ہیڈ کوارٹر تھا جو جنگل کے ایک مخصوص حصے میں بنایا گیا تھا اور اس عمارت کا انچارج بارٹن کا خاص آدمی تھا اور اس نے یہاں ایسے انتظامات کر رکھے تھے کہ اس کی اجازت کے بغیر کوئی اندر داخل نہیں ہوسکتا تھا اور وہاں اس نے اپنے دشمنوں سے نمٹنے کے لئے باقاعدہ بلیک روم بھی بنا رکھا تھا اور وڈ ہاؤس میں ایسے سائنسی انتظامات موجود تھے کہ جبراً اندر آنے والا خود بخود بے ہوش ہوسکتا تھا اس لئے بارٹن نے پاکیشیائی ایجنٹوں سے نمٹنے کے لئے وڈ ہاؤس کا انتخاب کیا تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ ان کا خاتمہ کر لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔

"عمران صاحب۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ہم بارٹن سے ملنے کے لئے وڈ ہاؤس جائیں۔ ہم براہ راست گرین فیلڈ جنگل کے وسط میں موجود ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر تک بھی تو پہنچ سکتے ہیں"۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ وہاں موجود سب لوگ سوئے پڑے ہوں گے۔ وہ انتہائی گھنا جنگل ہے اور وہاں نجانے ہمارے استقبال کے لئے کس قسم کے انتظامات کئے گئے ہوں اس لئے ہمارا بارٹن سے ملنا انتہائی ضروری ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ہماری تعداد کے بارے میں بھی وہاں اطلاع پہنچا دی گئی ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ راستے میں کہیں پر اچانک ہم پر فائر کھول دیا جائے کیونکہ اب انہیں ہمارے بارے میں معلوم ہو چکا

ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے صفدر اس لئے وہاں میں جورڈن اور وڈسن کے ساتھ جاؤں گا تم سب اس وڈ ہاؤس سے باہر ہی رہو گے تاکہ ہم پر وہاں کوئی کارروائی ہو تو تم اسے سنبھال سکو"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ اس طرح معاملات زیادہ بگڑ سکتے ہیں۔ ہمیں اکٹھا ہی رہنا ہو گا۔ یہ اور بات ہے کہ ہم دیکھ کر چلیں تاکہ بیک وقت ہمیں نشانہ نہ بنایا جا سکے"...... صفدر نے کہا اور پھر سب نے اس کی تائید کر دی تو مجبوراً عمران کو بھی ہاں کرنا پڑی اور پھر عمران جولیا، جورڈن اور وڈسن کے ساتھ رہا جبکہ باقی ساتھی علیحدہ چلے گئے لیکن اس کے باوجود وہ سب بڑے چوکنا نظر آ رہے تھے لیکن راستے میں کہیں بھی ان پر کسی قسم کا کوئی حملہ نہ ہوا اور وہ جنگل میں موجود درختوں کے تختوں سے بنی ہوئی ایک بڑی سی عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔ گیٹ پر وڈ ہاؤس کی پلیٹ بھی موجود تھی۔ گیٹ بند تھا۔

"کیپٹن شکیل۔ تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل موجود ہے۔ سائیڈ پر جا کر اندر گیس کیپسول فائر کر دو"۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل واپس آ گیا۔

"میں نے پانچ کیپسول اندر فائر کر دیئے ہیں لیکن اس عمارت

کی چار دیواری نہ صرف خاصی اونچی ہے بلکہ اس پر خار دار تاروں کا جال بھی موجود ہے جس میں بجلی کی تاریں بھی نظر آ رہی ہیں''...... کیپٹن شکیل نے واپس آ کر کہا۔

''کرنٹ تو ہو گا یہاں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ وہاں سے گزرا جائے۔ ہم گیٹ پر چڑھ کر بھی اندر کود سکتے ہیں''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہاں یقیناً سائنسی انتظامات ہوں گے اور گیٹ ہماری موت کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ آؤ۔ اب گیس کے اثرات ختم ہو چکے ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''آپ یہیں ٹھہریں۔ میں اور کیپٹن شکیل جا کر اندر چیک کر کے پھاٹک کھولتے ہیں''...... صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے سائیڈ روڈ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ کے بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور صفدر باہر آ گیا اور اس نے ہاتھ ہلا کر اشارہ کر کے انہیں آنے کے لئے کہا۔

''آؤ''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''عمران صاحب۔ آپ کا خیال درست تھا۔ یہاں واقعی خاصے سائنسی انتظامات کئے گئے ہیں لیکن میں نے تمام مشینیں آف کر دی

ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''مشینیں کہاں ہیں''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ایک کمرے میں چار مشینیں موجود ہیں جو باقاعدہ کام کر رہی تھیں لیکن اس عمارت میں صرف دس افراد ہیں جن میں سے چار مسلح محافظ تھے البتہ ایک آدمی ان مشینوں والے کمرے میں ایک کنٹرولنگ مشین کے سامنے موجود تھا اور باقی سب اندر موجود تھے''...... صفدر نے ان کے ساتھ اندر کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اندر سے چیک کیا جا رہا تھا پھر تو انہیں معلوم ہو جانا چاہئے تھا کہ تم نے باہر سے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ جب تک ہم مخصوص رینج میں نہ آتے ہوں گے وہ چیک نہ کر سکتے ہوں گے اور گیس کا انہیں خیال ہی نہ آیا ہو گا''...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اس کمرے میں داخل ہوا جہاں مشینیں موجود تھیں لیکن اب ان سب کو فائرنگ کر کے تباہ کر دیا گیا تھا۔ کیپٹن شکیل وہاں موجود تھا۔ ایک طرف ایک مستطیل شکل کی مشین میز پر رکھی ہوئی تھی اور اس کے سامنے بازوؤں والی کرسی پر بارٹن پڑا تھا۔ اس مستطیل شکل کی مشین کو بھی فائرنگ کر کے تباہ کر دیا گیا تھا۔

''اسے یہاں سے اٹھا کر اوپر لے چلو اور رسی وغیرہ تلاش کر کے اسے باندھ دو''...... عمران نے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر اس

بارٹن کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر وہ سب اس کمرے سے باہر آ گئے۔

"باقی افراد کو آف کر دو"...... عمران نے کہا تو تنویر تیزی سے ایک اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ بڑے کمرے میں آ کر صفدر نے بارٹن کو ایک کرسی پر ڈالا جبکہ اس دوران وڈسن رسی کا ایک گچھا اٹھائے اس بڑے کمرے میں داخل ہوا۔ وہ شاید رسی تلاش کرنے چلا گیا تھا۔ پھر صفدر نے وڈسن کی مدد سے بارٹن کو کرسی کے ساتھ رسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔

"اینٹی گیس بھی ہے یا نہیں"...... عمران نے جو اس دوران کرسی پر بیٹھ چکا تھا مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ موجود ہے"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا دہانہ بارٹن کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے شیشی کو جیب میں ڈال لیا۔ اس دوران جولیا عمران کے ساتھ دوسری کرسی پر بیٹھ چکی تھی جبکہ جورڈن اور وڈسن عمران کی کرسی کے پیچھے کھڑے تھے۔

"صفدر۔ تم باقی ساتھیوں کے یہاں کی مکمل تلاشی لو۔ شاید کوئی خاص بات سامنے آ جائے"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل پہلے ہی باہر تھے تھوڑی دیر بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے اور اس

نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہوئے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو۔ تم اندر کیسے آ گئے۔ یہ مجھے کیوں باندھ رکھا ہے"...... بارٹن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت موت کی سی زردی پھیل گئی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران تم۔ لیکن تم اندر کیسے آ گئے اور زندہ کیسے نظر آ رہے ہو"...... بارٹن نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے پہلے باہر سے بے ہوش کر دینے والی گیس اندر فائر کی اور پھر اندر آ گئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ تم زندہ سلامت اندر داخل ہو جاؤ۔ نہیں۔ چار دیواری کے اوپر تو سی ایل ڈی گیس بیس فٹ کی حد تک موجود ہے اور دیواروں اور پھاٹک میں ہائی پاور کا کرنٹ دوڑ رہا ہے۔ چاہے اندر کیسے بھی حالات ہوں تم تو کسی بھی صورت زندہ اندر نہ آ سکتے تھے"...... بارٹن کی حالت واقعی شدت سے خاصی خراب نظر آ رہی تھی۔

"ہم گٹر کے راستے اندر آئے ہیں اور پھر ہم نے تمہاری مشینری تباہ کر دی اس طرح ہم زندہ سلامت تمہارے سامنے موجود ہیں"...... عمران نے کہا تو بارٹن اس طرح تیزی سے آنکھیں ٹپکانے لگا جیسے اس کی آنکھوں میں کسی نے ریت ڈال دی ہو۔

''گ۔ گٹر کے راستے۔ گٹر کہہ رہے ہو۔ کک۔ کک۔ کیا مطلب''...... بارٹن کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔

''ہم باہر سے گٹر میں داخل ہوئے اور گٹر کے کناروں پر چلتے ہوئے اندر والے راستے میں پہنچ گئے وہاں لوہے کی سیڑھیاں موجود تھیں ہم اوپر چڑھے پھر ڈھکن اٹھا کر بغیر کسی گیس اور الیکٹرک کرنٹ کا شکار ہوئے وڈ ہاؤس کے اندر پہنچ گئے۔تم نے باہر سے آنے والوں کو روکنے کے لئے مشینیں لگا رکھی تھیں۔ اندر والوں کے لئے تو کوئی مسئلہ نہ تھا تم اور تمہارے آدمی پہلے ہی گیس سے بے ہوش پڑے ہوئے تھے ہم نے مشینیں تباہ کر دیں اور ساتھ ہی تمہارے آدمیوں کو ہلاک کر دیا اور تمہیں مشین روم سے اٹھا کر یہاں لے آئے اور رسیوں سے باندھ کر اب تمہیں ہوش میں لایا گیا ہے''...... عمران نے بڑے معصوم سے انداز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ مجھے تو کبھی خیال ہی نہ آیا تھا۔ اوہ۔ اوہ واقعی ایسا ممکن تھا۔ بہرحال اب میں کیا کر سکتا ہوں اب تو تم آ ہی گئے ہو۔لیکن اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو''۔ بارٹن نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم نے اینڈرس اور اس کے گروپ کو ہمارے خلاف پوائنٹ سکس پر میزائل گنوں سمیت لاکھڑا کیا تھا اور اب پوچھ رہے ہو کہ ہم تم کیوں ملنا چاہتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے تو ایسا کچھ بھی نہیں کیا''...... بارٹن نے کہا۔

''وڈسن''......عمران نے گردن موڑ کر اپنے سیاہ فام ساتھی وڈسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس''...... وڈسن نے جواب دیا۔

''اس کی ایک آنکھ نکال دو''......عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''اوکے سر''...... وڈسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بڑے جارحانہ انداز میں بارٹن کی طرف بڑھنے لگا۔

''رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میری آنکھ مت نکالو۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں''...... بارٹن نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''اس کے قریب کھڑے ہو جاؤ وڈسن۔ جیسے ہی میں اشارہ کروں اس کی ایک آنکھ نکال دینا''......عمران نے کہا۔

''یس سر''...... وڈسن نے کہا۔

''سنو بارٹن۔ اب تک تم سے نرم انداز میں تفصیلی گفتگو اس لئے کی جا رہی تھی کہ تم ذہنی طور پر سنبھل جاؤ۔ اب تم ذہنی طور پر سنبھل گئے ہو اس لئے اب اگر تم نے ہماری باتوں کا غلط جواب دیا تو مجھے فوراً معلوم ہو جائے گا اور پھر پہلے تمہاری آنکھ نکالی جائے گی۔ پھر ناک اور کان کاٹے جائیں گے۔ پھر بازو کی ہڈیاں توڑی جائیں گی اور آخر میں ٹانگوں کی ہڈیاں اور یہ دونوں سیاہ فام دیو

اس کام میں ماہر ہیں۔ تم ایک چھوٹے سے مینڈک ہو۔ اس لئے ہاتھیوں کی لڑائی کے بیچ مت آؤ۔ تم ایک بار مجھے نقلی فلم دے کر دھوکہ دے چکے ہو۔ اب دوسری بار دھوکہ دینے کی کوشش کی تو تمہارے جسم سے روح بعد میں نکلے گی پہلے تمہارا خوفناک حشر ہو گا''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''تم۔ تم کیا چاہتے ہو''...... بارٹن نے کہا۔

''ہمیں اپنے ساتھ ڈارک ہارٹ کے ہیڈ کوارٹر لے چلو اور بس''...... عمران نے کہا۔

''مم مم۔ میں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں نہیں جانتا اور نہ میں کبھی ہیڈ کوارٹر گیا ہوں''...... بارٹن نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

''وڈسن''...... عمران نے کہا تو دوسرے لمحے کمرہ بارٹن کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ وڈسن نے انتہائی پھرتی سے ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور پھر اس سے پہلے کہ بارٹن کچھ کہتا اس نے اپنی انگلی اس کی آنکھ میں کسی نیزے کی طرح مار دی اور کمرہ بارٹن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ وڈسن نے اپنی انگلی کو بارٹن کے لباس سے صاف کیا جبکہ بارٹن انتہائی تکلیف کی وجہ سے دائیں بائیں سر بری طرح پٹخ رہا تھا۔

''تمہارے پاس خنجر ہے تو اسے نکال لو اور اب اگر یہ دوبارہ جھوٹ بولے تو اس کی ناک جڑ سے کاٹ دینا''...... عمران نے کہا۔

''یس سر''...... وڈسن نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

''میں۔ میں بتاتا ہوں۔ مجھے مت مارو۔ تم۔ تم بہت ظالم ہو''...... بارٹن نے رک رک کر کہا۔

''آخری موقع دے رہا ہوں اس کے بعد وڈسن کا خنجر حرکت میں آ جائے گا۔ یہ بتاؤ کہ کرنل رچرڈسن سے تمہارا رابطہ کیسے ہوتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ٹرانسمیٹر کے ذریعے''...... بارٹن نے جواب دیا۔

''کہاں ہے ٹرانسمیٹر''...... عمران نے کہا تو بارٹن نے مشین روم کی ایک الماری کے بارے میں بتا دیا۔

''جورڈن جا کر ٹرانسمیٹر لے آؤ''...... عمران نے دوسرے سیاہ فام سے کہا تو جورڈن سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور اس کمرے سے باہر چلا گیا۔

''کیا فریکوئنسی ہے اس کی''...... عمران نے کہا تو بارٹن نے فریکوئنسی بتا دی۔ تھوڑی دیر بعد جورڈن ایک چھوٹا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرانسمیٹر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔

''کیا کرنل رچرڈسن جانتا ہے کہ تم نے ہمیں ہلاک کرنے کے لئے اینڈرس گروپ ہائر کیا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں''...... بارٹن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم کرنل رچرڈسن کو بتاؤ کہ اینڈرس اور اس کے ساتھیوں نے پاکیشیائیوں پر حملہ کیا اور پاکیشیائی ہلاک ہو گئے لیکن مقابلے میں اینڈرس کے ساتھی بھی ہلاک ہو گئے ہیں اور صرف اینڈرس بچا ہے لیکن پاکیشیائیوں کی لاشیں وہ وہاں سے اٹھا لایا ہے"...... عمران نے بارٹن سے کہا۔

"لیکن اگر اس نے لاشیں طلب کر لیں تو پھر"...... بارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ ہم کرنل رچرڈسن سے ملاقات کے لئے لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے جیسے تم کہو۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... بارٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر پر وہ فریکوئنسی ایڈجسٹ کی جو بارٹن نے بتائی تھی اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر جورڈن کی طرف بڑھا دی۔ جورڈن ٹرانسمیٹر اٹھائے کرسی پر بندھے بیٹھے بارٹن کے پاس پہنچ گیا اور اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ بارٹن کالنگ۔ اوور"...... بارٹن بار بار کال دینے لگا۔

"یس۔ کرنل رچرڈسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کرنل رچرڈسن کی آواز سنائی دی۔

"خوش خبری چیف۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور"...... بارٹن نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی۔ اوور"...... دوسری طرف سے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا گیا۔

"یس چیف۔ ان کی لاشیں یہاں وڈ ہاؤس میں میرے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ ان کی تعداد سات ہے۔ ایک عورت اور چھ مرد۔ ان میں دو مقامی دیوہیکل حبشی بھی ہیں۔ اوور"...... بارٹن نے کہا۔

"اوہ۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف۔ ان لوگوں کی پوائنٹ سکس سے جیسے ہی روانگی ہوئی ہمیں ان کی جیپ اور ان سب کے بارے میں مکمل تفصیلات مل گئی تھیں۔ [illegible] نے یہاں کے ایک معروف غنڈے اینڈرس کو کال کر کے اسے کہا کہ وہ اپنے گروپ سمیت کراسگا سے باہر راستے پر پکٹنگ کرے اور جیسے ہی جیپ وہاں پہنچے ان پر میزائل فائر کر دیئے جائیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا لیکن یہ لوگ سڑک کے راستے سے نہ آئے بلکہ ایک اور راستے سے اندر داخل ہوئے لیکن اینڈرس کو ان کے بارے میں اطلاع مل گئی چنانچہ اینڈرس نے اپنے گروپ سمیت اچانک ان پر فائر کھول دیا۔ انہوں نے مقابلہ کیا۔ اینڈرس کے دس افراد ہلاک ہو گئے لیکن وہ ان سات افراد کو ہلاک کرنے میں بھی کامیاب ہو گئے اور پھر وہ اپنے آدمیوں کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کی لاشیں بھی اٹھا لایا اور یہ لاشیں اس وقت میرے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ اوور"...... بارٹن نے کہا۔

"تم کہاں سے کال کر رہے ہو۔ اوور"...... کرنل رچرڈسن نے

پوچھا۔

''اپنے خاص اڈے وڈ ہاؤس سے۔ اوور''...... بارٹن نے کہا۔

''کیا یہ اصل چہروں میں ہیں یا میک اپ ہیں۔ اوور''...... کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

''مقامی میک اپ میں ہیں یہ لوگ چیف۔ اوور''...... بارٹن نے جواب دیا۔

''تم ان کے چہرے واش کرا کر انہیں کار میں ڈال کر گرین فیلڈ جنگل کے سرخ پتوں والے درختوں کے جھنڈ میں لا کر چھوڑ جاؤ۔ وہاں سے میرے آدمی انہیں اٹھا لیں گے۔ میں ایک بار خود ان کی لاشیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ اوور''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''یس چیف۔ لیکن آپ اپنا وعدہ نہیں بھولیں گے۔ اوور''...... بارٹن نے کہا۔

''تم بے فکر رہو۔ تم سے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ ہر صورت میں پورا ہو گا۔ اوور''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''تھینک یو چیف''...... بارٹن نے کہا۔

''اور سنو۔ ٹرانسمیٹر ساتھ لے آنا۔ سرخ پتوں والے درختوں کے پاس کار چھوڑ کر تم نے مجھے کال کر کے بتانا ہے اور پھر تم واپس چلے جاؤ گے۔ اوور''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور''...... بارٹن نے جواب دیا۔

''او کے۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جورڈن نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پیچھے ہٹ کر عمران کے قریب کھڑا ہو گیا۔

''یہاں کوئی کار موجود ہے''...... عمران نے بارٹن سے پوچھا۔

''ہاں''...... بارٹن نے جواب دیا۔

''جورڈن۔ بارٹن کی رسیاں کھول دو۔ یہ ہمارے ساتھ جائے گا اور ہمیں وہاں چھوڑ کر واپس آ جائے گا اور سنو بارٹن۔ میں تمہیں زندہ رہنے کا ایک اور موقع دے رہا ہوں۔ تم ہمارے ساتھ وہاں جاؤ گے اور جہاں کرنل رچرڈسن نے کہا ہے وہاں کار روک کر اسے اطلاع دو گے اور پھر تم واپس آ جاؤ گے۔ پھر ہم جانیں کرنل رچرڈسن''...... عمران نے کہا۔

''لیکن میں کیسے واپس آؤں گا''...... بارٹن نے کہا۔

''ارے ہاں۔ ایک جیپ بھی ساتھ لے لیتے ہیں۔ جیپ تو تمہارے پاس ہو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہے''...... بارٹن نے کہا تو عمران کے اشارے پر وڈسن نے آگے بڑھ کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے خنجر سے اس کی رسیاں کاٹ دیں۔

''شکریہ''...... بارٹن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی اور پھر وہ سب اس بڑے کمرے سے باہر آ گئے۔ باہر عمران کے ساتھی موجود

تھے وہ بارٹن کو اس طرح ساتھ آتے دیکھ کر حیران ہو گئے۔

''کیا ہوا''...... صفدر نے کہا اور عمران نے اسے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

''لیکن تم نے اسے ساتھ کیوں لے لیا ہے۔تم اس کی آواز اور لہجے میں بھی تو بات کر سکتے تھے''...... جولیا نے کہا۔

''ہمیں جنگل میں سرخ پتوں والے درختوں کے سپاٹ کا علم نہیں ہے جس کے بارے میں کرنل رچرڈسن نے کہا ہے اور یقیناً اس نے وہاں نگرانی کا کوئی بندوبست کر رکھا ہو گا اس لئے جب یہ ہمیں وہاں چھوڑ کر جیپ میں واپس آئے گا تو نگرانی کرنے والے مطمئن ہو کر باہر آ جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن''...... صفدر نے کچھ کہنا چاہا۔

''بس ٹھیک ہے۔ باقی باتیں بعد میں ہوں گی۔ تنویر تم جیپ نکالو جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ تم سنبھالو گے جبکہ تم عقبی سیٹ پر صفدر اور بارٹن سائیڈ سیٹ پر بیٹھے گا۔ باقی ہم سب کار میں ہوں گے۔ جیپ آگے اور کار اس کے پیچھے چلے گی''...... عمران نے ہاتھ اٹھا کر صفدر کو مزید بات کرنے سے روکتے ہوئے کہا۔

''لیکن ظاہر ہے کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تم ہو گے اور وہ لوگ دور سے تمہیں چیک کر لیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''میں نہیں۔ جورڈن کار ڈرائیو کرے گا۔ ہم سب مقامی میک اپ میں ہیں اس لئے جورڈن، بارٹن کا ساتھی ہو گا اور وہ سرخ

پتوں کے درختوں والے اسپاٹ سے کار روک کر بارٹن کے ساتھ جیپ میں سوار ہو کر واپس آ جائے گا جبکہ ہم کار کے فرش پر لاشوں کے روپ میں موجود ہوں گے۔ پھر جورڈن، بارٹن کا خاتمہ کر کے جیپ کے بغیر واپس وہاں پہنچ جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ اگر واقعی نگرانی ہو رہی ہو گی تو تنویر اور میں جیپ سے اتر کر کار میں داخل ہوتے ہوئے چیک کر لیا جائے گا اس طرح سارا کھیل بگڑ جائے گا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔تمہاری بات درست ہے۔تو بتاؤ کہ ایسی صورت میں کیا کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔ بارٹن اس دوران جورڈن اور وڈسن کے ساتھ ایک اور کمرے میں چلا گیا تھا تا کہ وہ اس کی آنکھ کی مرہم پٹی کر سکیں۔ عمران نے جورڈن اور وڈسن کو اس کے ساتھ بھجوا دیا تھا۔

''جیپ کو رہنے دیں اور بارٹن کو کار میں ہی بٹھا دیں وہ پیدل واپس آ سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ اس طرح کرنل رچرڈسن اور اس کے ساتھی مشکوک ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ بات طے ہے کہ کوئی آدمی پیدل وہاں سے واپس نہیں آ سکتا۔ اس لئے جیپ تو بہرحال لے جانا ہو گی البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ کار اور جیپ کو اس طرح آڑ میں کھڑی کریں کہ جورڈن جب کار سے اتر کر جیپ میں جائے تو تنویر اور صفدر آڑ لے کر جیپ سے کار میں عقبی طرف سے داخل ہو جائیں وہ چلا

جائے گا اور پھر آگے کارروائی مکمل ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''چلو ایسے ہی سہی''...... صفدر نے کہا اور پھر سب نے اور کوئی چارہ کار نہ دیکھتے ہوئے اس تجویز کی حمایت کر دی۔ تھوڑی دیر تک وہ اپنی پلاننگ پر ڈسکس کرتے رہے اور پھر وہ سب جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ ان کے چہروں پر عزم تھا۔

کرنل رچرڈسن نے ٹرانسمیٹر آف کر کے رکھا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ پھر کچھ سوچ کر اس نے ساتھ پڑا ہوا ایک فکسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل رچرڈسن کالنگ۔ اوور''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''یس چیف۔ جان برگ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''جان برگ۔ میرے پاس میں آؤ۔ ایک اہم بات کرنی ہے۔ اوور''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل رچرڈسن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

''آؤ بیٹھو جان برگ''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم"...... جان برگ سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"بارٹن نے انتہائی اہم لیکن عجیب اطلاع دی ہے"...... کرنل رچرڈسن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
"ایسی کیا اطلاع ہے چیف کہ جس کی وجہ سے آپ الجھے ہوئے سے دکھائی دے رہے ہیں"...... جان برگ نے کہا تو کرنل رچرڈسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بارٹن کے ساتھ ہونے والے تمام بات چیت دوھرا دی۔
"اوہ۔ چیف یہ تو واقعی انتہائی اہم اور شاندار اطلاع ہے لیکن آپ کیوں اسے عجیب کہہ رہے ہیں اور اس قدر الجھے ہوئے کیوں دکھائی دے رہے ہیں۔ کیا آپ کو بارٹن کی باتوں پر یقین نہیں ہے"...... جان برگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو مجھے واقعی اس اطلاع پر یقین نہیں آیا"...... کرنل رچرڈسن نے کہا تو جان برگ بے اختیار اچھل پڑا۔
"وہ کیوں چیف۔ کیا یہ پاکیشیائی ہلاک نہیں ہو سکتے"...... جان برگ نے کہا۔
"وہ انسان ہیں اور ہلاک ہو سکتے ہیں لیکن جس طرح بارٹن نے بتایا ہے کہ وہ ایک غنڈے اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں یہ بات میرے حلق سے نہیں اتر رہی کیونکہ وہ دنیا کے خطرناک ترین اور انتہائی شاطر ایجنٹ ہے۔ ایسے ایجنٹ کہ جن کو ہلاک کرنے کی حسرت لئے اب تک سینکڑوں ایجنٹ موت کی

آغوش میں جا چکے ہیں اور بے شمار ایجنسیاں تباہ و برباد ہو چکی ہیں تو اگر یہ غنڈے ان پر بے خبری کے عالم میں اچانک حملہ کر دیتے تو دوسری بات تھی لیکن اس طرح باقاعدہ مقابلے میں یہ لوگ ان کے ہاتھوں ہلاک نہیں ہو سکتے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔
"اوہ۔ پھر بارٹن نے کیوں ایسی اطلاع دی ہے۔ اس کی وجہ"...... جان برگ نے کہا۔
"ہو سکتا ہے کہ انہوں نے بارٹن پر قابو پالیا ہو۔ وہ پہلے بھی بارٹن کو قابو میں کر چکے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ پھر ان کے قابو میں آ گیا ہو اور عمران نے اسے مجبور کر کے اس سے کال کرائی ہو تاکہ ہم مطمئن ہو جائیں اور وہ اچانک ہمارے سروں پر پہنچ جائیں"...... کرنل رچرڈسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ اوہ۔ پھر تو واقعی یہ خطرناک صورتحال ہے۔ پھر اب آپ نے کیا پلان بنایا ہے"...... جان برگ نے کہا۔
"میں نے جان بوجھ کر اسے سرخ پتوں والے درختوں والے اسپاٹ پر پہنچنے کا کہا ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت میزائل گنیں لے کر وہاں پہنچ جاؤ اور ڈی ڈی ایف سے ان کی نگرانی کرو۔ جیسے ہی وہ وہاں پہنچیں ان پر میزائل فائر کر دو۔ اس طرح اگر ان کی لاشیں بھی ہوں گی تب بھی وہ ختم ہو جائیں گے اور اگر وہ زندہ اندر موجود ہوں گے تو پھر بھی ہلا[illegible] جائیں گے"...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

”پھر مجھے یہ سپاٹ چھوڑنا پڑے گا“...... جان برگ نے کہا۔

”تم ایک آدمی کو ساتھ لے کر چلے جاؤ۔ باقی دو یہاں رہ جائیں گے“...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

”ٹھیک ہے چیف۔ جیسے آپ کا حکم“...... جان برگ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

”اپنے ساتھ ٹرانسمیٹر ضرور لے جانا اور مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا“...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

”یس چیف۔ ہمیں فوری روانہ ہونا پڑے گا تاکہ ان کے پہنچنے سے پہلے ہم وہاں مناسب جگہ کا انتخاب کر سکیں“...... جان برگ نے کہا اور کرنل رچرڈسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جان برگ مڑ کر کیبن سے باہر چلا گیا اور کرنل رچرڈسن نے ایک طویل سانس لے کر کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد ہی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو کرنل رچرڈسن نے جھپٹ کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ بارٹن کالنگ۔ اوور“...... ٹرانسمیٹر سے بارٹن کی آواز سنائی دی تو کرنل رچرڈسن بے اختیار چونک پڑا۔

”یس کرنل رچرڈسن اٹنڈنگ یو۔ کہاں سے بول رہے ہو بارٹن۔ اوور“...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

”سرخ پتوں والے درختوں کے پاس سے چیف۔ میں لاشیں کار میں چھوڑ کر واپس جیپ میں جا رہا ہوں۔ آپ یہ لاشیں اٹھوا

لیں۔ ان کے میک اپ بھی صاف کر دیئے گئے ہیں۔ اوور“۔ بارٹن نے کہا۔

”اوہ۔ او کے ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو۔ اوور“...... کرنل رچرڈسن نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو کرنل رچرڈسن نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”کیا ہوا۔ جان برگ وہاں کیوں نہیں پہنچا“...... کرنل رچرڈسن نے ٹرانسمیٹر رکھ کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن چند منٹوں کے بعد ہی ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر کال آنا شروع ہو گئی تو کرنل رچرڈسن نے ایک بار پھر تیزی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ جان برگ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور“...... جان برگ کی آواز سنائی دی۔

”یس۔ کرنل رچرڈسن اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور“۔ کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

”کرنل رچرڈسن۔ ہم دونوں ابھی یہاں پہنچے ہیں۔ یہاں ایک کار ہمارے سامنے آ کر رکی ہے۔ ایک جیپ مڑ کر جا رہی تھی۔ ہمارے ایڈجسٹ ہونے تک جیپ جنگل میں غائب ہو گئی جبکہ ہم نے کار پر میزائل فائر کر کے کار کے پرخچے اڑ دیئے ہیں۔ پھر ہم نے چیکنگ کی تو اس میں واقعی چار پاکیشیائی افراد ایک سوئس نژاد عورت اور دو مقامی سیاہ فام آدمیوں کی لاشوں کے ٹکڑے ملے ہیں۔ اوور“...... جان برگ نے کہا۔

”گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا خدشہ غلط تھا۔ بارٹن عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہی لایا تھا۔ جیپ میں واپس جانے والا بارٹن ہی تھا۔ تم لاشوں کو وہیں چھوڑ کر واپس آ جاؤ۔ اب میں مطمئن ہوں کہ یہ خطرناک لوگ واقعی ختم ہو گئے ہیں۔ اوور“...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

”کیا ان لاشوں کو بھی ساتھ لے آئیں۔ اوور“...... جان برگ نے کہا۔

”کس طرح لے آؤ گے۔ اوور“...... کرنل رچرڈسن نے پوچھا۔

”میں جیپ ساتھ لایا ہوں۔ جیپ میں ڈال کر ان کی لاشوں کے ٹکڑے لائے جا سکتے ہیں۔ اوور“...... جان برگ نے کہا۔

”اوکے۔ اگر ان کے چہرے سلامت ہیں تو لے آؤ۔ میں بھی ایک بار انہیں دیکھ کر تسلی کرنا چاہتا ہوں۔ اوور“...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

”اوکے چیف۔ اوور“...... جان برگ نے جواب دیا۔

”جلدی واپس پہنچو اور سیدھے میرے پاس میں آؤ۔ اوور اینڈ آل“...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے میز پر رکھ دیا اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ابھی کرنل رچرڈسن کو جانب رک سے بات کئے چار پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ اچانک کیبن کے باہر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور کرنل رچرڈسن بے اختیار

چونک پڑا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر سائیڈ پر ہو گیا اور اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

”چیف۔ چیف۔ میں کراسکی ہوں“...... باہر سے کرنل رچرڈسن کو اپنے ایک ساتھی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کیبن کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک ورزشی جسم کا نوجوان بڑے متوحش سے انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس کا جسم پسینے سے بھیگا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جیسے اس نے اپنی موت دیکھ لی ہو اور اس سے بچنے کے لئے وہ بری طرح سے بھاگتا ہوا آیا ہو۔

”کیا ہوا ہے تمہیں کراسکی“...... کرنل رچرڈسن نے واپس اپنی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”چچ چچ چیف۔ وہ۔ وہ جان برگ اور اس کا ساتھی جیکی دونوں ہلاک ہو چکے ہیں“...... آنے والے نوجوان نے کہا تو کرنل رچرڈسن اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں تلے اچانک خوفناک بم پھٹ پڑا ہو۔ اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

”کک کک۔ کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ ابھی پانچ منٹ پہلے میری بات ہوئی ہیں جان برگ سے ٹرانسمیٹر پر اور تم یہ بکواس کر رہے ہو“...... کرنل رچرڈسن نے چیختے ہوئے کہا۔

”نو چیف۔ میں سچ بول رہا ہوں۔ وہ نقلی کال ہو گی۔ کوئی اور آدمی جان برگ کی آواز میں بات کر رہا ہو گا کیونکہ جان برگ اور

جیکی کی ہارٹ لنک کاشنز ڈیڈ ہو چکے ہیں''...... اس نوجوان نے کہا۔

''کاشنز ڈیڈ ہو چکے ہیں۔ کب۔ کیسے۔ کیوں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیسے''...... کرنل رچرڈسن نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ کو معلوم تو ہے چیف کہ ہم سب کے جسموں میں ہارٹ لنک کاشنز موجود ہیں اور جب ہم میں سے کوئی ہلاک ہوتا ہے تو یہ کاشنز کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور مشین پر سوئی ڈیتھ پوائنٹ کے نشان پر پہنچ جاتی ہے اور یہ مشینیں میرے کیمپ میں موجود ہیں۔ میں ان کو وقتاً فوقتاً اس لئے چیک کرتا رہتا ہوں کہ مشینیں ان آرڈر رہیں۔

میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے یہ مشینیں چیک کیں تو جان برگ اور جیکی کی مشینوں کی سوئیاں ڈیتھ پوائنٹ پر پہنچ چکی تھیں۔ آیئے میں آپ کو دکھا سکتا ہوں''...... کراسکی نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ کرنل رچرڈسن اس کے پیچھے باہر نکلا۔ اس کے ذہن میں کراسکی کی بات سن کر دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اسے حقیقتاً یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ سب کیا ہے اور کیسے ہو گیا ہے۔ پھر وہ ایک درخت کے پاس پہنچ گئے جس کے ساتھ رسی کی بنی ہوئی سیڑھی لٹک رہی تھی۔ کراسکی اور اس کے پیچھے کرنل رچرڈسن تیزی سے سیڑھی چڑھ کر گھنے درخت کے اندر بنے ہوئے کیبن میں

داخل ہوئے تو وہاں واقعی مشینری موجود تھی اور پھر کرنل رچرڈسن ایک جھٹکے سے رک گیا کیونکہ دو مشینوں جن پر جلی حروف میں جان برگ اور جیکی درج تھا کی سوئیاں ڈیتھ کے نشان پر پہنچی ہوئی تھیں جبکہ باقی مشینوں پر کراسکی اور دوسرے بے شمار افراد کے حروف کی سوئیاں او کے کے نشان پر موجود تھیں۔

''ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ جان برگ اور جیکی دونوں ان کے ہاتھوں مارے گئے اور ان میں سے کسی نے جان برگ کی آواز اور لہجے میں مجھے کال کیا ہے اور میں پہچان ہی نہیں سکا۔ رئیلی ویری بیڈ۔ اب کیا ہو گا''...... کرنل رچرڈسن نے خود کلامی کے انداز میں اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ آپ نے اس نقلی جان برگ کو کیا حکم دیا ہے''...... کراسکی نے کہا تو کرنل رچرڈسن اس طرح اچھل پڑا جیسے اس کا منجمد ذہن پھر کام کرنے لگ گیا ہو۔

''اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ اب بھی انہیں ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ سنو۔ تم فولسن کو بھی احکامات دے دو کہ وہ اس راستے کی نگرانی کرے جہاں سے یہ لوگ آ سکتے ہیں اور اسے کہو کہ وہ میزائل گن کو کمپیوٹر کے ساتھ لنک کر دے۔ پھر جیسے ہی وہ جیپ یا کار ٹارگٹ پر آئے اسے فائر کر کے ہٹ کر دیا جائے اور تم نے ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر کور کرنا ہے اور میں نے جان برگ سے کہا تھا کہ وہ سیدھا میرے آفس میں آ جائے اس لئے اگر وہ فولسن کے حملے سے بچ بھی گیا

تو وہ سیدھا وہیں آئے گا اور تم یہاں سے آسانی سے اسے ہٹ کر سکتے ہو''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''لیکن چیف اگر فولسن نے پہلے ان پر حملہ کر دیا تو پھر وہ لازماً یہ سمجھ جائیں گے کہ ہمیں حالات کا علم ہو گیا ہے اس لئے وہ لامحالہ ہیڈ کوارٹر میں آنے کی بجائے دور سے میزائل گنوں سے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے یا تو پہلے ان پر حملہ کیا جائے یا پھر اس وقت جب وہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوں''...... کراسکی نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ اس لئے ہمیں سائیڈوں میں پھیل کر اس انداز میں پکٹنگ کرنا ہو گی کہ اس سواری کو جس پر وہ آئیں گے میزائل سے اڑا دیا جائے اور اگر پھر بھی کوئی بچ جائے تو اسے مشین گنوں کی فائرنگ سے اڑا دیا جائے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''یس چیف۔ یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ یہ سب ہمارا نشانہ بن جائیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ دور سے میزائلوں سے ہیڈ کوارٹر پر ہی حملہ کر دیں۔ ہمارے پاس ڈبل نائن گیس موجود ہے جو یہاں وسیع ایریئے میں تیزی سے پھیل کر کام کر سکتی ہے اس لئے جیسے ہی یہ لوگ مخصوص ائریئے میں داخل ہوں ہم پہلے ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں اور خود گیس ماسک پہنے رکھیں۔ اس طرح وہ سب بے ہوش ہو جائیں گے اس کے بعد انہیں گولیوں سے چھلنی کیا جا سکتا ہے اور یہ کام میں اور

فولسن دونوں مل کر آسانی سے کر سکتے ہیں''...... کراسکی نے کہا۔

''اوہ۔ ویل ڈن۔ ویری ویل ڈن۔ ٹھیک ہے۔ میں اپنے آفس میں ہی رہوں گا لیکن سنو تم دونوں نے انہیں بے ہوش کرنا ہے۔ ہلاک میں خود انہیں کروں گا''...... کرنل رچرڈسن نے کہا۔

''جیسے آپ کا حکم چیف''...... کراسکی نے جواب دیا۔

''ایک گیس ماسک مجھے دے دو اور سنو۔ ٹرانسمیٹر اپنے پاس رکھنا۔ جیسے ہی تم گیس فائر کرنے لگو مجھے ٹرانسمیٹر پر اشارہ کر دینا تاکہ میں گیس ماسک پہن لوں''...... کرنل رچرڈسن نے کہا تو کراسکی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک طرف موجود ایک بڑے بیگ سے اس نے جدید گیس ماسک نکال کر کرنل رچرڈسن کو دے دیا۔

''اوکے۔ پوری احتیاط اور ہوشیاری سے کام کرنا۔ یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں انہیں یہاں سے بچ کر نہیں نکلنا چاہئے''...... کرنل رچرڈسن نے گیس ماسک لیتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں''...... کراسکی نے کہا اور پھر دونوں گیس ماسک اٹھائے کیبن کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

''میرا خیال ہے کہ مجھے یہاں نہیں رکنا چاہئے۔ میں اپنے ساتھ چند افراد کو لے کر عمارت کے عقب میں موجود کیمپوں کی طرف جا رہا ہوں۔ جب وہ سب بے ہوش ہو جائیں تو مجھے اطلاع کر دینا۔ میں وہیں سے خود جا کر ان سب کو گولیوں سے چھلنی

کروں گا''...... کرنل رچرڈس نے کچھ سوچ کر کہا۔

''لیکن چیف۔ آپ کا باہر جانا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے''۔ کراسکی نے کہا۔

''میں اپنی حفاظت کرنا جانتا ہوں نانسنس''...... کرنل رچرڈسن نے غرا کر کہا اور تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔

کار گھنے جنگل میں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر باقی ساتھی موجود تھے۔ کچھ دور آگے جانے کے بعد عمران نے کار ایک جھٹکے سے روک دی۔

''اس سے آگے کار نہیں جا سکتی۔ اب ہمیں پیدل جانا ہو گا''...... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا اس کے ساتھ ہی اس کے باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

''اوہ۔ اگر ہم پیدل گئے تو اس طرح تو ہم ان کی نظروں میں آ جائیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''جان برگ سے میں نے پوری لوکیشن سمجھ لی ہے اور جان برگ کی آواز میں کال کر کے میں نے کرنل رچرڈسن کو اطمینان دلا دیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس لئے وہ لوگ پوری طرح مطمئن ہوں گے لیکن جان برگ نے نگرانی کے بارے

میں جو کچھ بتایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کی جا رہی ہے جس کی رینج کافی وسیع ہے اس لئے میں کار کو خاص طور پر چکر دے کر اس طرف لے آیا ہوں۔ اگر ہم سیدھے جاتے تو لازماً وہ لوگ کار کو چیک کر چکے ہوتے اور ظاہر ہے ہم لاشوں کی صورت میں اپنے پیروں پر چل کر وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔ سمجھ گئے تم''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہم چکر کاٹ کر اس عمارت کے عقب میں پہنچیں گے اور پھر وہاں موجود کراسکی اور فولسن کو ہلاک کر کے اس کرنل رچرڈسن کو کور کیا جائے گا۔ اس سے ہم فارمولا حاصل کریں گے اور پھر فوراً وہاں سے نکل جائیں گے اور دوڑتے ہوئے واپس پاکیشیا پہنچ جائیں گے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''لیکن عمران صاحب۔ کیا آپ پہلے اس جنگل میں آئے ہوئے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ کیوں''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''پھر ایسا نہ ہو کہ ہم بھٹک کر سیدھے وہاں پہنچ جائیں جہاں یہ لوگ موجود ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں۔ خاص نشانیاں میں نے معلوم کر لی ہیں''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اور پھر کچھ دیر بعد وہ درختوں کے جھنڈ تک پہنچ گئے جہاں انہیں ایک

کیمپ اور سامنے ایک بڑی عمارت دکھائی دی۔ یہ عمارت درختوں میں چھپی ہوئی تھی اور اس پر بیلوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ بیلیں بڑی بڑی تھیں جو عمارت کے ہر حصے پر موجود تھیں ان بیلوں نے اس عمارت کو مکمل طور پر چھپا دیا تھا۔ درختوں اور کیمپوں میں ہر طرف آدمی دکھائی دے رہے تھے۔

''ان کی تعداد کافی زیادہ ہے۔ سب پھیل جاؤ اور چاروں طرف سے یہاں گیس فائر کرنا شروع کر دو''...... عمران نے کہا اور اس نے جیب سے خود بھی ایک گیس گن نکالی اور درختوں کی اوٹ سے مسلسل عمارت کی طرف کیپسول فائر کرتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی دوڑتے ہوئے مختلف اطراف میں چلے گئے اور انہوں نے بھی مسلسل گیس کیپسول فائر کرنے شروع کر دیئے۔ گیس فائر کرتے ہوئے ان سب نے سانس روک رکھے تھے۔

جب کافی دیر گزر گئی اور عمران کو یقین ہو گیا کہ گیس کا اثر زائل ہو چکا ہے تو عمران نے آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا اور پھر وہ سب ایک جگہ جمع ہو گئے۔ وہاں ہر طرف بے شمار مسلح افراد الٹے سیدھے گرے پڑے تھے۔

''میں اندر جا کر چیک کرتا ہوں۔ تم ان سب کا خاتمہ کر دو''...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے عمارت کے مین دروازے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ عمارت کا دروازہ کھلا تھا وہ اندر داخل ہوا تو اسے طویل راہداری دکھائی دی۔ وہاں بھی بے شمار افراد

بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران اس عمارت کا ایک ایک حصہ چیک کرنے لگا۔ کافی دیر چیکنگ کرنے کے بعد وہ تیزی سے واپس مڑا اور پھر بھاگتا ہوا واپس عمارت کے مین دروازے کے پاس آ گیا۔ باہر سے مسلسل فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔

”عمران صاحب۔ ادھر شمال کی طرف فائرنگ ہو رہی ہے اس طرف کئی ایسے افراد ہیں جنہوں نے گیس ماسک پہنے ہوئے ہیں وہ ہمارے مقابلے پر آ گئے ہیں“...... سامنے ایک درخت پر موجود صفدر نے چیخ کر عمران کو بتایا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تم ان کا مقابلہ جاری رکھو۔ میں اندر مین کنٹرول روم میں جا رہا ہوں۔ تاکہ اگر کوئی ٹرانسمیٹر کال آ جائے تو میں اسے چیک کر سکوں“...... عمران نے کہا۔

”او کے“...... صفدر نے کہا اور دوسرے لمحے وہ درخت سے اترا اور اس طرح ایک طرف دوڑ پڑا جیسے کوئی درندہ اپنے شکار پر جھپٹنے کے لئے دوڑتا ہے اور چند لمحوں بعد وہ جنگل میں غائب ہو گیا۔

”یہ کرنل رچرڈسن کہاں ہو سکتا ہے“...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھیا ور پھر تقریباً دس منٹ بعد صفدر اسی طرح دوڑتا ہوا واپس آیا۔

”عمران صاحب۔ وڈسن اور جورڈن ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہم نے تقریباً بیس مسلح افراد کو ٹھکانے لگایا ہے۔ ایک کیبن میں ایک

ادھیڑ عمر آدمی موجود ہے۔ میں نے اس کی تلاشی لی ہے۔ اس کی جیب سے یہ کارڈ نکلا ہے۔ اس پر اس آدمی کا نام کرنل رچرڈسن لکھا ہوا ہے۔ شاید وہ عمارت کے عقبی حصے سے نکل کر پیچھے موجود ایک کیمپ میں چلا گیا تھا“...... صفدر نے کہا اور ایک کارڈ جیب سے نکال کر عمران کو دے دیا۔ عمران نے کارڈ دیکھا۔ کارڈ واقعی کرنل رچرڈسن کا تھا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ٹرانسمیٹر ساتھ لے لوں“...... عمران نے کہا اور دوڑ کر وہ عمارت کے اندر داخل ہوا اور چند لمحوں بعد وہ ایک ٹرانسمیٹر اٹھائے باہر آ گیا اور پھر صفدر کی رہنمائی میں وہ دوڑتا ہوا اس جگہ پہنچ گیا جہاں یہ ساری کارروائی ہوئی تھی۔ کیپٹن شکیل اس بوڑھے غیر ملکی پر جھکا ہوا تھا جو زمین پر سیدھا لیٹا ہوا تھا۔ وہ بے ہوش تھا جبکہ کچھ فاصلے پر بے شمار افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

”کیا ہوا ہے“...... عمران نے قریب جا کر کہا۔

”عمران صاحب۔ وڈسن درخت پر چڑھا ہوا تھا جبکہ ہم دو اطراف میں جھاڑیوں میں چھپے ہوئے تھے وڈسن کو ہم نے خود ہی درخت پر چڑھ کر نگرانی کے لئے کہا تھا۔ پھر اچانک وڈسن نے بتایا کہ یہاں سے تقریباً سو گز کے فاصلے پر تین مسلح افراد موجود ہیں جنہوں نے گیس ماسک لگائے ہوئے ہیں۔ یہ جھاڑیوں میں سے باہر نکلے تو ہم چوکنا ہو گئے۔ پھر یہ مسلح افراد ہمیں بھی آتے نظر

آئے۔ یہ ادھیڑ عمر آدمی باقی دو نوجوان آدمیوں سے تقریباً سو گز آگے تھا اور یہ تینوں چوکنا نظر آ رہے تھے۔ یہ اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہے تھے جیسے انہیں کسی بھی طرف سے حملے کا خطرہ ہو کہ اچانک ایک نوجوان نے وڈسن اور جورڈن پر فائر کھول دیا اور وڈسن اور جورڈن درخت سے نیچے آ گرے۔ دوسرا نوجوان ہم پر فائر کھولنا چاہتا تھا کہ تنویر نے اس پر فائر کھول دیا اور پھر مجبوراً ہمیں بھی دوسرے مسلح نوجوان پر فائر کھولنا پڑا جبکہ تنویر نے اس ادھیڑ عمر آدمی پر بھی فائر کھول دیا یہ دونوں نوجوان تو ہلاک ہو گئے جبکہ ادھیڑ عمر آدمی شدید زخمی ہو کر بے ہوش گیا''...... کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ عمران اس دوران اس ادھیڑ عمر پر جھکا رہا تھا اور پھر اس نے زور زور سے جھنجھوڑنا شروع کر دیا۔

''اوہ اوہ۔ کک کک۔ کیا۔ کیا ہوا۔ یہ فائرنگ کس نے کی ہے''۔ اس بوڑھے کے منہ سے رک رک کر نکلا۔

''کرنل رچرڈسن۔ تم کرنل رچرڈسن ہو''...... عمران نے اسے دوبارہ جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ یہی نام ہے میرا۔ ہم پر فائرنگ ہوئی ہے۔ یہ کیا ہوا ہے۔ وہ سب بے ہوش کیوں نہیں ہوئے''...... کرنل رچرڈسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے اس کی گردن ڈھلک گئی اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

''عمران صاحب۔ یہ شدید زخمی تھا۔ آپ نے اسے جھنجھوڑ

دیا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ اس کی حالت ایسی تھی کہ اس کے بچنے کا کوئی سکوپ نہیں تھا۔ اس لئے میں اس سے معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ کون ہے۔ مجھے خیال تھا کہ یہ کرنل رچرڈسن ہی ہو سکتا ہے لیکن میں اس کی آواز سن کر کنفرم ہونا چاہتا تھا''...... عمران نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

''اگر میں ان پر فوراً فائر نہ کرتا تو یہ ہم سب پر فائر کھول دیتا اور ہم سب ہلاک ہو جاتے''...... تنویر نے جو اب تک خاموش کھڑا تھا۔ اچانک بولتے ہوئے کہا۔

''ہاں میں نے سچوئیشن دیکھ لی ہے۔ تم نے بروقت کارروائی کی ہے۔ اب ہم نے وہ جگہ تلاش کرنی ہے جہاں سے یہ لوگ نکلے ہیں''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس طرف کو بڑھا جہاں سے یہ سب نکلے تھے۔ چونکہ اس طرف وڈسن، جورڈن، کیپٹن شکیل اور تنویر تھے اور انہوں نے کرنل رچرڈسن کے ساتھ ان افراد کو جھاڑیوں کے پیچھے سے آتے دیکھا تھا۔ اس لئے تنویر اور کیپٹن ان کی رہنمائی کر رہا تھا۔

''یہ ہے وہ جگہ۔ جہاں سے یہ لوگ اچانک زمین سے باہر آئے تھے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران آگے بڑھا اور اس نے جھک کر وہاں موجود جھاڑیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس کے

ایک ہاتھ میں ٹرانسمیٹر موجود تھا پھر اس نے جھاڑیوں کی باقاعدہ چیکنگ شروع کر دی۔ ان کی جڑوں کو بھی چیک کیا لیکن سب عام سی جھاڑیاں تھیں کہ اچانک عمران کو ایک خیال آیا۔ اس نے سیدھا ہو کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل رچرڈسن کالنگ۔ ہیلو اوور“...... عمران نے کرنل رچرڈسن کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس۔ ڈاکٹر کولسن اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بوڑھی مردانہ آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر کولسن۔ جلدی باہر آؤ۔ میں نے تمام ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے لیکن ان کی جوابی فائرنگ میں مجھے بھی گولیاں لگی ہیں۔ جلدی باہر آؤ۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ مگر آپ کے ساتھ تو بہت سے مسلح افراد ہیں۔ وہ کہاں ہیں۔ اوور“...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں۔ کیمپ اور عمارت میں موجود ہمارا ایک بھی ساتھی زندہ نہیں بچا ہے۔ میں شدید زخمی ہوں۔ جلدی باہر آ کر میری مدد کرو۔ اوور“...... عمران نے اس بار کراہتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ آپ باہر کہاں موجود ہیں۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”تم باہر آؤ۔ میں مر رہا ہوں۔ جلدی آؤ پلیز۔ اوور“۔ عمران نے کہا۔

”آپ کو کچھ نہیں ہو گا کرنل رچرڈسن۔ آپ حوصلہ کریں۔ میں آ رہا ہوں۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”شاید یہ کال ڈارک ہیڈ کوارٹر کے نیچے موجود لیبارٹری کے کسی سائنس دان نے اٹنڈ کی تھی“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ اب ہم نے یہاں سائیڈوں میں چھپنا ہے جیسے ہی یہ ڈاکٹر کولسن باہر آئے گا اسے پکڑ کر پھر لیبارٹری کے اندر جائیں گے“...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ اس جگہ سے ہٹ کر جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے۔

تھوڑی دیر بعد ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور پھر ایک بڑی سی جھاڑی یکلخت سائیڈ پر جھک گئی۔ دوسرے لمحے ایک غیر ملکی آدمی اچھل کر باہر آ گیا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا پھر اس نے سائیڈ پر اٹھی ہوئی جھاڑی کی جڑ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اسے پکڑ کر ایک جھٹکے سے سیدھا کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک بار پھر ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور وہ آدمی سیدھا ہو کر آگے بڑھنے لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی کو تلاش کر رہا ہو۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

پاک سوسائٹی پر موجود مشہور و معروف مصنفین

عُمیرہ احمد	صائمہ اکرام	عُشنا کوثر سردار	اشفاق احمد
نمرہ احمد	سعدیہ عابد	نبیلہ عزیز	نسیم حجازی
فرحت اشتیاق	عفت سحر طاہر	فائزہ افتخار	عنایت اللّٰہ التمش
قُدسیہ بانو	تنزیلہ ریاض	نبیلہ ابر راجہ	ہاشم ندیم
نگہت سیما	فائزہ افتخار	آمنہ ریاض	مُمتاز مُفتی
نگہت عبدُاللّٰہ	سباس گُل	عنیزہ سید	مُستنصر حُسین
رضیہ بٹ	رُخسانہ نگار عدنان	اقراء صغیر احمد	علیم الحق
رفعت سراج	اُمِ مریم	نایاب جیلانی	ایماے راحت

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود ماہانہ ڈائجسٹس

خواتین ڈائجسٹ، شُعاع ڈائجسٹ، آنچل ڈائجسٹ، کرن ڈائجسٹ، پاکیزہ ڈائجسٹ، حناء ڈائجسٹ، رِدا ڈائجسٹ، حجاب ڈائجسٹ، سسپنس ڈائجسٹ، جاسُوسی ڈائجسٹ، سرگُزشت ڈائجسٹ، نئے اُفق، سچی کہانیاں، ڈالڈا کا دسترخوان، مصالحہ میگزین

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی شارٹ کٹس

تمام مُصنفین کے ناولز، ماہانہ ڈائجسٹ کی لسٹ، کِڈز کارنر، عمران سیریز از مظہر کلیم ایم اے، عمران سیریز از ابنِ صفی، جاسُوسی دُنیا از ابنِ صفی، ٹورنٹ ڈاؤنلوڈ کا طریقہ، آن لائن ریڈنگ کا طریقہ،

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

"ڈاکٹر کولسن"...... اچانک عمران نے جھاڑی کی اوٹ سے نکلتے ہوئے کہا تو آنے والا بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے دوسرے ساتھی بھی جھاڑیوں سے باہر آ گئے۔

"تم۔ تم۔ کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو۔ وہ کرنل رچرڈسن۔ وہ کہاں ہے"...... ڈاکٹر کولسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ویسے وہ اپنے انداز اور چہرے مہرے سے کوئی عام سا سائنس دان لگتا تھا۔

"کرنل رچرڈسن اور اس کے تمام ساتھی جہنم واصل ہو چکے ہیں ڈاکٹر کولسن"...... عمران نے اس کے قریب آ کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کک کک۔ کیا۔ تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب"...... ڈاکٹر کولسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور اب تم نے ہمیں لیبارٹری میں لے جانا ہے اور سنو۔ اگر تم اور تمہارے ساتھی ہمارے ہاتھوں ہلاک ہونا نہیں چاہتے تو تم ہم سے تعاون کرو۔ ہمیں وہ فارمولا دے دو جس پر یہاں کام ہو رہا ہے۔ ہم تمہیں زندہ چھوڑ جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں تم سب ہلاک ہو جاؤ گے اور فارمولا تو بہرحال ہم لے ہی جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"کک کک۔ کون سا فارمولا"...... ڈاکٹر کولسن نے کہا۔

"اینٹی میزائل فارمولا جو پاکیشیا سے یہاں لایا گیا ہے"۔ عمران

نے اسی انداز میں کہا۔

"فارمولا تو کرنل رچرڈسن کے پاس ہو گا"...... ڈاکٹر کولسن نے انتہائی خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"جھوٹ مت بولو۔ کرنل رچرڈسن نے مرنے سے پہلے مجھے بتا دیا تھا کہ فارمولا ٹیسٹنگ لیبارٹری میں موجود ہے۔ یہ بتاؤ اب تمہارے علاوہ اور کتنے افراد ہیں لیبارٹری میں"...... عمران نے کہا۔

"دد۔ دد۔ دس ہیں۔ دس۔ چھ سائنس دان ہیں اور چار اسسٹنٹ ہیں"...... ڈاکٹر کولسن نے کہا۔

"چلو پھر راستہ کھولو۔ ورنہ......" عمران نے کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"نن نن۔ نہیں نہیں۔ مجھے مت مارو پلیز۔ ہم تو سائنس دان ہیں۔ مجرم تو نہیں ہیں"...... ڈاکٹر کولسن نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو ہم سے تعاون کرو"...... عمران نے کہا اور ڈاکٹر کولسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے اس جھاڑی کی جڑ میں ہاتھ ڈال کر اسے جھکا دیا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی راستہ کھل گیا۔ اب ایک سرنگ گہرائی میں جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران ڈاکٹر کولسن کو ساتھ لے کر سرنگ میں داخل ہو گیا۔ نیچے دو بڑے ہال کمرے تھے جن کے ساتھ دو چھوٹے کمرے تھے۔ ہال میں بھی پارٹیشن لگا کر کمرے بنائے گئے تھے اور ہال کی

دیواروں کے ساتھ چار لوہے کی الماریاں موجود تھیں۔ اندر واقعی ڈاکٹر کولسن کے علاوہ دس افراد تھے اور یہ فیلڈ کے لوگ نہیں تھے۔

"فارمولا کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہمیں نہیں معلوم۔ کرنل رچرڈسن کو معلوم ہو گا۔ وہی ہمیں کام کی ہدایت دیتا ہے"...... ڈاکٹر کولسن نے جواب دیا اور پھر باقی لوگوں نے بھی اس کی تائید کر دی۔

"تم سب اس فارمولے کو تلاش کرو"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے الماریاں کھول کر چیکنگ شروع کر دی جبکہ عمران ان تمام افراد کو کور کیئے کھڑے تھے۔

"عمران صاحب۔ ایک الماری سے یہ مائیکرو فلم ملی ہے"۔ اچانک صفدر نے ایک الماری سے ایک مائیکرو فلم نکال کر عمران کے پاس لاتے ہوئے کہا۔ عمران نے اس سے مائیکرو فلم لی۔ مائیکرو فلم پر باریک حروف میں اینٹی میزائل لکھا ہوا تھا جسے دیکھ کر عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہی ہے وہ مائیکرو فلم جس میں فارمولا ہے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے اچانک ڈاکٹر کولسن نے پاس کھڑے ہوئے تنویر پر حملہ کر دیا۔ تنویر کی توجہ بھی صفدر اور عمران کی طرف تھی اس لئے ڈاکٹر کولسن نے موقع غنیمت سمجھا اور دوسرے لمحے وہ تنویر کے ہاتھوں سے مشین پسٹل جھپٹ کر تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ تنویر نے اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے مشین پسٹل سیدھا

کر لیا۔

"میں تم سب کو گولی مار دوں گا۔ رک جاؤ"...... ڈاکٹر کولسن نے چیختے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ جولیا۔ مت مارو"...... اچانک عمران نے ڈاکٹر کولسن کی دوسری سائیڈ پر دیکھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر کولسن اس کے داؤ میں آ گیا اور پھر اس نے جیسے ہی سائیڈ پر رخ کیا۔ تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے اس پر حملہ کر دیا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں اس طرف کو لپکیں جدھر صفدر اور عمران موجود تھے۔

تنویر کے اچانک حملے سے ڈاکٹر کولسن نے گھبرا کر ٹریگر دبا دیا لیکن گھبراہٹ کی وجہ سے مشین پسٹل کا رخ مڑا اور گولیاں سیدھی سائیڈ پر موجود عمران اور صفدر کی طرف لپکیں لیکن گولیاں ان دونوں کے درمیان سے گزرتی ہوئیں ایک مشین کے پینل پر جا لگیں البتہ صفدر کے ہاتھ کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ اسی لمحے ڈاکٹر کولسن کی چیخ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل کی فائرنگ اور انسانی چیخوں سے ہال گونج اٹھا تو تنویر نے ڈاکٹر کولسن کو ہلاک کیا تھا جبکہ گولیوں کو عمران اور صفدر کی طرف جاتے دیکھ کر جولیا نے فائر کھول دیا تھا اور پھر چند لمحوں بعد ڈاکٹر کولسن کے باقی تمام ساتھی ہلاک ہو چکے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اچانک ہر طرف تیز سائرن بجنے کی آواز گونج اٹھی۔

"کیا ضرورت تھی انہیں ہلاک کرنے کی"...... عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ لوگ کسی بھی لمحے حملہ کر سکتے تھے اور میں یہ رسک نہیں لے سکتی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ گولیاں اس مشین میں لگی ہیں اور اسی سے سائرن کی آواز آ رہی ہے"...... اچانک صفدر نے چیختے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو بلاسٹر مشین ہے۔ یہ آن ہو گئی ہے۔ چلو۔ جلدی نکلو یہاں سے ابھی یہ پورا حصہ بھک سے اڑ جائے گا۔ بھاگو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح واپس دوڑ پڑا جیسے اس کی ٹانگوں میں کسی نے مشین فٹ کر دی ہو۔

"بھاگو جلدی"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو وہ سب اس کے پیچھے دیوانہ وار دوڑنا شروع ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب دوڑتے ہوئے اس سرنگ میں اور پھر اوپر کھلے ہوئے راستے سے باہر آ گئے۔

"جلدی کرو۔ کیمپ کی طرف بھاگو۔ جلدی"...... عمران نے باہر آ کر چیختے ہوئے کہا۔

"آخر ہوا کیا ہے۔ اس طرح پاگلوں کی طرح کیوں دوڑ رہے ہو۔ کیا مصیبت پڑ گئی ہے تمہیں"...... جولیا نے انتہائی جھلائے

ہوئے لہجے میں کہا تھا کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس نے جولیا کو بازو سے پکڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر دوڑ پڑا۔ جولیا اس کے ساتھ ہی دوڑ رہی تھی۔ پھر اچانک ان کے عقب میں انتہائی خوفناک اور دل ہلا دینے والا دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر زور دار تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اچھل کر منہ کے منہ نیچے جا گرے۔

"اٹھو بھاگو"...... عمران نے یکلخت اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور جولیا کو بھی بازو سے پکڑ کر ساتھ ہی ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا تھا لیکن ایک بار پھر انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ سب ایک بار پھر چیختے ہوئے منہ کے منہ نیچے گرے اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے ہزاروں انگارے اس کے جسم میں گھستے چلے جا رہے ہوں اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک پڑ گیا۔ پھر جس تیزی سے اس کا ذہن تاریک ہوا تھا اتنی ہی تیزی سے اس کے ذہن میں روشنی پھیلتی چلی گئی۔

"عمران صاحب۔ عمران صاحب۔ ہوش میں آئیں۔ عمران صاحب"...... اس کے کانوں میں صفدر کی آواز سنائی دی اور اس آواز نے جیسے اس پر جادو کا اثر کیا اور اس نے بے اختیار آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"تھینک گاڈ۔ عمران صاحب آپ کو ہوش آ گیا"...... ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ باقی ساتھی۔ ان کا کیا ہوا"...... عمران نے تڑپ کر کہا۔

"مس جولیا سامنے درختوں کے پاس موجود ہیں۔ ابھی ہوش میں نہیں آئی لیکن بہرحال وہ خطرے سے باہر ہیں۔ تنویر اور کیپٹن شکیل پانی تلاش کرنے گئے ہیں۔ آپ اور مس جولیا کی ناک اور منہ میں مٹی بھری ہوئی تھی جسے ہم تینوں نے مل کر صاف تو کر دیا ہے لیکن پوری طرح صفائی تو پانی سے ہو گی"...... صفدر نے کہا۔ اسی لمحے دور سے تنویر اور کیپٹن شکیل دوڑتے ہوئے آتے دکھائی دیئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں دو بڑے بڑے ڈبے تھے۔

"آپ کو ہوش آ گیا۔ شکر ہے اللہ کا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے چھوڑو اور جولیا کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں جولیا کی طرف بڑھ گئے ڈبوں سے پانی نکال کر انہوں نے جولیا کا حلق اور ناک صاف کرنا شروع کر دی اور آخر میں باقی پانی اس کے حلق میں انڈیل دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی جولیا کو ہوش آ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کس قدر خوفناک دھماکے تھے۔ ہوا کیا تھا"...... جولیا نے اٹھ کر ہاتھوں سے اپنے لباس کو جھاڑتے ہوئے کہا۔

"اس بار ہم بال بال بچے ہیں۔ ڈاکٹر کولسن نے جو فائرنگ کی تھی وہ بلاسٹر مشین کے پینل میں جا لگی تھیں جس سے مشین آن ہو گئی تھی۔ یہ مشین کسی بھی لیبارٹری کو خطرے کی صورت میں تباہ

کرنے کے لئے لگائی جاتی ہے تاکہ دشمن لیبارٹری میں داخل ہو کر کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ مشین کے آن ہوتے ہی اس میں موجود بلاسٹرز بھی آن ہو گئے تھے جس سے یہ سب تباہی ہوئی ہے۔ اگر میں بروقت تمہیں باہر نہ لے آتا تو اس مشین سے ہونے والی تباہی کی زد میں ہم بھی آ جاتے اور ہمارے بھی ٹکڑے بکھر جاتے اور یہ عمارت ہمارا مقبرہ بن جاتا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن بلاسٹر مشین اس طرح ہال میں کیوں موجود تھی۔ یہ مشین تو کسی سیکرٹ روم میں رکھی جاتی ہے اور اس کا کنٹرول لیبارٹری کے انچارج کے پاس ہوتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مشین کو ضروری مرمت کے لئے ہال میں لایا گیا تھا۔ مشین کھلی ہوئی تھی اور چند پرزوں پر ٹیگ بھی لگے ہوئے تھے۔ مشین کو مرمت کر کے شاید چیکنگ کے لئے آن کر کے رکھا گیا تھا رہی سہی کسر گولیوں نے نکال دی۔ جیسے ہی گولیاں پینل پر لگیں مشین بلاسٹنگ آپریٹنگ سسٹم کے ساتھ منسلک ہو گئی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار جھرجھری سی لی۔

"عمران صاحب۔ دھماکے کی خوفناک آواز سنتے ہی ہم تینوں اس طرف کو گئے۔ وہاں واقعی آسمان پر ہر طرف مٹی کے بادل چھائے ہوئے تھے اور مٹی مسلسل آبشار کی طرح گر رہی تھی اور پھر مجھے مس جولیا نظر آ گئی۔ وہ ملبے میں تقریباً دفن ہو چکی تھی۔ ان کا

صرف ایک بازو باہر کو نکلا ہوا تھا ہم نے انہیں باہر نکالا اور پھر اس پورے ایریئے کو ہم نے چیک کیا۔ اس طرح آپ کو وہاں سے نکال لیا گیا۔ آپ دونوں بے ہوش تھے آپ سب کے منہ اور ناک میں مٹی بھر چکی تھی اور آپ کے سانس تقریباً رک چکے تھے۔ بہرحال ہم نے اپنے طور پر ناک اور منہ سے مٹی نکالی اور پھر آپ کو یہاں شفٹ کیا۔ اس کے بعد میں اور تنویر پانی لینے چلے گئے جبکہ صفدر یہاں رہ گیا ہم چونکہ آپ سے زیادہ آگے نکل گئے تھے اس لئے ہم مٹی کے ملبے تلے دبنے سے محفوظ رہے تھے''...... کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''واقعی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا ہے کہ ہمیں وہاں سے نکلنے کا موقع مل گیا ورنہ اس بار مجھے واقعی جولیا کے ساتھ بغیر نکاح کے ہی عدم آباد روانہ ہونا پڑتا''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''یہ شکر ہے کہ فارمولا ہمیں مل گیا ورنہ ہمارا یہ مشن ناکام ہو جاتا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ فارمولا میری خفیہ پاکٹ میں محفوظ ہے''...... عمران نے کہا اور اس نے خفیہ پاکٹ سے وہ مائیکروفلم نکال لی جو اسے صفدر نے ایک الماری سے نکال کر دی تھی۔

''اب دعا کرو کہ اس فلم میں اصل فارمولا ہو''...... جولیا نے کہا۔

''مائیکروفلم پر باریک حروف میں اینٹی میزائل لکھا ہوا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اس میں اصل فارمولا موجود ہے۔ اس لئے فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ مائیکروفلم میرے لئے چیف کی طرف سے ملنے والے چیک کا اسکوپ ہے۔ یہ نہ ملتی تو میں یقینی طور پر چیک سے محروم رہ جاتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

ختم شد